صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز پیر مورخہ 26 ستمبر 2011ء بمطابق 27 شوال 1432 ہجری شام چھ بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَتَّخِذُوا الۡیَہُوۡدَ وَ النَّصٰرٰۤی اَوۡلِیَآءَ ۘؔ بَعۡضُہُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّہُمۡ مِّنۡکُمۡ فَاِنَّہٗ مِنۡہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَہۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ 0 فَتَرَی الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ مَّرَضٌ یُّسَارِعُوۡنَ فِیۡہِمۡ یَقُوۡلُوۡنَ نَخۡشٰۤی اَنۡ تُصِیۡبَنَا دَآئِرَۃٌ ؕ فَعَسَی اللّٰہُ اَنۡ یَّاۡتِیَ بِالۡفَتۡحِ اَوۡ اَمۡرٍ مِّنۡ عِنۡدِہٖ فَیُصۡبِحُوۡا عَلٰی مَاۤ اَسَرُّوۡا فِیۡۤ اَنۡفُسِہِمۡ نٰدِمِیۡنَ۔

(ترجمہ): اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہیں میں سے ہو گا بیشک خدا ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق کا) مرض ہے تم ان کو دیکھو گے کہ ان میں دوڑ دوڑ کے ملے جاتے ہیں کہتے ہیں کہ ہمیں خوف ہے کہ کہیں ہم پر زمانے کی گردش نہ آجائے سو قریب ہے کہ خدا فتح بھیجے یا اپنے ہاں سے کوئی اور امر (نازل فرمائے) پھر یہ اپنے دل کی باتوں پر جو چھپایا کرتے تھے پشیمان ہو کر رہ جائیں گے۔ وآخِرُ الدَّعوَانا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: "کوئسچنز آور": اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: جی کوئسچن نمبر؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کوئسچن نمبر 39۔

جناب سپیکر: جی۔

* 39 _ جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ خوراک گندم کی خریداری کیلئے مختص 2 ارب سے زیادہ کی سبسڈی فلور ملز کو MINFAL کی طرف سے مقرر کردہ نرخ کے مطابق لانے پر خرچ کرتا ہے؛

(ب) محکمہ خوراک نے ڈیمانڈ نمبر 49 کو بجٹ تخمینہ 12-2011 کا حصہ نہیں بنایا اور امسال علیحدہ ظاہر کیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ خوراک بجٹ میں ڈیمانڈ نمبر 49 میں اربوں کی رقم کس مقصد کیلئے رکھتا ہے نیز اس کے استعمال کا کیا طریقہ کار ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ ڈیمانڈ سے رقم کس طریقہ سے حاصل کی جاتی ہے نیز گزشتہ دس سالوں سے اس مد میں محکمہ خوراک نے ہر سال کتنی رقم بجٹ میں مانگی ہے اور کتنی ہر سال استعمال کی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد شجاع خان (وزیر خوراک): (الف) جی ہاں۔ محکمہ خوراک حکومت کی طرف سے مقرر کردہ قیمت فروخت پر فلور ملوں کو گندم فراہم کرتا ہے جو کہ آمدہ/موصولہ قیمت (Landed cost) سے کافی کم ہوتی ہے، لہذا اس تفاوت کو پورا کرنے کیلئے حکومت سبسڈی مہیا کرتی ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) (i) عام طور پر صوبے کی کل ضروریات کیلئے گندم کا بیشتر حصہ صوبہ پنجاب سے آٹا اور گندم کی کھلی منڈی میں آزادانہ طور پر ترسیل سے پورا ہوتا ہے تاہم کھلی مارکیٹ میں گندم عدم دستیاب ہو یا

حکومت کی طرف سے بین الصوبائی نقل وحمل پر پابندی لگ جائے یاملک میں گندم کی پیداوار ضرورت سے کم ہو تو صوبہ کی اضافی ضروریات جو کہ تقریباً27 لاکھ ٹن سالانہ بنتی ہیں، اگر اس کی حکومتی سطح پر فراہمی کرنی پڑے تو کسی ناخوشگوار صورتحال کے تدارک کیلئے ہر سال بجٹ میں خاص رقم کی ڈیمانڈ کی جاتی ہے تاکہ عوام کو وافر مقدار میں گندم اور آٹا مہیا ہو سکے۔ اس مد میں اخراجات حکومت کے مقررہ طریقہ کار کے مطابق افسر مجاز کی منظوری کے بعد بذریعہ اکاؤنٹنٹ جنرل خیبر پختونخوا و ضلعی اکاؤنٹس افسران کے توسط سے کئے جاتے ہیں۔

(ii) اس مد میں اخراجات کیلئے رقم بنیادی طور پر حکومت کے مقرر کردہ سٹیٹ ٹریڈنگ (حکومتی کاروبار) کے طریقہ کے مطابق گندم کی سرکاری نرخ پر فروخت و حکومت کی طرف سے دی جانے والی سبسڈی اور اگر فوڈ اکاؤنٹ-II میں مطلوبہ رقم نہ ہو تو کمرشل بینکوں سے قرض کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے۔ گزشتہ دس سالوں کے دوران طلب شدہ بجٹ بمعہ استعمال شدہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	رقم جو کہ بجٹ میں مانگی ہے (ملین)	استعمال شدہ رقم (ملین)
2001-02	19222.051	1099.460
2002-03	2992.947	2083.800
2003-04	5109.338	416.720
2004-05	6815.914	3214.855
2005-06	7522.998	4516.991
2006-07	8017.129	43.49.886
2007-08	17357.503	12702.562
2008-09	47437.950	15255.149
2009-10	75257.000	13721.810
2010-11	76972.00	5880.916

جناب سپیکر: سپلیمنٹری؟ کدھر ہیں؟ عبدالاکبر خان! عبدالاکبر خان، یہ تو آج آپ کا پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور یہ آج کیا حاضری ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ابھی آجائیں گے جی۔

جناب سپیکر: آپ ادھر پیچھے کیا کر رہے ہیں؟ (تالیاں) یہ آج تو بڑی مشکل سے آپ لوگوں کے کہنے پر میں نے پرائیویٹ ممبرز ڈے حکومت سے مانگ لیا تھا تو آج تو حاضری بڑی Thin ہے۔ جی اسرار اللہ خان۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ سر اس میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ سوال میں نے اس وجہ سے کیا تھا کہ ہمارے بجٹ کا جو Volume ہے، وہ دن بدن بڑھ رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بہت بڑا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اور سر، اس میں اگر دیکھیں تو زیادہ تر وہ رقوم ہوتی ہیں جو خوراک کی مد میں Sanction کی جاتی ہیں۔ باہر کی دنیا کو یہ میسج جاتا ہے کہ یہ بہت وسائل والا صوبہ ہے، اسی وجہ سے میں نے ان سے جو Statement مانگی ہے دس سال کی سر، اس میں اگر آپ دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی کیا ہے، Satisfied ہیں؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، اس میں سر اگر آپ دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سوال پوچھیں نا سپلیمنٹری، آج بڑا لمبا چوڑا ایجنڈا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی سر۔ سر، اس میں 76 ارب ہماری آخری ڈیمانڈ ہے لیکن ان دس سالوں میں Utilization ہماری پندرہ بلین سے زیادہ نہیں گئی ہے۔

جناب سپیکر: کیا مطلب؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: مطلب 76 ارب ہم نے بجٹ میں Sanction کرائے ہیں جو اس سال کے ہیں سر، اور جو Utilization ہے سر، وہ استعمال شدہ رقم اگر آپ دیکھیں جو اس کے ساتھ Annexure لگا ہوا ہے سر، وہ پندرہ بلین سے اوپر نہیں گئی ہے تو میری سر یہ گزارش ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر صاحب کیا کرتے ہیں یار! اتنی بڑی رقم مانگ کر پھر آپ خرچ کیوں نہیں کرتے؟

وزیر خوراک: سر، اس طرح ہے کہ ہمارے صوبے کو کوئی 38 لاکھ ٹن کے قریب تقریباً گندم کی ضرورت ہوتی ہے اور اس میں سے کوئی 11 لاکھ ٹن کے قریب گندم یہ صوبہ پیدا کرتا ہے، جو باقی Short fall اس میں رہ جاتا ہے جی، تقریباً 27 لاکھ ٹن کا، یہ سٹیٹ کی اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کو پورا کرے لیکن وہ پرائیویٹ سیکٹر اب ذمہ داری پوری کرتا ہے اور اس صوبہ کیلئے زیادہ تر پرائیویٹ سیکٹر سے وہ گندم آتی ہے، جو Constitutionally بھی اسی طرح ہے۔ اچھا جو پراونشل گورنمنٹ گندم خریدتی ہے تقریباً یہ چار سے پانچ لاکھ ٹن تک اپنا Reserve stock رکھتی ہے، وہ اس ضرورت کے تحت رکھتی ہے کہ اگر خدانخواستہ کوئی آپ کو کل ضرورت پڑے اور کسی وقت ایسی سیچویشن آئے تو تین مہینوں کا سٹاک کم از کم پراونشل گورنمنٹ کے پاس ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: یہ Standby arrangement ہوتا ہے۔

وزیر خوراک: یہ اس کیلئے ہوتا ہے اور اس کیلئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور گورنمنٹ کا پیسہ بند کرتے ہیں یا بینکوں کا؟

وزیر خوراک: اس میں بینکوں کا پیسہ ہے، اس پانچ لاکھ ٹن کیلئے زیادہ تر بینکوں کا پیسہ Use ہوتا ہے، جو یہ سٹیٹ ٹریڈنگ والا ہے، یہ بجٹ کا حصہ نہیں ہے اور اس سے بجٹ کے Volume پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ پچھلی دفعہ عبدالاکبر خان صاحب نے یہ Mention کیا تھا تو اس سال اس کو بجٹ کا حصہ نہیں بنایا گیا۔ یہ بجٹ کا حصہ نہیں جی، بالکل یہ Pattern پنجاب میں ہے، یہی Pattern سندھ میں ہے جس طریقے سے یہ یہاں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی، تھینک یو۔ عدنان وزیر صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپورا: جناب سپیکر، جناب سپیکر، سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: دوسرا سپلیمنٹری؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جی، اگر اجازت ہو تو؟۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، میری گزارش یہ ہے کہ یہ پیسے یقیناً کوئی ایسے نہیں ہیں کہ یہ استعمال کرتے ہیں۔ سر میری گزارش یہ ہے کہ بجٹ میں جب Excess budget ہوتا ہے تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ Unforeseen کیلئے آپ Head create کرلیں۔ سر اگر آپ 76 بلین رکھتے ہیں اور آپ کی Utilization 15 billion ہے تو آپ پانچ بلین رکھیں اور پچاس تک جائیں۔ بجائے اس کے کہ آپ زیادہ مانگ کے اور End of the day آپ کہیں کہ میں نے Utilize تھوڑے کئے ہیں تو آپ Head create کرلیں، میری گزارش یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ آپ 76 بلین کی Sanction ہم سے لے لیتے ہیں اور دس سال میں پندرہ بلین سے اوپر آپ نہیں گئے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ کہتے ہیں کہ ہم بینکوں سے Arrange کرکے۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، بینکوں سے ٹھیک ہے لیکن اسمبلی کی طرف سے ان کو ایک Blank cheque مل جاتا ہے کہ 76 بلین تک آپ Spending کرسکتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تو اس میں یہ گڑبڑ کرتے ہیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تو میری سر، یہ گزارش ہے کہ آپ تھوڑا مانگیں اور اس پہ زیادہ تک جائیں تاکہ وہ پھر آپکو اسمبلی میں آنا پڑے۔ بجائے اس کے کہ آپ 76 کرکے اور آپ کہیں کہ میں نے تو بڑی اچھی مینجمنٹ کی ہے صرف پندرہ ہی لگائے ہیں، تو اتنا آپ مانگتے کیوں ہیں؟ اگر آپ کو دس سال میں ایسے Unforeseen نہیں آئے، تو اللہ نہ کرے گزشتہ سال کا جو فلڈ تھا، وہ صدی کا بڑا فلڈ تھا، اگر اس وقت بھی آپ کو ضرورت نہیں پڑی تو وہ کیسے حالات ہونگے جس میں آپ کو 76 بلین لگانا پڑیں گے؟

جناب سپیکر: جی۔

وزیر خوراک: سر اس میں اس طرح ہے کہ جو آج کی موجودہ سیچویشن ہے تو آپ نے دیکھا کہ اس وقت سندھ میں سیلاب ہے اور ان کی پوری گندم جو انہوں نے اپنی ضرورت کیلئے رکھی تھی، وہ ساری اس وقت تقریباً ختم ہے اور اس سیچویشن کیلئے یہ پیسے، یہ کبھی بھی خرچ نہیں ہوئے، نہ یہ بجٹ کا حصہ ہیں، نہ بجٹ پر اس سے کوئی اثر پڑتا ہے، نہ یہ تصور کیا جاتا ہے، یہ پورے پیسے اس چیز کیلئے کہ اگر کل ہمیں پوری 24 لاکھ ٹن گندم کی ضرورت ہو، آپ کو باہر سے منگوانی پڑے، آپ کو پنجاب گورنمنٹ سے خریدنی ہے، آپ کو اگر پاسکو سے خریدنی ہے تو وہ آپ کیلئے یہ ضروری ہے کہ آپ کے پاس اس کی پہلے سے Sanction ہو۔

جناب سپیکر: خوراک کا معاملہ ہے نا۔

وزیر خوراک: جی خوراک کا معاملہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ کی صحت کا معاملہ ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر، ریکارڈ کی درستگی کیلئے عرض کرتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس درست ہو گیا نا ریکارڈ جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جو شیڈول پر Expenditure ہوتا ہے، اس میں یہ اس کا حصہ ہے۔ یہ کہنا کہ یہ بجٹ کا حصہ نہیں ہے، سراسر غلطی ہے۔

جناب سپیکر: یہ کہتے ہیں کہ ہمارے بجٹ میں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جس کی Authentication وزیر اعلیٰ صاحب کرتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں آپ کو کوئی گڑبڑ، کوئی چل ول نظر آ رہا ہے۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: یہ اس کا ہے، بالکل سر، یہ اس کا حصہ ہے۔

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں، میں چل ول کا نہیں کہتا، میں یہ کہتا ہوں سر کہ باہر کی دنیا کو یہ پیغام جاتا ہے کہ ہمارے وسائل بڑے ہیں، 75 بلین آپ کے بجٹ کا حصہ بن جاتے ہیں تو باہر میسج یہ جاتا ہے حالانکہ اگر دیکھا جائے تو یہ Actually آپ کی پندرہ بلین Utilization ہوتی ہے۔ تو ہمارا غریب صوبہ ہے، اس کا اگر یہ میسج جائے کہ ہماری ضروریات اس سے زیادہ ہیں، بجائے اس کے کہ ہم خود کفیل ہیں، میرے خیال میں یہ ٹھیک میسج نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی وزیر صاحب، میرے خیال میں میں تو Clear ہوں، I am clear، میرے آنریبل ممبر صاحب کو وہ کر لیں۔

وزیر خوراک: باقی اسرار خان جو ایشو اٹھا رہے ہیں، یہ اگر فنانس سے ڈسکس کریں تو زیادہ بہتر ہو گا، فنانس ڈیپارٹمنٹ سے۔

جناب سپیکر: ہاں وہ بھی کر لیں اور آپ ان کو کہیں کہ ذرا برے دنوں کیلئے یہ رکھتے ہیں کہ خدا نہ کرے برے دن آجائیں۔ جی عدنان وزیر صاحب۔ منسٹر فنانس کے ساتھ پھر آنریبل ممبر صاحب ڈسکس کر لیں، ہمایون خان آئے ہیں۔ جی عدنان وزیر صاحب، سوال نمبر؟

جناب عدنان خان: سوال نمبر 71۔

جناب سپیکر: جی۔

* 71 _ جناب عدنان خان: کیا وزیر ہائر ایجوکیشن ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں کے قیام سے اب تک یونیورسٹی میں کل کتنے وائس چانسلرز تعینات کئے جا چکے ہیں، ان کے نام، تاریخ تعیناتی و عرصہ تعیناتی اور ریٹائرمنٹ کی تاریخ فراہم کی جائے؛

(ب) مذکورہ یونیورسٹی کا موجودہ وائس چانسلر کب سے تعینات ہے اور ان کی ریٹائرمنٹ کب متوقع ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): (الف) یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں 2005 کے آخر میں عمل میں آئی اور پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ خان کو مورخہ 16 جنوری 2006 سے عرصہ دو سال کیلئے یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں کا پہلا اور واحد وائس چانسلر تعینات کیا گیا۔ نوٹیفکیشن

نمبر SO(E-I)E&AD/9-88/2001 مورخہ 9 جنوری 2006ء ملاحظہ ہو۔ ان کی مدت ملازمت میں مزید دو سال کی توسیع کی گئی (اعلامیہ نمبر SO(UE)/HE/14-2/2007 مورخہ 4 جنوری 2008 کو ایوان میں پیش کیا گیا) جو کہ مورخہ 15-01-2010 کو ختم ہوئی۔ گورنر/چانسلر کی ہدایت پر پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ خان کی مدت ملازمت میں بطور وائس چانسلر مورخہ 16-01-2010 سے نئے وائس چانسلر کی تعیناتی تک بحوالہ اعلامیہ نمبر SO(UE)/HE/14-2/2009 مورخہ 18-01-2010 توسیع کی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ یونیورسٹی کے موجودہ وائس چانسلر مورخہ 16 جنوری 2006ء سے تعینات ہیں اور وہ نئے وائس چانسلر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہو جائینگے۔ تاہم انکی ریٹائرمنٹ کی تاریخ (60 سال) 12-12-2012 ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب عدنان خان: دیکبنے جی سپلیمنٹری زما دا دے چه دوئ چه کوم جواب راکړے دے په دیکبنے جی که تاسو په (الف) جز کبنے اوګورئ چه دا چه کوم وائس چانسلر صاحب Nominate شوے دے نو زه به تاسو ته ایکټ هم اوښایمه، جوکہ مورخہ 15-1-2010 کو اس کی معیاد ختم ہوئی ہے۔ گورنر/چانسلر کی ہدایت پر پروفیسر ڈاکٹر عصمت اللہ خان کی مدت ملازمت میں بطور وائس چانسلر مورخہ 16-1-2010 سے نئے وائس چانسلر کی تعیناتی تک توسیع کی گئی ہے۔ دا جی، زه به تاسو ته ایکټ پرهاؤ کړمه، دا بنوں یونیورسټی آف سائنس اینډ ټیکنالوجی والا ایکټ دے۔ په هغے کبنے جی دا Appointment and Removal of the Vice Chancellor، په دیکبنے جی 5 نمبر سیکشن دا وائی چه The Vice Chancellor shall be appointed for a renewable tenure of four years on terms and conditions prescribed by statutes، نمبر ایک خبره جی دا ده چه اول خو د دے یونیورسټئ Statutes نشته، په دے ایکټ کبنے، دا کتاب چه کوم دے، په 2005 کبنے دا یونیورسټی جوړه شوے ده، په جنوری 2006 کبنے دا وائس چانسلر Nominate شوے دے For two years، په 2008 کبنے د ده Tenure بیا Renew شوے دے خو دیکبنے جی بیا Further زه تاسو ته پرهاؤ کومه، The tenure of an incumbent Vice Chancellor shall be renewed by the Chancellor on receipt of a

بیا جی ورسرہ، resolution of the Senate in support of such renewal
راخی، Provided that the Chancellor may call upon the Senate to
reconsider such resolution once۔ پہ دیکبنے جی دا خبرہ راخی چہ لکہ
سینٹ بہ دا ریزولیوشن راولی د چانسلر پہ ایماء باندے نو ھغہ ریزولیوشن بہ
Once، یو پیرہ دغہ کیږی، نو ھغہ ریزولیوشن چونکہ دوئ ماتہ دلتہ کبنے نہ
دے Mention کړے چہ آیا د دوئ دویم پیرہ پہ 2008 کبنے Renewal پہ ھغے
ریزولیوشن باندے شوے دے یا پہ څہ اتھارټی باندے شوے دے ؟

جناب سپیکر: قاضی صاحب سے سنتے ہیں ناجی، گورنمنٹ جی۔

جناب عدنان خان: او بیا ھغے نہ پس دریمہ پیرہ د دہ څنگہ Renewal شوے دے ؟ ما
تہ د دوئ د دے جواب راکړی۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Higher Education.

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو، سر۔ سر، Basically انہوں نے خود ایکٹ میں
سے پڑھ کر بتایا ہے کہ یہ چار سال کیلئے Renewal ان کی Term ہوتی ہے، ان کو Initially دو سال کیلئے
لگایا، پھر 2008 میں ان کو 2010 تک کیلئے لگایا اور پھر 2010 میں جب ان کو Extension دی تو یہ کہہ
دیا ہے کہ نئے وائس چانسلر کے آنے تک یہ کام کرینگے۔ چونکہ انہوں نے پہلے کبھی میرے ساتھ اس بارے
میں بات نہیں کی، جو کوسچن انہوں نے پوچھا تھا، ہم نے اس کی ڈیٹیل ان کو بتا دی ہے۔ اگر میرے بھائی
کو اس پہ یا اگر اس کی کوئی Back ground ہے یا Between the lines کوئی بات ہے، میں ان کے
ساتھ بیٹھ جاتا ہوں، جیسے یہ کہتے ہیں Because یہ بنوں کو Represent کرتے ہیں، کوئی ایشو ہے
تو انشاء اللہ جیسے ان کی Satisfaction ہوگی، اس طرح میں بات کرنے کیلئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ نئے وائس چانسلر کی تلاش ہے، اگر کوئی شک و شبہ ہو تو آپ میرے ساتھ
بیٹھ جائیں، میں آپ کو۔۔۔۔

جناب عدنان خان: جی دا شک شبہ دہ جی، دا د رولز Violation روان دے، پرون
نہ ھغہ بلہ ورځ پہ دیکبنے اپوائنٹمنٹ کمیټی، سلیکشن بورډ ناست وو، د
سلیکشن بورډ چہ تاسو رولز اوګورئ پہ ھغے کبنے څلور کسان دی، یو چہ کوم
دے وائس چانسلر دے، ھغہ ئے پخپلہ چیئر کوی۔ یو ورسرہ Nominee of the
Chancellor دے Of the Public Sector Universities۔ نمبر تین د پبلک

سروس کمیشن ممبر دے او ځلورم چه کوم دے هغه Dean of the Faculty دے۔ دوئ چه جی سلیکشن بورډ کوم کښینولے دے پرون نه هغه بله ورځ، هغه میټنگ شوے دے، په هغے کښے د کمیشن ممبر ریمارکس ورکړی دی چه چونکه زما په دے Reservations دی، ستاسو په سلیکشن بورډ باندے، هغے کښے په درے کسانو باندے کورم، څلور کسان دی او کورم په درے کسانو باندے وی۔ په هغے کښے جی صرف دوه کسان راغلی وو، یو چانسلر وو او یو د بورډ ممبر، نور نه وو راغلی نو هغه Reservations مے Record کړل۔ اوس په جنوری 2010 کښے د دے هغه Renewable tenure هم پوره شوے دے نو د جنوری 2010 نه اونیسه Till date، اوس دا د ستمبر میاشت ده او 2011 کال دے، تر اوسه پورے جی مونږ د وائس چانسلر سلیکشن سرچ کمیټی هم نه ده جوړه کړے نو زه د منسټر صاحب نه تپوس کومه که تاسو مهربانی اوکړئ او دغه کوئسچن کمیټئ ته ریفر کړئ او بل ستاسو د چیئر په وساطت باندے زه دا ریکویسټ کومه چه پرون نه هغه بله ورځ چه دا سلیکشن بورډ والا کوم میټنگ شوے دے چه هغه Null and void شی، په هغے باندے اپوائنټمنټس اونه شی ځکه دوئ که Recommendations اوکړی نو هلته کښے سنډیکیټ، زه جی د سنډیکیټ ممبر یمه، زه ئے میټنگ ته تر نن تاریخه پورے نه یمه راغوښتے۔ دوئ جی اپوائنټمنټ کوی، په دیکښے جی بله خبره دا درته اوکړم چه د ده خپل ذاتی ورور په سنډیکیټ کښے هم دے او اوس په دے اپوائنټمنټ سلیکشن بورډ کښے هغه د دوه پوسټونو د پاره Apply کړے وه نو وائس چانسلر جی، دا خو زمونږ د حکومت نااهلی به په دیکښے راځی چه یره یو نیم کال اوشو او مونږ ته نوے وائس چانسلر نه ملاویږی۔ دے د کوم رولز او د کوم قانون لاندے ناست دے؟ ماته د منسټر صاحب لږ دا کلیئر کړی، زه خو دا وایمه چه دغه سوال د جی کمیټئ ته ریفر شی چه په دے باندے مونږ هغه اوکړو او که نه وی نو نوے وائس چانسلر د راشی، زه په دے باندے څه نه وایم خو دا د رولز خلاف دے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، اس میں عدنان خان جس طرح کہہ رہے ہیں، اس پر Bar کوئی نہیں ہے، اگر وہ چار چار سال کی ٹرم کیلئے اس کو ہم Extension بھی دے دیں،

Continuityہوتی ہے، پانچ سال ہو گئے ہیں، ساڑھے پانچ سال ہو گئے ہیں، اتنی بڑی بات نہیں لیکن وہ جو کہہ رہے کہ کورم کے بغیر انہوں نے سلیکشن بورڈ کی میٹنگ کی ہے، یہ چیزیں سیریس ہیں، ان Allegationsکو، مجھے اعتراض نہیں ہے سر، کمیٹی کو بھیج دیں تو یہ ہاؤس کی مرضی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں جائے؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to concerned Committee.

جناب عدنان خان: جناب سپیکر، مهربانی خو په دیکښې زما یو گزارش دا دے چه دا اپوائنٹمنټ اونه شی، زه دا وایم چه دوئ اونه شی۔ زه دا وایم چه دوئ Recommendations اونه لیږی سنډیکیټ ته، زه به ستاسو د چیئر نه دا غواړمه چه یره چه دغه کوم سلیکشن بورډ پرون نه هغه بله ورځ ناست وو چه په هغې کښې دوئ اپوائنٹمنټ اونکړی۔

جناب سپیکر: یہ تو آنریبل منسٹر صاحب! اس کو اگر سٹاپ کر سکتے ہیں تو انکی۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جب کمیٹی کو چلا گیا ہے تو کوئی بھی Illegal actہوا تو اس کو ہم Reverseکروا دیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ایکشن نہیں ہوگا، بس آپ اور کیا چاہتے ہیں؟

جناب عدنان خان: جناب سپیکر، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر ذاکر اللہ خان! اس کو ذرا جلدی سے Settleکر لیں، پوری یونیورسٹی کا معاملہ ہے۔ جی عدنان وزیر صاحب، آپ تو بڑے Activeنہیں ہوئے، کیا وجہ ہے؟

جناب عدنان خان: یره جی غلطه خبره نه کوم چه کوم حق وی، حقه خو به وایو ځکه چه په حکومت کښې ناست یو چه کوم غلط کار وی، غلط کار خو به ټهیک کوے۔

جناب سپیکر: نہیں اچھا ہے، کوئی سائے تھے، برے سائے آپ کے سر سے اٹھ گئے ہیں، لگ رہا ہے۔

جناب عدنان خان: مهربانی، سپیکر صاحب۔ دا سوال نمبر دے 72۔

جناب سپیکر: جی۔

* 72 _ جناب عدنان خان: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں کے مختلف سکولوں کیلئے معمولی مرمت اور Class Rooms consumable Items کیلئے سال 2008 تا 2011 تک حکومت نے فنڈز فراہم کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) ضلع بنوں کے کن کن سکولوں میں مذکورہ فنڈ استعمال کیا گیا ہے، ہر سکول کی الگ الگ آئٹم وائز تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) کس کے ذریعے مذکورہ کام کئے گئے ہیں، نیز کس طریقہ کار کے تحت رقم ادا کی گئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) تمام فنڈز کی قبض الوصول اور چیکوں کی ادائیگی کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) (i) تفصیل فراہم کی گئی۔

(ii) مذکورہ کام Parents Teachers Council کے ذریعے کئے گئے ہیں۔ ہر سکول کیلئے علیحدہ کمیٹی (PTC) ہوتی ہے جس کی مشاورت سے سکول میں ضرورت کے مطابق (PTC) فنڈ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ فنڈز تمام سکولوں کو ان کے اپنے Designated Accounts Numbers کے ذریعے ادا کئے گئے ہیں۔ تفصیل فراہم کی گئی۔

(iii) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ قبض الوصول میں PTC فنڈ کا اندراج نہیں کیا جاتا۔ PTC کی نگرانی میں فنڈ استعمال کیا جاتا ہے جس کا باقاعدہ آڈٹ کیا جاتا ہے۔

جزو (iii) کی تفصیل بھی جزو (ii) کی تفصیل میں فراہم کر دی گئی۔

جناب عدنان خان: په دیکښې د منسټر صاحب زه شکریه ادا کومه، د دې جواب سره بس فی الحال خو به زه مطمئن شمه خو هغه دویم د دې نه پس چه کوم سوال دے، په هغې کښې به زه د منسټر صاحب لږ Concern غواړمه۔

جناب سپیکر: د دې نه Satisfied ئې؟

جناب عدنان خان: په دیکښې جی Satisfied یم۔

Mr. Speaker: Thank you, thank you. Adnan Wazir, Next.

سوال نمبر بتادیں۔

جناب عدنان خان: دا سوال نمبر دے 73۔

جناب سپیکر: جی۔

* 73 _ جناب عدنان خان: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع بنوں میں سال 2009 تا جون 2011 مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کن کن آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے، تمام آسامیوں کیلئے دی گئی درخواستوں کی تفصیل، نیز بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، ڈومیسائل، عہدہ اور تعلیمی قابلیت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) سی ٹی (مردانہ/مردانہ)، اے ٹی (مردانہ/زنانہ) پی ای ٹی (مردانہ)، ڈی ایم (مردانہ)، ٹی ٹی (مردانہ/زنانہ)، پی ایس ٹی (مردانہ)، جونیئر کلرک اور کلاس فور آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں۔ انکی درخواستوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام آسامی	مردانہ (تعداد)	زنانہ (تعداد)
1	سی ٹی	625	569
2	اے ٹی	139	60
3	پی ای ٹی	190	----
4	ڈی ایم	215	----
5	ٹی ٹی	320	70
6	پی ایس ٹی	1908	----

Mr. Speaker: Any supplementary?

جناب عدنان خان: او جی دیکښې زما ډیر زیات Reservations دی او دیکښې به زه منسٹر صاحب ته دا خواست اوکړم چه که دا کمیټئ ته ریفر کړی ځکه چه په

دیکښے په ډیره غټه پیمانه باندے Embezzlement شوے دے ، لکه زه به جی داسے اوو ایمه چه په دیکښے ماته یو خو ایډورټائزمنټ کاپی نه ده راغلے چه دوئ په اخبار کښے ایډورټائزمنټ کړے دے که نه دے کړے ؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Higher Education, please.

جناب فضل شکور خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکور جان! چھوڑ دیں ان کو سوال کا جواب دینا ہے۔ جی قاضی صاحب۔ ان کو اصل میں فلڈ کیلئے Cat walk کی ضرورت ہے، تو Cat walk میں ایک آپ جائینگے، ایک شکور جان جائیگا اور ایک دو تین جوان منسٹر جی۔

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کچھ چاہتے ہیں، آپ ان سے اور؟

جناب عدنان خان: نه جی۔

جناب سپیکر: جی Satisfied ہیں؟

جناب عدنان خان: نہیں، اس کو کسچن میں سر میں Satisfied نہیں ہوں۔ سوال نمبر 73۔

جناب سپیکر: جی سردار بابک صاحب، سوری قاضی صاحب۔ Sorry for bothering you.

جناب عدنان خان: یره زما خبره خو مو وانوریده۔ ما منسټر صاحب ته ریکویسټ اوکړو چه که ستاسو په دے باندے اعتراض نه وی نو مهربانی اوکړئ دا کمیټئ ته ریفر کړئ، په دے باندے انکوائری آل ریډی کنډکټ شوے ده، په دیکښے جی په 28 باندے په سول کورټ کښے کیس هم روان دے ، دغه ټی ټی او اے ټی پکښے جی چه کومے ډګریانے دی، هغه Forty کسانو والا فیصله هم تلے وه۔

جناب سپیکر: اودریږه د کمیټئ د مشر نه به تپوس اوکړو کنه چه مختیار خان څه وائی؟ مختیار علی خان صاحب۔

جناب مختیار علی خان: چه ممبر صاحب وائی چه کمیټئ ته د راشی نو راځی د جی۔

جناب سپیکر: هغه د Compromise والا سړے دے ، دے خو خبره ټهیک کوی کنه جی۔

جناب مختیار علی خان: کمیټئ ته د لاړ شی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned-----

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب! مهربانی ما له موقع راکړئ، عدنان خان وائی چه دا اخبارکښے اشتهار نه دے شوے او بیا اے ټی او ټی ټی باندے د دوئ اعتراض دے۔ بهرحال مونږ ته خو په دے باندے هیڅ اعتراض نه شی کیدے خو که دوئ دا نشاندهی اوکړه چه په کوم ځائے کښے خدائے مه کړه میرټ Violate شوے دے یا Surpass شوے دے نو که مونږ جواب ورنکړے شو او بیا خامخا د دوئ خواهش وی، مونږ ته پرے هغسے خو څه اعتراض نشته خو بهرحال هغوی ډیر څه Ambiguous غوندے سوال اوکړو، په کوم ډسټرکټ کیډر پوسټونو چه اپوائنټمنټ کیږی، باقاعده په ټول ډسټرکټ کښے د هغے ایډورټائزمنټ کیږی، Applicant چه کوم دے هغه Application ورکوی، د هغے Scrutiny کیږی، بیا مونږ د ډاکیومنټس Verification هم کوؤ، د میرټ لسټ او شارټ لسټنګ او د فائنل لسټ نوټیفیکیشن نه پس او مخکښے هم کوؤ د هغے Verification، بهرحال که دوئ اووائی چه په کوم څیز باندے د دوئ اعتراض دے او یا مونږ سره ئے جواب نه وی نو بیا بیشکه، زمونږ پرے څه اعتراض نشته۔

جناب سپیکر: جی عدنان وزیر۔

جناب عدنان خان: سپیکر صاحب، زه لږه ستاسو توجه په دیکښے غواړمه، لکه زه نور څه نه وایمه جی، په دیکښے جی پخپله باندے دغه چه کوم کسان دی، د هغوی ماته ریکارډ رالیږی، تاسو جی لږ اوګورئ په 17نمبر پیج باندے، دلته کښے ډپټی ډسټرکټ آفیسر میل په خپل Hand writing کښے لیکی چه I have never been and nor at any stage involved in the appointment etc, But just only for forwarding this letter, I have signed، ټهیک شو جی، this letter نو د دے جی څه مقصد شو چه دے دا ورباندے لیکی؟ ماته جی پته ده په دیکښے ځکه چه زه Concerned یمه او زه د هغے علاقے یمه، بیا جی دا اپوائنټمنټ چه کوم دوئ ماته رالیږی، په دیکښے جی Date of appointment نشته، بره صرف راته لیکی، Appointment of C T for the year of 2009 to June 2011، نو د ډومیسائلو ئے پکښے څه پته نه لګی۔ هلته کښے جی د کان

لگیدلے وو تقریباً، داسے بہ وو چہ یرہ ھر کس تہ بہ ئے پہ گلئ گلئ کبنے اپوائنٹمنٹ لیٹر ورکولو، د تیر ای ڈی اوز خبرہ نہ کوم، نو زہ خو منسٹر صاحب تہ دا خواست کومہ بیا جی، کہ تاسو پہ دیکبنے پہ 19 پیج باندے اوگورئ، پہ ھغے کبنے بیا Executive District Officer Male پخپلہ نوٹ لیکی پہ خپل Hand writing کبنے The above appointment of the named appointee was made by Ex EDO as per record available، لکہ جی د دوئ د Wording نہ جی دا ثابتیږی چہ پہ دیکبنے پہ غټہ پیمانہ باندے ھغہ شوے دے۔ منسٹر صاحب تہ جی زہ دا خواست کومہ چہ دا د کمیټئ تہ اولیږی، ھلتہ کبنے بہ یو ھغہ وربا ندے اوکړو چہ واقعی څہ شتہ کہ څہ نشتہ؟

جناب سپیکر: جی آنریبل سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، ما تہ پرے اعتراض نشتہ دے، کمیټئ تہ د لاړ شی خو عدنان خان تہ بہ زما دا خواست وی چہ کمیټئ تہ میټنگ لہ راځی چہ بنہ د تیارئ سرہ راشی ځکہ چہ د کمیټئ چہ میټنگ وی نو چہ بنہ تیار وی۔

جناب سپیکر: او اوس یوہ خبرہ درتہ بلہ اوکړمہ، ایک بات میں اور بتادوں۔ بابک صاحب بڑے Liberal ہیں، بڑے کھلے دل کے ہیں لیکن اس کے بعد ساری کمیٹی کی رپورٹ کیمرہ کے اندر ہوگی اور خالی ممبر صاحب مطمئن ہونگے کہ بس اس نے واپس لیا، یہ بات اب نہیں چلے گی، پورے Black and white میں آپ لوگ لائینگے۔ (تالیاں) خالی ممبر صاحب کے مطمئن ہونے پر بات ختم نہیں ہوگی۔ Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the Question is referred to the concerned Committee.

نن دا پرائیویٹ ممبر ډے دہ کنہ، نو لږ کم کم خبرے کوئ چہ دا مخکبنے ایجنڈا ډیرہ دہ۔ نور سحر بی بی، کوئسچن نمبر؟

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر 75۔

جناب سپیکر: جی۔

* 75 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں ایک ٹیکسٹ بک بورڈ کام کر رہا ہے جس کی نگرانی کیلئے چیئرمین مقرر ہوتا ہے؛
(ب) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں انتظامی اور تعلیمی صلاحیتوں کی کوئی کمی نہیں ہے لیکن اسکے باوجود مذکورہ بورڈ کا چیئرمین مستعار الخدمتی بنیادوں پر خدمات سرانجام دے رہا ہے، مستعار الخدمتی چیئرمین کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی، تفصیل فراہم جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) درست ہے۔
(ب) محکمہ میں انتظامی اور تعلیمی صلاحیتوں کی کوئی کمی نہیں۔ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ ایک خود مختار ادارہ ہے جو این ڈبلیو ایف پی ٹیکسٹ بک بورڈ آرڈیننس 1971 کے تحت وجود میں آیا ہے۔ اس آرڈیننس کی شق نمبر(i) (1) 4 کے تحت حکومت کو اختیار حاصل ہے کہ کسی آفیسر کو نام کے تحت یا عہدے پر تعینات کر سکتا ہے۔ بورڈ کے تمام چیئرمین حکومت / مجاز اتھارٹی کے تحت تعینات ہوتے ہیں۔

Mr. Speaker: Any supplementary?
Ms. Noor Sahar: Yes Sir.

جناب سپیکر: جی، بی بی۔
محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، میرا یہ کوئسچن ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ ہم بورڈ میں یہ جو ایکٹنگ چیئرمین لگاتے ہیں تو ان سے میرا کوئسچن ہے کہ آخر ہمارے یہاں اتنی بے روزگاری ہے اور یہ ایکٹنگ چیئرمین لگا کر اس کو بھول جاتے ہیں، پھر سالوں سال وہ ایکٹنگ چیئرمین صاحب وہاں پر بیٹھے رہتے ہیں تو نہ تو وہ نئی اپوائنٹمنٹ کر سکتے ہیں، نہ کوئی کارروائی کر سکتے ہیں کیونکہ ایکٹنگ چیئرمین کے پاس اتھارٹی نہیں ہوتی۔ ابھی بھی سوات کا چیئرمین کب سے گیا ہوا ہے، یہ تیسرا چوتھا مہینہ چل رہا ہے، وہاں پر ابھی تک چیئرمین نہیں ہے۔ میرا کہنا یہ ہے کہ اتنی بے روزگاری کے باوجود ان کو چیئرمین پسند نہیں آتا کہ جب ایک چیئرمین چلا جائے تو مہینے کے اندر اندر یہ دوسرا چیئرمین لگا سکیں۔
جناب سپیکر: جی نگہت اورکزئی بی بی۔
محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ چونکہ یہ بہت ایک اہم مسئلہ ہے اور طالبعلموں کا وہ جو ہوتا ہے، Role اس میں کم ہو جاتا ہے اور جو چیئرمین صاحب اگر نہ ہو تو میں آنریبل منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا ان کا کچھ دنوں میں اس چیئرمین کو ہٹا کر یا اسی چیئرمین کو

مستقل کرنے کا کوئی ارادہ ہے کیونکہ یہ اگر تعلیم کا سلسلہ Adhoc basis پر چلتا رہے تو صحیح نہیں چل سکے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل سردار بابک صاحب۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سر، یو سپلیمنٹری کوئسچن زما هم دے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی، ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: سر ما معلومات دغه کول چه د دوئ کله ایکٹنگ چیئرمین چه وی سر، په ایکټ کښے، آرډیننس کښے داسے Provision شته دے چه څومره وخت کښے به چیئرمین منتخب کوی؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی سردار بابک صاحب۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: سپیکر صاحب، ستاسو په علم کښے ده چه دا مونږ سره څومره Autonomous bodies چه دی، ټیکسټ بک بورډ شو یا پشاور بورډ یا صوبه کښے چه نور کوم انټرمیډیټ بورډز دی، په هغے کښے مونږ سره د ډیپوټیشن پوسټونه دی او دا به خامخا هغه خلق چه دے که ټیکسټ بک بورډ دے، که دا پشاور بورډ دے یا که د دے صوبے نور بورډونه دی چه کوم پوسټونه هلته کښے د Deputationist د پاره دی، خامخا به په ډیپوټیشن باندے هغه خلق راولو۔ چونکه نگهت بی بی خبره کوی چه تر کومے پورے به دا هلته؟ خو چیئرمین زمونږ ناست دے او د هغه ټائم لا شته دے او بیا نور سحر بی بی خو سوال د ټیکسټ بک بورډ کولو او خبره ئے بیا د سوات بورډ ته بوتله، اوس هلته زمونږ سیکرټری چه دے، ایکٹنگ چیئرمین دے او انشاءاللہ یو څو ورځو کښے د به، د سوات بورډ چیئرمین چونکه ریټائرډ شوے دے، یو څو ورځو کښے به د سوات بورډ د چیئرمین هم نوټیفیکیشن اوشی، اوس فی الحال سیکرټری بورډ چه دے، هغه ایکٹنگ چیئرمین دے۔ ثاقب خان خو زما یقین دا دے، په دے باندے ډیر زیات ښه پوهه دے چه Autonomous bodies کښے د Deputationist د پاره خپل مخصوص پوسټونه دی او په هغے باندے مونږ د ایجوکیشن ډیپارټمنټ نه ډیپوټیشن ته خلق بوځو جی۔ مهربانی۔

<u>Mr. Speaker</u>: Honourable Noor Sahar Bibi again. Question No?

محترمہ نور سحر: کوئسچن نمبر77۔

جناب سپیکر: جی۔

* 77 _ محترمہ نور سحر: کیاوزیر توانائی و برقیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کرک میں گیس کے ذخائر موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i)ان ذخائر کا تخمینہ کیا ہے، نیز ان ذخائر کو کب استعمال میں لایا جاسکتا ہے؛

(ii) خیبر پختونخوا میں گیس کی طلب اور ذخائر کی پیداوار میں کتنا فرق ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی ترقی و توانائی)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) صوبہ خیبر پختونخوا میں گیس کے ذخائر کا کل تخمینہ 4 ٹریلین مکعب فٹ ہے اور ایک ارب گیلن تیل کے ذخائر موجود ہیں جن میں سے زیادہ تر صوبہ کے جنوبی اضلاع میں موجود ہیں۔ ضلع کرک سے تیل کی تخمینہ پیداوار برائے سال 2010-11 3842720 بیرل ہے جبکہ گیس کی پیداوار 107310 ملین کیوبک فٹ ہے۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ ان ذخائر کو کب تک استعمال میں لایا جاسکتا ہے تو اس بات کا انحصار کمپنیوں کی کارکردگی، پیداوار اور علاقے میں امن وامان کی صورتحال پر ہے۔ اس سلسلے میں کوئی حتمی جواب قبل از وقت ہوگا۔

(ii) صوبہ خیبر پختونخوا میں گیس کی کل پیداوار 380 ملین کیوبک فٹ روزانہ ہے۔ سردیوں میں اس کا استعمال 240 کیوبک فٹ جبکہ گرمیوں میں یہ استعمال کم ہو کے 100 سے 110 ملین کیوبک فٹ روزانہ رہ جاتا ہے۔

Mr. Speaker: Any supplementary?

Mrs Noor Sahar: No Sir.

Mr Speaker: Thank you. Ji Malik Qasim Khan.

ملک قاسم خان خٹک: سر دلته کښې دوئ وئیلی دی په (ب) کښې "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ان ذخائر کا تخمینہ کیا ہے نیز ان ذخائر کو کب تک استعمال میں لایا جاسکتا ہے؟" جواب ئے بالکل جی نامکمل دے۔ هغوی دا وئیلی دی چه څومره ذخائر هلته کښې دی؟ دوئ خو صرف پیداوار لیکلے دے، متوقع ذخائر ئے نه دی لیکلی چه هلته کښې نور به څومره کوهیان وی او څومره په هغے باندے کار شوے دے، مثلاً درے کوهیان Ready دی، باقاعده د هغے نه اوس پیداوار شروع کیږی۔ بجائے د

دے چہ ھلتہ کښے کوم خلق دی، ھغوی د سھولیاتو نہ محروم دی، ھغوی سرہ چہ کومو کمپنو ایګریمنټ کړے دے، ھغہ نہ پورہ کوی۔ بلہ خبرہ جی دا دہ چہ دوئ دا بل پکښے لیکلی دی چہ *خیبر پختونخوا میں گیس کی طلب اور ذخائر کی پیداوار میں کتنا فرق ہے تفصیل فراہم کی جائے*؟ دوئ وائی چہ 380 ملین کیوبک فټ روزانہ شو، *اور سردیوں میں اس کا استعمال 240 کیوبک فٹ ہے*،آیا دا د ھائی کورټ د فیصلے توھین عدالت نہ دے، نفی نہ دہ؟ چہ ھائی کورټ عدالت عالیہ پشاور یوہ فیصلہ کړے دہ چہ څومرہ پورے پہ خیبر پختونخوا کښے څومرہ د گیس ضرورت وی تر ھغے پورے بل ځائے تہ بہ نہ ځی۔ مونږہ سرہ خو جی ذخائر زیات دی او زمونږ صوبہ پیداواری صوبہ دہ او د ھغے باوجود دلتہ کښے سنګین لوډ شیډنګ دے، زمونږ ټولے کارخانے پہ دغہ وجہ باندے د پیداوار نہ محرومی دی۔ زہ د منسټر صاحب نہ دا پوښتنہ کوم۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> *جی آنریبل وزیر توانائی و برقیات۔ آنریبل سینیئر منسٹر جناب رحیم داد خان کا مائیک آن کریں۔ بڑی مدت بعد اٹھے ہیں۔*

<u>*جناب رحیم داد خان {سینیئر وزیر (منصوبہ بندی ترقی وتوانائی)}:*</u> ډیرہ مھربانی سپیکر صاحب، تاسو ھم ډیرہ مودہ پس راغلئ۔ د اللہ فضل دے زمونږ پہ صوبہ کښے ډیر ذخائر دی د نورو نہ علاوہ تیل، گیس او څومرہ پورے چہ دوئ خبرہ اوکړہ چہ نور څومرہ دی نو دوئ لہ جواب ورکړے شوے دے چہ د ھغہ ځائے حالات او د کمپنو کارکردګئ باندے، لاء اینډ آرډر ھم مسئلہ دہ او زیات کوآپریشن د لوکل خلقو پکار دے، ھمیشہ مونږ ریکویسټ کوؤ چہ د کمپنو او د لوکل خلقو دا ښہ Understanding وی، ښہ یو ځائے وی او د ھغوی Guidance کوی نو بیا ھم د قاسم صاحب مشکور یم، د میاں صاحب مشکور یم چہ کلہ داسے Dispute راشی نو دوئ پکښے خپل کردار ادا کوی نو انشاءاللہ تعالیٰ پہ دے دغہ باندے زمونږ د خپلے صوبے چہ کوم د اٹھارھویں، انیس ترمیم نہ پس د Fifty percent زمونږ حق دے او Stakeholder یو نو پہ ھغے رنړا کښے مونږ خپل یو کمپنی ھم چہ کوم دے اخری مراحلو کښے دہ، نو انشاءاللہ تعالیٰ دا کار بہ ډیر شی او ډیر ځایونہ داسے دی د جنوبی اضلاع نہ علاوہ او دا ئے لیکلی دی چہ جنوبی

اضلاع کښے چه څومره پیداوار دے هغه ئے ښودلی دے او بیا کرک کښے روان دے نو په هغه ځائے کښے-----

جناب سپیکر: دا خپله کمپنی چه جوړه کړئ نو بیا خپله به هم کار کولے شو؟

سینیئر وزیر(منصوبہ بندی ترقی وتوانائی): پخپله کار به کولے شو۔

جناب سپیکر: نو دا خو اتلس میاشتے اوشوے ، کله به جوړوئ؟

سینیئر وزیر(منصوبہ بندی ترقی وتوانائی): دا جی داسے د ټرانسپیرنسی د پاره دا شے ئے کړے دے چه دا یو اهم کمپنی ده او دا د اهم کار د پاره وی نو داسے کنسلټنسی ته مونږ دا کار حواله کوؤ چه هغوی د دے افسرانو اپوائنټمنټ اوکړی چه هغه ښه طریقے باندے راشی، پولیټیکل خلق نه وی، مونږ ایډورټائز کړے وه چه ایډورټائز کړے وه نو درے کمپنو نومونه پکار وی نو هغه دوه راغلی دی نو بیا ئے دوباره Re-advertise کړه نو دوه نومونه راغلل نو په هغے کښے د یو سلیکشن شوے دے نو مزید که څه قانونی دغه وی، هغه به هم شروع کوؤ خو مزید په دے چه نیټ هائیډل پرافټ پیسے چه کوم دی، هغه کیبنټ، چیف منسټر صاحب فیصله کړے ده چه دا به په دے ذخائرو باندے ، په آئل باندے او په دے بجلئ باندے او ډیمز باندے مونږ لګوؤ نو دا First priority ده او دا انشاءالله تعالیٰ د دے ډیر ښکلے پیداوار دے او د دے نه چه کوم دے نه یواځے دا علاقه دا ټوله صوبه به مستفید کیږی نو په دے حقله مونږ ریکویسټ کوؤ چه کوآپریشن کوئ او څه نمونه داسے څه خامئ یا څه کمے وی نو هر کله دوئ راتلے شی، زمونږ اصلاح کولے شی او د دوئ دغه ځائے کښے چه کوم Stakeholders دی، زیات مقامی خلق دی د دوئ او د دوئ ورسره بیا نور هم څه داسے ډیمانډز دی بلکه ضرورت دے چه ریفائنری هم چه کوم دے ، کوشش کوؤ چه هغه ځائے کښے ریفائنری اولګی په دے چه دا ذخائر ټول پاکستان نه زیات دی، زمونږ په دے دغه کښے نو د دے سره کوم بےروزګاره خلق چه دی، هغوی به هم مستفید شی، روزګار به ملاؤ شی او کوم څیزونه چه داسے دی، انډسټری به ورسره اولګی نو داسے ایډوانس به شی دا علاقه په هر مد کښے ، ایجوکیشن کښے ، دغه کښے ، نو انشاءالله تعالیٰ کوم خدشات یا څه چه وی، مونږ سره د راځی، کښینی د ، هغه

به د دوئ په دغه باندے مونږ ځو او همیشه چه کوم دے څه داسے Disputes راغلی وی، د دوئ خپل مینځ کښے نو مونږ چه کوم دے هغه حل کړی دی، ټول ایم پی ایز مساوی، ایم این ایز او هغه ټول مونږ وایو چه دا ستاسو پیسے دی ستاسو دغه دے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی اس میں ہم نے سنا ہے کہ اگر اس پہ پوری توجہ دی گئی تو پانچ دس سال میں ہمارا یہ علاقہ کویت کی طرح بن جائے گا، ایسا ہے؟

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی ترقی وتوانائی): انشاء اللہ۔

جناب سپیکر: جی نثار گل صاحب۔ باقی جواب به ته ورکوے، ته اوس وزیر صاحب ئے سوالونه به نه کوے۔

میاں نثار گل کاکاخیل (وزیر جیلخانہ جات): نہیں، Positive جواب ہے جی۔ سر، میں شکریہ ادا کرتا ہوں، یہ ضلع کرک میں کہا جاتا ہے کہ گیس کے وسیع ذخائر موجود ہیں، وہ اسلئے کہ ضلع کرک اسی صوبے میں واقع ہے اور ساتھ ساتھ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ صوبے کی پیداوار ہے۔ سر یہ گیس اور تیل جتنے پیدا ہورہے ہیں، یہ 70% ضلع کرک سے اور PK-40 جو میں Represent کر رہا ہوں، اس سے پیدا ہورہے ہیں اور آج میں ایک خوشخبری ایوان کو سنانا چاہتا ہوں کہ کیبنٹ کا اجلاس تھا، میں رحیم داد خان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں، چیف منسٹر صاحب کا بھی کہ انہوں نے ایک آرڈر ایشو کیا، اس میں فیصلہ ہوگیا ہے کہ گیس سے بجلی پیدا کی جائے گی اور انڈسٹریل اسٹیٹ کیلئے فیزیبلٹی سٹڈی کیلئے آج فیصلہ ہوگیا ہے، انشاء اللہ تعالیٰ کل کرک کے عوام کیلئے خوشخبری ہوگی۔ اس سے یہ ہوگا سر کہ ہمارے ہاں لوڈشیڈنگ ہے بہت زیادہ، گیس کی پیداوار زیادہ ہے اور اس گیس سے جب بجلی پیدا ہوگی تو ساری انڈسٹری انشاء اللہ تعالیٰ، میں ملک قاسم کو بھی یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ آج کیبنٹ میں یہ بہت بڑا فیصلہ ہوا کرک کے مستقبل کیلئے شکر الحمد للہ، انشاء اللہ تعالیٰ کل اخبار میں بھی آئے گا۔ Thank you so much Sir۔

جناب سپیکر: یہ بڑی اچھی اور خوشی کی بات ہے جی، یہ چھ مہینے پہلے میں آپ کو کہہ چکا ہوں لیکن آپ کوئی بھی دلچسپی نہیں لے رہے تھے۔ شکر ہے کہ آج کیبنٹ نے بہت اچھا قدم اٹھایا، بہت اچھی خبر ہے جی۔ جی بس مخکښے ځو جی دا پرائیویټ ممبر ډے دہ۔ محترمہ نور سحر بی بی Again، کوسچن نمبر کیا ہے؟

Mrs. Noor Sahar: Question No. 74.

جناب سپیکر: جی۔

* 74 _ محترمہ نور سحر: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ پرائمری سکول انغاپور اور پرائمری سکول جعفر میں بالترتیب 150 طالبات اور 150 طلباء زیر تعلیم ہیں، جن میں ہر ایک سکول کیلئے صرف دو اساتذہ تعینات ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ دونوں سکولوں کے اساتذہ باری باری ڈیوٹی کرنے اور بچوں کو صبح دس بجے فارغ کر کے چھٹی کرادیتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ اساتذہ کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول انغاپور میں طالبات کی تعداد 222 ہے اور پی ایس ٹی معلمات کی تعداد دو ہے اور گورنمنٹ پرائمری سکول جعفر کوٹھے میں طلباء کی تعداد 124 ہے اور اساتذہ کی تعداد دو ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) مذکورہ دونوں سکولوں کے اساتذہ اپنی ڈیوٹی ایمانداری سے انجام دے رہے ہیں، لہذا حکومت مذکورہ اساتذہ کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

Mr. Speaker: Any supplementary?
Ms. Noor Sahar: Yes Sir.

جناب سپیکر: جلدی بتائیں، Only supplementary, only supplementary۔

محترمہ نور سحر: سپیکر صاحب، اس میں آپ دیکھیں، یہ ایک جگہ 222 طالبات کا ذکر ہے، دوسری جگہ 124 کا، حالانکہ پالیسی یہ ہے کہ 40 بچوں پر یہ ایک ٹیچر Provide کریں گے۔ یہاں پر ایک یہ ہے، دوسرا یہ ہے کہ انہوں نے وہاں پر دو ٹیچرز رکھے ہیں، ایک دن ایک ڈیوٹی کرتا ہے، انہوں نے آپس میں اپنا وہ لگایا ہوا ہے کہ ایک دن آپ آئیں گے، ایک دن میں آؤں گا۔ تو جو چوکیدار ہے تو وہ نو بجے بچوں کو فارغ کر کے ان کو گھر بھیج دیتا ہے یا ان کو کہتا ہے کہ جاؤ میرے گھر میں کام کرو یا پانی لاؤ، یہ لاؤ۔ اس کی میں آپ کو باقاعدہ ویڈیو، باقاعدہ وہاں کے پروف، وہاں کے نمائندوں کے بیانات اس فلور پر پیش کر سکتی ہوں کیونکہ میں وہاں کی رہنے والی ہوں، جب میں وہاں جاتی ہوں تو وہاں سکولوں میں بالکل سناٹا ہوتا ہے، کوئی استاد تو کیا وہاں پر تو مکھی بھی نہیں ہوتی، تو بچے جب سکول آتے ہیں تو ان کو نو، دس بجے فارغ کر دیتے ہیں،

ایک ٹیچر ایک دن آتا ہے، دوسرا ٹیچر دوسرے دن آتا ہے اور چوکیدار جو ہے، وہ سکول چلا رہا ہے۔ تو اگر ہمارے بچوں کا Base یہ ہے تو ان کا مستقبل کیا ہوگا؟ میں تو صرف منسٹر صاحب سے یہ کوسچن کرنا چاہتی ہوں۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی مفتی کفایت اللہ صاحب، جی ان کے بعد۔ یہ کہاں ہے، انغاپور کہاں ہے، سوات میں؟

محترمہ نور سحر: بونیر میں سر۔

جناب سپیکر: بونیر؟

مفتی کفایت اللہ: شکریہ۔ جناب سپیکر، محترمہ نور سحر صاحبہ نے جو سوال کیا ہے، وہ بہت اہم ہے۔ میں وزیر باتدبیر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا کہ ہمارے ہاں محکمہ تعلیم میں ایسا اکثر ہوتا ہے کہ اساتذہ زیادہ ہیں اور تعداد کم ہے اور دوسری جگہ تعداد زیادہ ہے اور اساتذہ کم ہیں اور میں ایک اور بات کی طرف بھی اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دور دراز دیہات میں اساتذہ ڈیوٹیاں تقسیم کرتے ہیں یعنی سی ٹی ٹیچر ہوتا ہے، وہ تین دن آتا ہے تو ایس ای ٹی جو ہوتا ہے، وہ باقی تین دن آتا ہے تو اس طرح بھی طلباء کا وقت ضائع ہوتا ہے اور ایک اور بات، آج تو تین ساڑھے تین سال گزر گئے ہیں، پتہ نہیں اس کا کیا ہوگا کہ کچھ لوگوں نے دیہاڑی پر اساتذہ رکھے ہوئے ہیں، یعنی اصل استاد جو ہے جو میرے محکمہ تعلیم کا پابند ہے اور وہ حق الخدمت دیتا ہے، اس کے ساتھ میرا MoU سائن ہوا ہے، وہ نہیں ہوتا، وہاں ایک نقلی استاد ہوتا ہے اور اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے، یہ کس علاقے میں ہو رہا ہے، کس ممبر صاحب کے علاقے میں ہو رہا ہے؟

مفتی کفایت اللہ: یہ ہر جگہ ہو رہا ہے جی۔ (ہنستے ہوئے) تمام محکمے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جس ممبر صاحب کے علاقے میں یہ Proxy duty ہو رہی ہے، یہ کونسا شہزادہ ہے ہمارا؟

محترمہ نور سحر: سید رحیم خان کے علاقے میں۔

جناب سپیکر: ہں؟

مفتی کفایت اللہ: نہیں، ایک سید رحیم خان نہیں ہے جی، ہر جگہ ہو رہا ہے جی، میں معافی چاہتا ہوں اور خواتین میں یہ زیادہ ہے، اسلئے کہ خواتین کا فوٹو نہیں ہوتا اور عام لوگ پہچانتے نہیں، پردے کا معاملہ ہوتا

ہے تو ایک خاتون یا اس کی بہن کی تقرری ہوتی ہے لیکن موقع پر وہ خاتون نہیں ہوتی، دوسری ہوتی ہے۔ تو یہ بہت بڑا ایک عذاب ہے تو اب تو ہم آخر میں ہیں، شروع میں تو نہیں ہیں، جو جذبہ محترم وزیر صاحب کا شروع میں تھا، وہ تو اور تھا، اب تو ہم عوام کی طرف جا رہے ہیں، تو اس نازک موقع پر وہ کیا جواب دیں گے؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی لودھی صاحب، قلندر خان لودھی صاحب، پلیز۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، اس سے پہلے محکمہ تعلیم میں یہ ایک طریقہ رائج تھا، ایک پالیسی تھی کہ جو بھی سکول ہو، جتنے بھی بچے ہوں، وہاں Sanctioned پوسٹیں کر دی تھیں، کسی سکول کی پانچ، کسی کی تین، کسی کی دو، اگر وہاں بیس بچے ہیں اور تین پوسٹیں ہیں تو وہ تین ہی انہوں نے Continue رکھی ہوئی تھیں۔ میں Appreciate کرتا ہوں اس گورنمنٹ کو، خاصکر وزیر تعلیم کو کہ انہوں نے ایک نیا سسٹم کیا، پالیسی اپنائی Rationalization کی کہ چالیس بچوں پر، طلباء / طالبات پر ایک ٹیچر دیں گے لیکن ابھی تک اس پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ بڑے افسوس کی بات ہے، ابھی جیسے یہ 222 بچیاں پڑھ رہی ہیں تو ان کیلئے بھی کم از کم پانچ چھ ٹیچرز ہونا چاہیئے تھیں اور یہاں دو ہی ٹیچرز پڑھا رہی ہیں۔ پالیسی بڑی اچھی ہے لیکن یہ Implement ابھی تک نہیں ہوئی تو میری وزیر صاحب سے یہ درخواست ہو گی کہ اس کو کیوں التنالیٹ کیا ہوا ہے Rationalization، آپ نے ایک پالیسی بنا دی ہے کہ چالیس بچوں پر ایک ٹیچر ہو، سر، ایسا ہے، جتنے بھی ٹیچرز Sanctioned ہیں، وہاں اگر دو بچے ہیں، تب بھی تین ٹیچر ہیں، تو یہ اچھا انہوں نے کیا ہے لیکن اس کو Implement ----

<u>جناب محمد علی خان:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی محمد علی خان۔

<u>جناب محمد علی خان:</u> شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، ما خو هغه بله ورځ بابک صاحب سره خبره کړې وه، لا بې کبنے خبره شوې وه خو درې درې نیم کاله چه زمونږ د دې دغه اوشو، زه دا خبره کومه خو هیڅ توجه پرې نه کیږی، بس خبرې پرې اوشی جی او دې ځائے پورې ختمې شی، نو زما علاقه کبنے زما حلقه کبنے مخکبنے اووه سکولونه د جینکو بند شوی وو، اوس ګیاره ته اورسیدل۔ ګیاره سکولونه داسې دی چه مکمل بند دی، د کالونو نه ټیچرز

پکښې نشته۔ هلته چه کوم ټیچرز وو، هغوی ځان ټرانسفر کړے دے اوس هلته ځایونه خالی دی او اتهاره سکولونه داسے دی چه په هغے کښې سنګل ټیچر دے جی، یو ټیچر او څلور سکولونه داسے دی چه په هغے کښې جی اته او لس ټیچرانے دی۔ شبقدر بازار کښې چه کوم خاص خاص ځائے وی، هغے کښې آتھ نه تر دس پورے ټیچرز شته او اتهاره سکولونو کښې سنګل دی او یولس بند دی، نو ما منسټر صاحب ته هغه بله ورځ وئیلی هم وو خو منسټر صاحب هم راته ښه خبره اوکړله خو زه د درے، درے نیم کالو نه چغے وهمه، اوسه پورے په هغے کار اونه شو، نو منسټر صاحب به په هغے باره کښې-----

جناب سپیکر: جی آنربیل سردار بابک صاحب-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جی، منسټر صاحب ته هم دا وایم چه د محمد علی صاحب دا کار ضروری دے او ډیر وخت نه دوئ لګیا دی۔

جناب سپیکر: دا یو کال د نور هم ګزاره اوکړی، ته ئے سپورټ کوے کنه۔

وزیر اطلاعات: هم دا وایمه چه د محمد علی زړه اوچودو، دا کار ورله اوکړئ۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: بس No more questions, no more questions, no more supplementary.

محترمہ نور سحر: سر دا کمیټئی ته-----

جناب سپیکر: اودریږه واخوورئ کنه۔ اول د ګورنمنټ View خو واورئ نو بیا د کمیټئ خبره کوئ۔ دا خو درے، درے نیم کاله اوشو، دیکښې ټیچرانے پوره نه شوے، تاسو خو پکار ده چه لږ لږ پوهه شوی یئ جی۔ جی؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریہ سپیکر صاحب۔ یہ نور سحر صاحبہ نے جو کوئسچن Raise کیا ہے سپیکر صاحب، بالکل اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارا ratio 1-40 ہے، پی ایس ٹی کیلئے یعنی پرائمری سکولوں میں 1-40 کے Ratio سے ہماری کوشش ہے کہ ہم وہاں پر ٹیچرز دے دیں۔ سکولوں میں تعداد کے اضافے کو آپ خوش قسمتی کہیں یا بدقسمتی کہیں، یہ تو خوشی کی بات کہ یہ ہمارے ڈراپ آؤٹ میں کافی حد تک کمی آئی ہے اور ہمارا Enrolment جو ہے، وہ کافی حد تک بڑھا ہے لیکن سپیکر صاحب،

بد قسمتی یہ ہے کہ ہمارے وسائل اتنے نہیں ہیں، Despite that کہ ہم نے فنانس کو سمری بھی بھیج دی ہے، ہم نے ریکویزیشن بھی کی ہے کہ ہمیں Extra پوسٹیں دے دیں، بہر حال انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے، دوبارہ فنانس سے مل کے یہ جو مسئلہ ہے، سارے صوبے میں ہمارے سکولوں میں اور پرائمری سکولوں میں اور پرائمری سکولوں میں بچوں اور بچیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ہمارے اساتذہ اسی نسبت سے کم ہیں، پھر بھی یہ مفتی صاحب نے جو بات کی ہے سپیکر صاحب، یہ Proxy کے حوالے سے اس نے بات کی ہے، مجھے تو خوشی ہوگی کہ ہم سارے ممبران صاحبان اس میں کسی مصلحت کے شکار نہ ہوں، جہاں پہ بھی ان لوگوں کو اگر کوئی شکایت ملے یا خود ان لوگوں کو، ہم سب کو اگر کوئی اندازہ ہو تو ہمارے نوٹس میں لائیں اور یہاں پہ میں ایک بات بتاتا چلوں کہ جب ہم Publicly میٹنگ میں جاتے ہیں یا جو ہمارے سول سوسائٹی کی میٹنگز ہوتی ہیں تو ہم تو ساری قوم کو یہی Aware کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آبادی میں اضافے کا جو تناسب ہے، اس کو ذرا کنٹرول کرنا چاہیئے لیکن بد قسمتی سے مفتی صاحب اور ان کے جو ساتھی ہوتے ہیں، یہ ہمیشہ جاتے ہیں اور ان کو یہیں Provoke کرتے ہیں کہ یہ اللہ کی دین ہے تو میں ریکویسٹ کروں گا مفتی صاحب سے کہ وہ ہمارے ساتھ اس جاب میں بھی ہاتھ بٹائیں۔ یہ محترم محمد علی خان صاحب نے جو بات کی ہے، شبقدر کبنے سپیکر صاحب، داسے دہ چہ زمونږ اکثر سکولونہ داسے دی چہ ھغہ Militancy hit area دہ، بیا ھم دا دوئ چہ د شبقدر پہ حوالہ باندے کومہ خبرہ کوی، دا ډیرہ ټھیک خبرہ کوی چہ پہ شبقدر کبنے د ډیر وخت نہ ډیر سکولونہ بند وو، مونږ کوشش ھم کړے دے، بیا ھم حقیقت دا دے چہ دوئ Repeatedly دا دغہ کوی، انشاءاللہ دلتہ زمونږ سپیشل سیکرټری صاحب ھم ناست دے او زمونږ نور ھم سټاف دلتہ ناست دے انشاءاللہ او ھغوی تہ زہ ډائرکشن ورکوم چہ فوری توگہ باندے محمد علی خان صاحب چہ کوم حلقہ خاصکر شبقدر تحصیل چہ دے چہ پہ ھغے کبنے دا کوم سکولونہ بند دی چہ ھغہ زر تر زرہ کھلاؤ شی۔ مهربانی، سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ۔ بابک صاحب، یہ سوات کی بچیاں آئی تھیں، ان کی طرف سے ایک ریکویسٹ تھی، آج اسمبلی کے وزٹ پر آئی تھیں، بہت بڑا گروپ تھا، وہ بتا رہی تھیں کہ چار سو ایک، Four hundred and one schools were destroyed، only fifty are under construction

ان کی کیاپوزیشن ہے جی، سوات میں اتنی بڑی تعداد میں سکول گر گئے ہیں،ان میں کچھ کام ہو رہا ہے ؟ان بچیوں کو ہم نے کہا تھا کہ آپ کی طرف سے ہم یہ کوئسچن اٹھالیں گے۔ جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا خو زما یقین دا دے چه نوے سوال دے او Calculated figure-----

جناب سپیکر: هسے جنرل انفارمیشن له جی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: او جی، هغے کښے خو دا ده چه مونږ سره 87 سکولونه داسے دی او سه پورے-----

جناب سپیکر: سبا ، میډیا نن پکښے ډیره وه کنه، میډیا به ئے په بل طرف پیش کوی نو تاسو د هغے لږ Clarification که واجد علی خان او کړی نو ښه به وی۔ واجد علی خان۔

جناب واجد علی خان(وزیر ماحولیات وجنگلات): جناب سپیکر صاحب، زما په خیال باندے سوات کښے چه څومره هم هائی سکولز دی، مډل سکولز دی او پرائمری سکولز دی، د هغے ټولو ټینډرز شوی دی او په ټولو باندے د کنسټرکشن کار روان دے خو یو د PaRRSA سره چه کوم سکولز دی، د هغے دغه ډیر زیات Restricted دے Vigilance چه څومره هغوی کوی، هغه ټهیکیداران په هغے کښے لږ چل ول کوی، باقی تقریباً د ټولو سکولونو ټهیکے او دا ټینډرز شوی دی۔ داسے سکول نشته چه د هغے ټینډر نه دے شوے۔

جناب سپیکر: یہ جتنے بھی سکولز ہیں،ان کے سارے ٹینڈرز ہو چکے ہیں اور کام جاری ہے ؟

وزیر ماحولیات وجنگلات: زه د سوات په حواله خبره کوم، د سوات په حواله جی داسے سکول نشته۔

جناب سپیکر: اچھا میڈیا کے دوست یہ سن لیں، جنہوں نے آج ادھر دوسری بات سنی تھی، آنریبل منسٹر صاحب بتارہے ہیں کہ سب سکولوں کے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور کام ان پہ جاری ہے۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب! په انغاپور کښے د جینکو یو پرائمری سکول دے ، په هغے کښے دوه ټیچران دی،ډیوټیانے نه کوی او څوکیدار د هغوی په ځائے ډیوټی کوی نو ماشومانو ته به څوک سبق ښائی ؟

جناب سپیکر: جی سردار بابک صاحب!بیا څه، بی بی څه وائی؟

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: دا که سکول کښې چوکیدار دے ،که په سکول کښې استاد دے ،دا خو د غم ښادئ خلق دے۔اوس مونږ د چا په دے باندےخو د سکول ډیوټئ نه پس دا پابندی نه شو لګولے چه ته چا سره لاؤ ولے کوے؟ بهرحال د دوئ چه کوم Concern دے چه واقعی داسے وی۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر، هلته په سکول کښې ماشومانو ته څوک سبق نه ښائی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر:No cross talk, No cross talk دیخوا، *چیئر کو مخاطب ہو کے بات کریں* Cross talking *نہیں*۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسے ده چه انغاپورچه دے، دا زمونږ د دے ایم پی اے صاحب کلے دے ، دا څنګه تصور مونږ کولے شو۔۔۔۔۔

محترمہ نور سحر: نو سر، د دے د انکوائری اوکړے شی۔۔۔۔۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: په هغے داسے دی کنه، لکه دا داسے نه ده جی، دا داسے نه ده۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر! هلته چه ماشومان لاړ شی نو څوکیدار ورته وائی چه استاد نشته او هغوی ئے کورونو ته رااولیږی۔

جناب سپیکر: تاسو بونیر ته ځئ کله کله؟

محترمہ نور سحر: سر زه بونیر ته ځمه، زما په میاشت کښے تقریباً دوه درے وزټس وی، هغه بله ورځ مے هم وزټ کړے دے۔ چه لاړه شمه، د جینکو سکول هلته کښے نشته، سید رحیم خان هلته ناست دے اوسه پورے د جینکو سکول نشته۔ د پینځم نه وروستو هغه ماشومانے په کورونو کښے کښینی ځکه چه د هغوی مخکښے سکول لرِ دغه نشته۔دا خبره به سی ایم صاحب ته کوم چه اوسه پورے په انغاپور کښے د جینکو سکول نشته او هغه ماشومانے د پینځم نه وروستو، د پینځم کلاس نه وروستو هغه ټولے جینکئ کور ناستے دی او دا د سید رحیم خان خپله علاقه، خپل کلے ئے دے ، خپل پولنګ ستیشن ئے دے او دا ورته ما هغه بله

ورځ وئیلی وو، زه د ظاهر شاه صاحب ځائے ته تلے وومه، زما وزټ وو او دا خبرے ما ورته ټولے کړی دی، زه دروغ نه وایمه۔ دا تاسو کمیټۍ ته اولیږئ چه د دے انکوائری اوشی چه آیا دا درست دی که نه؟ یو استاد چهټی ورکوی، هغه هم په استاد باندے نه په چوکیدار باندے ماشومان رخصتوی، اټینډنس پرے ورله اولګوی او وائی چه ځئ بچو استاد صاحب نن چهټی کړے ده، دا ماشومان به څه کوی؟

<u>جناب سپیکر</u>: منسٹر صاحب، آپ اسکی ذرا تحقیق کرلیں کہ کیاپوزیشن ہے، Actual position کیا ہے؟ ہر چیز اگر کمیٹی کو بھیجیں دیں گے تو کیا وہ ہو گا؟ منسٹر صاحب اور جوایجوکیشن سٹاف بیٹھا ہے، وہ ذرا اسکی تحقیق کرے کہ کیا ہے، Actual position کیا ہے؟ثاقب اللہ خان صاحب چمکنی صاحب، ثاقب اللہ خان چمکنی صاحب، سوال نمبر؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی</u>: کوئسچن نمبر 85۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی۔

* 85 _ <u>Mr. Saqibullah Khan Chamkani:</u> Will the Miniter for Elementary and Secondary Education be pleased to state that:
(a) is it true that CT, DM, PET, AT, TT, Qari and PST posts are District Cadre;
(b) is it true that according to rules appointment on the above mentioned posts would be made from concerned district;
(c) is it true that inter district transfers and postings of persons other than the concerned district are not allowed in respect of the above mentioned posts;
(d) please provide detail of persons from out side Peshawar district, working in violation in district Peshawar.

<u>جناب سردار حسین (وزیرابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (a) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(b) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(c) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ پوسٹوں پر اس ضلع کے علاوہ دوسرے اضلاع کے افراد کی تعیناتی کی اجازت نہیں ہے، البتہ بین الاضلاعی تبادلے Spouse / Need policy یعنی زوجیت / ضرورت پالیسی کے تحت مجاز اتھارٹی کی منظوری سے ہو سکتے ہیں۔

(d) تبادلوں کے سلسلے میں مروجہ پالیسی کی خلاف ورزی نہیں ہوئی ہے، تاہم پالیسی کے تحت دوسرے اضلاع سے پشاور آنے والے مذکورہ اساتذہ کی تفصیل فراہم کی گئی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ سر، دا ډیر Important سوال دے جی او تاسو ته هم ریکویسټ دا دے چه منسټر صاحب او تاسو په دیکښے لږ غوندے Attention راکړئ جی۔ سر، دا مونږ کوئسچن کړے دے چه Is it true that CT, DM, PET, AT, TT, Qari and PST posts are District Cadre? دوئ وئیلی دی چه دا ډسټرکټ کیډر دی جی او بیا ئے وئیلی دی چه د دے Voilation نه دے شوے خو دا تاسو پارټ (d) اوګورئ Please provide detail of persons from out side Peshawar district, working in violation in district Peshawar. که د دوئ Violation نه وو سر، دا لسټ اوګورئ د 890 کسانو لسټ دے جی، دا ټول In violation راغلی دی۔ جناب سپیکر صاحب، دا زما د ډسټرکټ خبره نه ده جی، دا په ټولو ډسټرکټس کښے دا روانه ده او د ډیپارټمنټ جی په هر یو ډسټرکټ کیډر کښے Violation دے جی، د ESTA Code هم Violation دے سر، او په دیکښے APT رولز Violation دے جی، رولز دا وائی چه Husband and wife که چرته د Spouse policy لاندے کیږی نو هغه کیږی چه چرته ډسټرکټ کیډر او سروسز رولز Allow کوی۔ که فرض کړه Husband پروانشل کیډر نه دے او Wife د ډسټرکټ کیډر نه ده، که هغه په پیښور کښے د ډسټرکټ کیډر نه ده او Husband چه دے په سوات کښے دے نو د ډسټرکټ کیډر د Wife transfer هلته نه شی کیدے، Husband and wife spouse policy لاندے د سوات نه د Husband کیدے شی ځکه چه هغه پروانشنل کیډر کښے دے، د ډسټرکټ کیډر نه کیږی خو روان دا دی سر چه هر چرته، 890 خو خالی پیښور ډسټرکټ کیسز دی او داسے په هر یو ډسټرکټ کښے په سلګونو کیسز داسے دی چه د دے رولز Voilation کیږی، Discrimination دے سر د ډیپارټمنټ، د ضلعے د خلقو حق وهلے کیږی۔ بیا دا رولز چه جوړ شوی دی، کابینے جوړ کړی دی، اسمبلئ جوړ کړی دی، د یو وجے نه جوړ شوی دی، دیکښے دومره لچک نه دے چه هغه دیکښے Violation

کیږی، د هغے Out put سر نه دے۔ زه جی دا یو رول تاسو ته Quote کومه جی، دا APT rule دے جی Appointment and Transfer-----

جناب سپیکر: یہ موبائل کس کا بج رہا ہے؟ Kindly یہ Off کر لیں۔ یہ August House ہے، جو بھی آئے اپنا موبائل گاڑیوں میں چھوڑا کرے، میں خود اپنا موبائل باہر چھوڑ کر آتا ہوں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا د اپوائنٹمنٹس او ټرانسفرز یو رول دے، Seven جی، هغے کښے لیکلی دی Appointment and transfer can only be made when there is provision in the relevant service rules، په ډسټرکټ کیډر کښے هډو دا سروس رولز کښے Provision نشته دے چه تاسو به Out side نه کوئ نو دا څنګه کیږی لګیا دے سر؟

جناب سپیکر: اودریږئ جی، د دوئ نه تپوس خو اوکړو د ګورنمنټ نه۔ جی خوشدل خان صاحب، خوشدل خان صاحب۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب، ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: یہ کل سے ادھر جیمر لگایا کریں تاکہ کسی کا بھی موبائل آواز نہ کرے، اسمبلی سیکرٹریٹ کل سے جیمر لگادے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ ثاقب اللہ چه دا کوم کوئسچن راوړے دے دا ډیر Important دے او د دے Consideration پکار دے۔ لږ تاسو دا (c) اوګورئ د دے جواب۔ اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مذکورہ پوسٹوں پر اس ضلع کے علاوہ دوسرے اضلاع کے افراد کی تعیناتی کی اجازت نہیں ہے۔ یعنی چه څومره دا Against rules البتہ بین الاضلاعی تبادلے Spouse / Need policy، زوجیت / ضرورت پالیسی کے تحت مجاز، د دے سره خو نه Spouse policy دوئ Attach کړے ده او نه Need policy او چه کوم لسټ دوئ Furnish کړے دے نو هغے کښے ئے هم وجه نه ده ښودلے۔ اوس تقریباً دا اوګوره، دا تقریباً څه چار سو کسان دی ټیچران دی، نورو ضلعو نه راغلی دی، د بنوں نه، د چارسدے نه او د مختلفو ضلعو نه راغلی دی او دیکښے چه دا کومه پالیسی دوئ ریفر کړے ده چه Spouse Policy / Need Policy نو هغے کښے دوئ وجه نه ده ښودلے، نو

دے وجے نہ زمونږ د دے ضلعے چہ څومرہ دا پی ټی سی دی یا سی ټی دی، ډرائنګ ماسټر دی، هغه غریبان بے روزګارہ ګرځی او د هغوی پوسټونه مطلب دا دے، هم دے آفس کښے ملاؤ شی، این او سی ورله دوئ ورکړی، د دیر نه راشی، د بل ځائے نه راشی او زمونږ په پوسټونو باندے، نو دا ډیر یو Important question دے او دا زه ریکویسټ کومه، خپل ورور ته هم او بابک صاحب ته هم چه دا ریفر کړی او د دے هلته Scrutiny اوشی او دا اوګوری چه بهئ دا په کومه کومه وجه باندے دی؟ آیا دا Actually د Spouse Policy لاندے راغلی دی یا په Need Base باندے راغلی دی؟ ورسره بل ریکویسټ مے دا دے چه تاسو د سټینډنګ کمیټی چه کومه متعلقه، د هغوی چیئرمین صاحب ته هم دا ډائریکشنز ورکړئ چه میټنګ رااوغواړی ځکه ډیر زیات بزنس هغوی ته پروت دے او څه ډیر کوئسچنز دی چه هغه ټول وخت وخت سره Dispose of شی۔ ډیرہ مهربانی۔

جناب سپیکر: شکریه۔ اودریږئ د ګورنمنټ واؤرو کنه جی۔ جی ثاقب الله خان۔

جناب ثاقب الله خان چمکنی: سر، بس زه یو خبرہ کوم د APT rules seven چه دے چه کوم دا منع کوی چه کیډر کښے Provision نه وی، دوئ نه شی کولے نو دا لسټ څنګه راغلو سر؟

جناب سپیکر: اودریږئ جی، لږ واؤرو کنه، د ګورنمنټ نه خو واؤرو کنه جی۔ جی آنریبل سردار بابک صاحب۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: شکریه جی۔سپیکر صاحب! ثاقب الله خان حقیقت دا دے چه ډیر اهم پوائنټ Raise کړے دے------

جناب سپیکر: او کمیټئ ته تګ تاسو ئے-----

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: او څنګه چه خوشدل خان ذکر اوکړو، زما یقین دا دے سپیکر صاحب، که مونږ هر سوال کمیټئ ته ریفر کوؤ بیا دے هاؤس ته خو د سوال د راوړلو ضرورت نشته۔ ثاقب خان ما سره ملاویږی، مونږ دا ټول ممبران یو بل سره ملاؤیږو، که دوئ داسے وائی زه داسے هم ای ډی او راغوښتے شمه، سره د ریکارډه ئے راغوښتے شمه نو بیا به زما یقین دا دے چه داسے ضرورت پاتے نه وی چه هر سوال مونږ کمیټئ ته ریفر کوؤ۔ دا داسے ده جی، بالکل دا دوئ چه

کومه خبره کوی، داسے نه شی کیدے ، دا تاسو اوگورئ، پکار دا وه چه ډیپارټمنټ دلته د 2003 نوټیفیکیشن چه Establishment کړے دے یا په 01-04-2010 باندے چه نوټیفیکیشن شوے دے چه Inter district چه کوم ټرانسفرز دی چه هغه د Spouse policy د لاندے دی، که هغه د Need policy لاندے دی، پکار دا ده چه هغه نوټفیکیشن Attach شوے وے نو زما یقین دا دے چه خوشدل خان صاحب او ثاقب الله خان به دومره دغه نه وو۔ بیا اخری نوټفیکیشن په 9 جون 2011 شوے دے ، دا یوه خبره به مونږه په نظر کښے ساتو چه پیښور چه دے ، دا خو جی د ټولے صوبے مرکز دے ، دلته خلق Migrate کیږی، دلته د Spouse policy د لاندے خلق راځی، دلته ډیر وجوهات داسے دی او تاسو اوگورئ د حکومت ټولے پالیسئ چه دی، هغه ډیرے زیاتے Flexible دی، هغه Relax وی نو داسے نه شی کیدے ، بهرحال که دوئ خامخا غواړی چه دا سوال د کمیټئ ته ریفر شی، ماته پرے هیڅ اعتراض نشته جی خو بهرحال زما یقین دا دے ، دا د Establishment د نوټیفیکیشن په رڼرا کښے دا ټرانسفرز چه دی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question asked by the honorable Member may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Question is referred to the concerned Committee. Saqibullah Khan again, please.

سوال نمبر، سوال نمبر؟ لږ زر کوئ جی۔

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Question No. 86.

جناب سپیکر: جی۔

* 86 _ Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Will the Miniter for Higher Education be pleased to state that:

(a) is it true that under the supervision of Federal Government an Area Study Center is working in Khyber Paktunkhwa;

(b) is it true that the Federal Government has given administrative control of the said Center to the Peshawar University;

(c) if yes, provide detail of Federal Government instructions regarding administrative control of the said Center and if Provincial Government has any other plan for the center?

Qazi Muhammad Asad Khan (Minister for Higher Education):

(a) Yes.

(b) Yes.

(c) As per decision of the Implementation Commission the Cabinet Division vide letter No.4-6/2011-Min I dated 05.04.2011 (Provided vide annexure-A) at S.No. 31, the Administrative Control inter alia of Area Study Center has been devolved to the respective university i.e. University of Peshawar.

Higher Education Department is in the process of consultation with Higher Education Commission, Director of Area Study Center and quarter concerned of other Provinces to find out solution about the future set-up of the Center, with special emphasis on the following two options:

(i) Act of the Area Study Center may be adopted by the Provincial Government with necessary modifications, amendments and the Center may be allowed to work in its existing independent status.

(ii) Relevant Act of the Center may be repealed and it may be absorbed / dissolved in University of Peshawar with the condition that function of Center and service benefits of employees of the Center will not be affected.

(iii) The Center may be declared as autonomous organization through Act of Assembly on analogy of the Institute of Management Sciences.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی، جناب سپیکر صاحب۔ سر، د بابک صاحب شکریه ادا کوؤ، د قاضی صاحب نه دا سوال دے سر، دا یو نوټیفیکیشن شوے دے، یعنی ایریا سنټرز چه څومره دی، ایریا سنټرز سر ریسرچ د پاره وی، زیات د ریسرچ د پاره او په دنیا کښے هر چرته چه دا ریسرچ ډیپارټمنټس دی، دا یونیورسټئ سره Affiliated دی۔ زمونږ دا ریسرچ ډیپارټمنټ مخکښے د فیډرل ګورنمنټ سره وو، چه کله دا پراونشنل ګورنمنټ ته راغلو جی، نو فیډرل ګورنمنټ نوټیفیکیشن اوکړو چه Relevant universities ته د دا اوشی۔ سر، اوسه پورے په هغے باندے ډیپارټمنټ Mind نه دے جوړ کړے چه څه به کوؤ؟ تاسو سر جواب اوګورئ، د (c) په هغے کښے دوئ مونږ ته درے Options راکړی دی، Act of the Area Study Center may be adopted by the Provincial Government with necessary modifications, amendments

and the Center may be allowed to work in its existing independent status. دویم سر، Relevant Act of the Center may be repealed or it may be absorbed / dissolved in University of Peshawar. دریم دے The Center may be declared as autonomous originations through Act of Assembly on analogy of the Institute of Management Sciences.سر

اوسه پورے په دغه باندےDecisionنه دے شوے، اوسه پورے ډیپارټمنټ دومره وخت اوشو چه نوټیفیکیشن شوے دے۔ سر دا نوټیفیکیشن اپریل کښے شوے دے، 5 اپریل 2011 کښے داHandover شوے دے پراونس ته۔ زما ریکویسټ دا دے سر چه که ډیپارټمنټ خپل Mind make-up کړے وی خو بس مونږ ته به اووائی خو ریکویسټ دا دے چه دا د۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اودریږئ چه واؤرو کنه جی، گورنمنټ واؤرو جی، چه گورنمنټ واورو۔ جی آنریبل منسټر صاحب، قاضی اسد صاحب، پلیز۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو سر۔ سر، اس طرح تھا کہ یہ جو Centers of excellence ہیں، یہ Establishment division ان کو پہلے کنٹرول کرتا تھا اور Basically یہ بنائے گئے تھے، جیسا کہ ثاقب اللہ خان نے کہا کہ یہ ریسرچ کیلئے تھے اور انکی بہت ساری فنڈنگ جو ہے سر، وہ گرانٹ کی شکل میں آتی ہے۔ آج کی کیبنٹ میٹنگ میں بھی سر، یہ ہم نے ایجنڈا رکھا تھا کیبنٹ کیلئے اور Initially جو فیڈرل گورنمنٹ نے نوٹیفیکیشن کیا تھا، اپنے اپنے جتنے بھی ان کے پاس سنٹرز تھے، انکو Devolve کرکے انکی جو Respective یونیورسٹیز تھیں، انکو دے دیا تھا۔ تو ڈیپارٹمنٹ نے اس پہ Objection کیا اور انہوں نے کہا کہ یہ جب Devolution ہو گئی اور 18^{th} amendment کے بعد، جو چیز ایجوکیشن کے پاس تھی یا انکے Establishment Division کے پاس تھی، وہ آپ پروانشل گورنمنٹ کو دینگے۔ اب اس میں سر، ہمارے پاس تین آپشنز ہیں، ایک تو یہ تھا کہ جو جو فیڈرل یا نیشنل اسمبلی کے ایکٹ کے نیچے کوئی ادارہ بنا ہوا تھا، اسکو اسی طرح ہم یہاں پر لاکر اور جہاں پر فیڈرل لکھا ہوا تھا نیشنل اسمبلی کی جگہ، اسکو ہم پراونشل اسمبلی میں لاکے پاس کروادیں۔ دوسرا یہ تھا کہ ان کو یہ آپشن جس طرح ہم نے اپنے جواب میں دیئے ہیں، کیبنٹ نے سر آج دوبارہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو یہ ڈائریکشن دے دی ہے کہ اس میں اس کی یہ Independence بھی رہے اور ان یونیورسٹیز کو ہم، میں نے سر اپنے طور پر اسکی مخالفت کی تھی اور کیبنٹ نے پھر ہمارا ساتھ بھی دیا کہ سر، یہ یونیورسٹیز میں آپکے

ہیں، یونیورسٹیز میں آپ کے پاس سٹوڈنٹس پڑھ رہے ہیں جو سٹوڈنٹس Already Class rooms آپ کے Center of excellence میں آتے ہیں سر، انکا Basic کام یہ ہے کہ وہ ریسرچ کریں، ان کا کام یہ ہے کہ کوئی بھی آپ انکو ایشو دے دیں، اس پر وہ کام کرکے گورنمنٹ پالیسی میں اس نتیجے کو Incorporate کرنے کیلئے ان سنٹرز کو استعمال کیا جائے، تو اب انشاء اللہ سر، بڑی جلدی اس پر ہم فیصلہ کرکے کیبنٹ میں لے جائیں گے اور انکو Independent بھی رکھیں گے لیکن Recommendations یہ ہیں سر، کہ اس کو یونیورسٹی میں ضم نہیں کرنا چاہیئے، اس کو ہم رکھیں گے Independent، گورنمنٹ کے پاس رہے گا۔ اس کا کام جو ہے، اسکی فنڈنگ بھی باہر سے آتی ہے سر، اور جو اسکا ہمارے اوپر خرچہ آنا ہوا، وہ صوبائی حکومت کا۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ کیا ڈونرز اسکی فنڈنگ کرتے ہیں؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> نہیں سر، اسکی سر گرانٹ آتی ہے باہر سے، جی اب وہ شیخ زید۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایچ ای سی؟

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> باہر سے آتی ہے سر، اور جو ہمیں کرنا پڑی تو وہ کریں گے لیکن انکا Independence status، اس کیلئے ہم بورڈز بنا رہے ہیں، دیکھ رہے ہیں اسکو کہ کس طریقے سے بہترین نظام چلایا جائے تاکہ انکا آپریشن جو ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا ہے لیکن جلدی ہو جائے نا جی۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> جی سر، بالکل جلدی ہو جائے گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> انکو مزید Delay نہ کریں جی۔ جی ثاقب اللہ خان۔

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سر، ډیرہ مهربانی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ستاسو تسلی پرے اونه شوه څه؟

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> نه سر، زما بالکل اونه شوه سر۔ تاسو هم بهر تلی یئ، ډیر ملکونه مو کتلی دی، یونیورسټیانو سره مو دغه هم کړے دے سر، Research is primarily an academic exercise، تاسو اوګورئ که هغه هر یو یونیورسټی ده جی، دے پورے چه کوم دا Intelligence services هم دی بهر دنیا کښے، هغه یونیورسټیانو ته ګرانټ ورکوی، ریسرچ Primarily academic exercise دے او هغه یونیورسټیانو کښے کیږی۔ سر، قاضی صاحب مونږ هم تنګوؤ، دا

نور ملګری ئے هم تنګوی، تاسو هم ورته بار بار وئیلی دی، ګورنمنټ چه کوم ډیپارټمنټ واخلی سر، د هغے حال څه دے؟ د کالجونو حال بنه شو جی؟ بیوروکریسی مینځ کښے راځی، پرابلمز Create کوی۔ تاسو خپل هائر ایجوکیشن کښے اوګورئ جی، روزانه مونږ پرے کوئسچن کوؤ، یونیورسټی خپله Independent ده، هغے کښے د بیوروکریسی Interference کم دے نو ولے سر چه په دنیا کښے یو طریقه رائج ده، یو طریقه باندے دنیا چلیږی او Out put هم د هغے بنه وی، که هغه امریکه ده که هغه Western countries دی، Even India، هلته هم تاسو اوګورئ ریسرچ سنټرز چه څومره دی Including Area Centers سر، ماته پینځه شپږ میاشتے مخکښے یو Invitation راغلے وو هارورډ یونیورسټئ نه، ساؤتھ ایشین سنټر هارورډ یونیورسټی کښے دے نو سر، ګورنمنټ د دا خپله اوګوری چه کوم کالجونه دوئ سره دی، کوم نور دغه دی، هغه څه حال کښے دی؟ نو زما ریکویسټ به دا وی چه قاضی صاحب خپله بهر پاتے شوے دے، دے هر څه نه خبر دے، Research is primarily an academic exercise and it should be left with university، نو زما دا ریکویسټ دے چه He should consider this thing.

<u>جناب سپیکر:</u> بنه به دا وی قاضی صاحب۔۔۔۔

<u>وزیر برائے اعلیٰ تعلیم:</u> سر، اس پہ آج میں نے عرض کی کہ اس پہ آج کیبنٹ میں بات ہوئی ہے، ثاقب اللہ خان کہہ رہے ہیں کہ جی، یہ گورنمنٹ کے پاس نہیں ہونا چاہیئے اور گورنمنٹ کے پاس اتنے ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان کی پرفارمنس اچھی نہیں ہے تو سر، جو گورنمنٹ کے پاس ہوگا تو وہ اس اسمبلی کے آگے جوابدہ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ریسرچ Already یونیورسٹیز میں ہو رہی ہے، Already اکیڈمک کام یونیورسٹیز میں ہو رہا ہے، یہ سنٹرز بنائے اس لئے گئے تھے کہ یہ Centres of Excellence ہیں سر، ان کو Independent رکھیں، یہ پہلے بھی تو یونیورسٹیز کے پاس نہیں تھے اور ان کا جو کام ہے، اس میں آپ کی پراونشل گورنمنٹ Interference نہیں کرے گی، ہم تو یہ بتا رہے ہیں کہ ہم ان کو اس سے زیادہ Independent کرینگے لیکن ان کو یونیورسٹیز میں ضم کرنے کی میں مخالفت کر رہا ہوں سر، اور اس کو جب کیبنٹ میں لے کے جائینگے، اس میں پھر جو بھی فیصلہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، یہ کرلیں یا جتنے بھی آپ کے لیڈرز ہیں، مشران ہیں، ان سب کو کسی سٹینڈنگ کمیٹی میں بٹھادیں، سب کے ساتھ یہ شیئر کریں نا۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر وہ میں نے-----

Mr. Speaker: Lack of------

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر، وہ میں نے یہ کہا تھا-----

جناب سپیکر: Lack of information ہے، پوری گورنمنٹ جو کر رہی ہے نا، تو آنریبل ممبرز تک اور عوام تک وہ بات پہنچ نہیں رہی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: بالکل سر، جب کیبنٹ سے یہ کلیئر ہو جائیگا، پھر اسی ہاؤس میں لے کے آؤنگا سر، اور اس پر پھر یہ بات کرینگے، اس میں امنڈمنٹس لا سکتے ہیں، جو بھی کرانا چاہتے ہیں، اس میں قانون سازی یہ ہاؤس کریگا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے جی۔ فوری طور لے آئیں اور ان کے ساتھ اگر بیٹھنا ہوا تو بھی بیٹھ جائیں تاکہ ان کا Satisfaction-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب، میں ان کے ساتھ رابطہ رکھتا ہوں، جب بھی کہیں مشکل آتی ہے تو ان ہی سے رائے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی، تھینک یو۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: جناب سید رحیم خان ایڈوکیٹ 26-09-2011 تا اختتام اجلاس، پرنس جاوید صاحب 26 اور 27-09-2011، وجیہہ الزمان خان 26-09-2011 only، شاہ حسین صاحب 26-09-2011 تا 30-09-2011، نصیر محمد خان میداد خیل صاحب 26-09-2011 تا 28-09-2011، سید مرید کاظم شاہ صاحب 26-09-2011 اور 27-09-2011، ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 26-09-2011، بادشاہ صالح صاحب 26-09-2011 اور 27-09-2011 تو Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: 'Call Attention Notices': Abdul Akbar Khan, to please move his call attention notice No. 605.

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میرے حلقہ نیابت کے گاؤں رستم میں ڈگری کالج کیلئے محکمہ ہائر ایجوکیشن نے جس جگہ کا انتخاب کیا، وہ بہترین جگہ ہے جس کو علاقے کے عوام نے بھی سراہا ہے مگر کمشنر مردان اس مقصد کیلئے ایک اور جگہ پسند کر رہا ہے جس سے عوام کو انتہائی تکلیف ہو گی، کمشنر مردان کے اس اقدام سے لوگوں میں بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ جناب سپیکر، میرا حلقہ جو ہے، اس میں ایک ڈگری کالج کی منظوری چیف منسٹر صاحب نے دی ہے لیکن جہاں تک سائٹ کا تعلق ہے، ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی جو پہلی رپورٹ ہے، اس میں انہوں نے جو جگہ سیلکٹ کی ہے، وہ بہترین جگہ تھی لیکن پھر کمشنر مردان کے کہنے پر وہ سائٹ Change کی گئی۔ جناب سپیکر، مجھے اس سے کوئی نہیں، مجھے تو کالج سے غرض ہے لیکن جو سائٹ کمشنر نے پسند کی ہے، آپ یقین کریں اس علاقے کے لوگ اور Being an elected representative میں سمجھتا ہوں کہ اس سے لوگوں کو انتہائی تکلیف ہو گی، بہت زیادہ تکلیف ہو گی۔ میں اس پر Insist نہیں کرنا چاہتا، میں صرف درخواست کرتا ہوں کہ اگر منسٹر صاحب میرے ساتھ چلے جائیں، وہ جگہ خود دیکھ لیں، اگر اس نے کہا کہ یہ جگہ ٹھیک ہے تو مجھے منظور ہے، اگر اس نے Reject کی تو بس ٹھیک ہے، میرے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کھانا کھلائیں گے کہ ویسے ہی اس کو لے آئینگے واپس، دعوت ہو گی منسٹر صاحب کی؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہ پہلے بھی لے کے گئے تھے جی ادھر، بس گزارہ ہی کیا تھا۔

(قہقہے)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا منسٹر صاحب خو ھسې خفه کيږي نه، په وړومبے ځل ئے خفه کړے دے۔

(قہقہے)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس طرح تھا کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی آنریبل سردار بابک صاحب، قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، اس طرح تھا کہ یہ جب انہوں نے کال اٹینشن مؤو کیا تو ہم نے چیف پلاننگ آفیسر کو یہ بھیجا۔ انہوں نے سر، جواب دیا ہے اس کا کہ کمشنر مردان نے جو جگہ ہمارے لئے Choose کی تھی، اس پر ہم نے سیکشن فور لگا کے اس کا پراسس مکمل کر دیا ہے، وہ تقریباً سر، 75 لاکھ 34 ہزار روپے یکسالہ کی بنیاد پر اس کی قیمت لگی ہے، وہ پیسے ہم نے سی اینڈ ڈبلیو کے ایکسیئن کو بھجوا دیئے کہ ڈی او آر کے ذریعے اس کو Disburse کر دیں اور سر، اس کی جو پی ڈی ڈبلیو پی ہوئی ہے، وہ 4th August کو ہوئی ہے، یعنی ابھی تقریباً ڈیڑھ ماہ اس پراسس کا گزر چکا ہے لیکن عبدالاکبر خان یہ پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں۔ سر، میں ان کے ساتھ چلا جاؤنگا، جگہ دیکھ لونگا ضرور، اس سے زیادہ میں اس سٹیج پہ نہیں کہہ سکتا لیکن میں Visit کر لونگا۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، سکیم Approval کیلئے ہوتی ہے، سائٹ Approval کیلئے تو نہیں ہوتی، اے ڈی پی کی جو سکیم ہوگی، اس کی Approval کیلئے پی ڈی ڈبلیو پی کو جاتی ہے اور پھر اس کی Approval-----

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، جب تک ہم سائٹ فائنل نہ کریں، ہم سکیم کو پی ڈی ڈبلیو پی میں نہیں لے کے جاتے۔

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک ہے، نہیں سر، وہ نہیں-----

جناب سپیکر: آپ ان کو اچھا کھانا کھلائیں، جگہ بھی بتا دیں اور اپنی باتیں بھی، وہ جو تر سکون باتیں ہیں، وہ بھی بتائیں، شاید قاضی صاحب مان جائیں-----

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ہں، وہی نا، صحت خراب ہے، ان کی ضرورت ہے۔ شازیہ اورنگزیب بی بی، شازیہ بی بی، موجود نہیں؟ یہ بی بی اتنا Insist کرتی تھیں اور ابھی جو آج ان کا کال اٹینشن آیا ہے تو یہ ہیں نہیں۔

Noor Sahar Bibi, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Child's Protection & Welfare Bill 2011, under rule 77 of the Rules of Procedure. Noor Sahar Bibi.

Mrs. Noor Sahar: I beg to move for leave to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Child's Protection & Welfare (Amendment) Bill, 2011, under rule 77 in the House.

محترمہ ستارہ ایاز (وزیر برائے سماجی بہبود): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، بی بی۔

وزیر برائے سماجی بہبود: دا امنډمنټ زه Oppose کومه ځکه چه دا Already رولز کښے Cover کیږی نو. I think, there is no need for this amendment.

جناب سپیکر: هاں، ستاره ایاز بی بی، لږ تیز اووایئ۔

وزیر برائے سماجی بہبود: جی، Already cover کیږی، In section 36, Child's Protection & Welfare Act کښے So there is no need for this amendment.

جناب سپیکر: Already دا امنډمنټس ستا سو په دغه سیکشن کښے-----

وزیر برائے سماجی بہبود: شته دے جی، دا Cover کیږی۔ دا په هغے کښے Cover کیږی، سیکشن 36، دا جی Offence دے، Children & Conflict دوئ خپل امنډمنټ را لیږلے دے خو Already په هغے کښے شته دے جی، په بل کښے نو د دے ضرورت نشته دے۔

جناب سپیکر: جی جناب عبد الاکبر خان۔ اودریږئ جی، دوئ هم واؤرئ، لاء منسټر صاحب نه به بیا اخر کښے رائے واخلو-----

جناب عبدالاکبر خان: بی بی نے تو اس کو Oppose کیا لیکن جناب سپیکر، ایک نئی روایت اس اسمبلی نے ڈالی ہے جو کسی بھی پارلیمان میں نہیں ہے کہ آپ جو پرائیویٹ ممبر بلز ہیں، ان کو حکومت کے پاس بھیجتے ہیں تو یہ بل بھی اگر حکومت کے پاس گیا تو بجائے اس کے کہ اس کو ایجنڈے پہ لانا تھا، اگر حکومت اس کو اس وقت Oppose کر لیتی Written میں تو یہ ایجنڈے پہ ہی نہ آتا، بس ادھر ہی ختم ہو جاتا۔ تو میری درخواست ہو گی منسٹر صاحب سے کہ اگر ایسے بلز آپ کے پاس آئیں اور آپ کو اعتراض ہو تو آپ اس کو Oppose کیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔ د منسټر صاحب نه رائے اخلو که نه؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، یو پوائنټ زما هم دے۔ سر، منسټرے بی بی اووئیل چه دا رولز کښے Cover شوے دے جی نو سر، اوس په دے اسمبلئ کښے حکومت لیجسلیشن کړے دے چه هغه د ډاکټرانو د ټرانسفر، د ډاکټرانو او د ایجوکیشن ډیپارټمنټ د ټرانسفر او اپوائنټمنټ هغه رولز کښے Already cover

وو خو Emphasis اچولو د پاره چه د هغے رولز Relaxation او نور دغه کيدل نو مونږ وئيل چه Mandatory يو Violation نه کيږی، مونږ ايکټ راوستو جی۔ نو سر، په دغه دغه کښے خو که تاسو گورئ نو دا خو څه Justification نه کيږی چه يره رولز شته دے نو مونږ ايکټ نه شو راوستے جی، نو بيا که دا خبره وه نو بيا دا تاسو چه ايجوکيشن او دغه کښے حکومت خپله راوستے دے ، هغه ايکټ، د هغے څه حيثيت دے جی؟

جناب سپیکر: په هغے باندے خو لس ميټنگونه هم دغے مشرانو کړی وو جی۔ اودريږه لاء منسټر صاحب، آنريبل لاء منسټر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): دے حوالے سره جی چه څنګه عبدالاکبر خان صاحب اووئيل چه يره دا گورنمنټ د مخکښے په دےخپل Views ورکړی وو لاء ډيپارټمنټ، مونږ خپل 09/09/2011 باندے ليټر کړے دے اسمبلئ ته او مونږ پکښے دا وئيلی دی چه يره مهربانی اوکړئ دا بل ټيبل کوئ مه او ديکښے Financial implications involve دی او ايډمنسټريټيو ډيپارټمنټ چه کوم دے ، د هغے هم دغه شان فيصله ده نو دا خو Already مونږ تاسو ته دغه کړے دے ، په ديکښے دا يو۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، یہ تو لاء ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے، ایڈمنسٹریٹیو ڈیپارٹمنٹ کا اس سے کیا تعلق ہے؟

وزیر قانون: بل هم يو گزارش دے جی۔ د دے نه علاوه يو دويم گزارش دے جی، يو دويم بل دے جی چه کوم د دغه حوالے سره دے۔ خوشدل خان صاحب، ديکښے جی ما امنډمنټس Propose کړی وو، مونږ سيکرټريټ ته راليږلی هم دی، هغه امنډمنټس نن په ايجنډا باندے زما نه دی راغلی۔ د دے هم تاسو Kindly ، نه دی راغلی۔

جناب سپیکر: دا خو لا Introduction stage دے ، Next هغے کښے به راځی خو مونږ هر يو داسے بل چه راشی نو گورنمنټ ته، تاسو ته ئے درليږو او 15 days کښے ستاسو Consent چه رانه شی نو دا Consider کيږی چه گورنمنټ Agree

دے۔ جی تاسو څه وایئ بی بی؟ اودریږه جی، دا میاں صاحب هم پکښے څه وائی جی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، تاسو خو چه دغلته کښے هر رنګه مشوره اوکړه خو په حقیقت کښے لاء منسټر صاحب چه څه اووئیل چه موږ خو تاسو ته Written د رلیږلی دی او په حقیقت کښے وزارت نه هم دا خبره راغله چه په هغے کښے دا Cover شوے دے نو پکار دا ده چه دا مسئله ختمه شی۔ لکه اول خو پکار ده چه راغلے نه وے خو راغلو نو ستاسو د طرف نه پکار ده چه دا خبره ختمه شی ځکه چه رولز کښے هم Cover کیږی۔ مخکښے نه موږ Written رالیږلے هم دے نو دے سره به بیا نور خلق نه Encourage کیږی۔ بیا هم دغه رنګ د اسمبلئ چه کوم طریقه کار دے، په هغے به خلق چلیږی او دا اوس چه سیکرټری صاحب کومه خبره کوی نو دا بیا هغے ته لاره کهلاویږی، نو چه په یو نه یو طریقه لار کهلاویږی نو بیا مشکلات جوړیږی۔

جناب سپیکر: دا خو دیکښے دا دے، دا لږ واورئ کنه جی، دا لاء ډیپارټمنټ څه وائی، That no financial implications are involved. So it is not a money bill, it is not a money bill. د لاء ډیپارټمنټ Comments دا دی۔ جی آنریبل لاء منسټر صاحب، پلیز دا تاسو څه لیکلی دی؟

وزیر قانون: داجی، دا ستاسو سیکرټری ته موږه په 09-09-2011 باندے یو لیټر کړے دے او دا هم د دے Khyber Pakhtunkhwa Child's protection او Welfare (Amendment) Bill 2011, moved by Mst. Noor Sahar او بیا بهرحال دے Clause 2 کښے-----

جناب سپیکر: تاسو د 09-09-2011 خبره کوئ، دا په اخرنئ ورځ په 14-06-2011 راغلے دے۔

وزیر قانون: 14-06-2011، زه د 09-09-2011 خبره کوم جی۔

جناب سپیکر: او کنه جی۔

وزیر قانون: 09-09-2011 دے۔

جناب سپیکر: نو په 14-06-2011 باندے ، په 14جون باندے چه کوم راغلے دے ، That no financial implications are involved-----

وزیر قانون: داسے ده چه دوئ چه کله دے رولز کښے ، د اسمبلئ په رولز کښے امنډمنټ کیدو، هغه وخت کښے مونږ دا خبره سپورټ کړے وه چه یره مونږ پرائیویټ لیجسلیشن Encourage کوؤ، مونږ Discourage کوؤ نه خو دا بیا د ممبر یا د ممبرے صاحبے خپل یو دغه دے چه هغه اوګوری، که هغه په هاؤس کښے خپل یو میجارټی خلق Convince کولے شی نو بیا د خپل بل راوړی او چه نه شی Convince کولے نو بیا د واپس واخلی خو بهرحال لکه مونږ خو رولز کښے دا Relaxation ورکړے دے چه یره پرائیویټ ممبرز د خپل بلونه راوړی۔ د هاؤس نه تپوس اوکړئ جی، د هاؤس نه تپوس اوکړئ چه بیا څنګه به، یا د واپس واخلی او یا که ووټنګ پرے کوئ۔ گزارش به ورته اوکړو چه واپس واخلی دا۔

جناب سپیکر: اوس داسے به اوکړو، Leave د پاره به ئے Put کړو هاؤس ته چه څه وائی؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرا خیال ہے-----

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اگر Leave کیلئے گورنمنٹ Oppose کرتی ہے، رول 77 کے تحت، تو میں اپنی بہن سے درخواست کرونگا کہ اب اگر گورنمنٹ اس کو نہیں کرتی تو آپ اس پر Insist نہ کریں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی دا لاء منسټر صاحب، اجازت دے سر؟

جناب سپیکر: جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جی دا لاء منسټر صاحب چه کومه خبره اوکړه جی، هغه ډیره ښه خبره ده جی۔ مونږ له پکار دا دی چه اکثر داسے چل اوشی چه کوم پرائیویټ ممبر بل ورکړی جی، هغه بیا هم هلته Kill شی او مونږ ته څه Reason ملاؤ نه شی نو مونږ دوئ ته ریکویسټ کړے وو چه هغه تاسو بل راوړئ جی،

د لته هاؤس ته به Put شی، که At least مونږ خپل Arguments به هم اوکړو او ستاسو Arguments به واورو چه ولے دا کوی۔ ما چه کله دغه کولو سر، هغه مے څکه کولو، زما پوائنټ دا وو چه رولز وی نو دا ضروری نه ده چه هغه، د دے مطلب دا نه دے چه ایکټ به نه راځی، ما څکه Example ورکړے وو، لکه چه څنگه ما اووئیل، مونږ د دوئ Appreciation کوؤ چه لاء منسټر صاحب دا راوستو جی او دا نور پرائیویټ بلز هم دا سے راولی چه کم از کم ممبر ته دا حق خو ملاؤ شی چه خپل Arguments اوکړی۔

جناب عبدالاکبر خان: میں اس بات کو تھوڑا سا آگے بڑھاتا ہوں۔ اب اگر آپکا سیکر ٹریٹ خواہ مخواہ یہ سمجھتا ہے کہ ہر ایک پرائیویٹ ممبر بل کو حکومت کی Consent کیلئے یا حکومت کے مشورے کیلئے بھیجنا چاہیئے، بالکل بے شک آپ اگر بھیجنا چاہیں تو بھیج دیں لیکن جناب سپیکر، پھر گورنمنٹ بھی، وہ جو Concerned Member ہے، اس کا Point of view سنے کہ مطلب وہ کیوں اس کو Oppose کرتا ہے؟ کیونکہ جناب سپیکر، بل میں تو بہت Limited scope ہوتا ہے، اس میں تو ڈسکشن کا سکوپ ہی نہیں ہوتا تو اگر مطلب ہے جس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ Relate کرتا ہو، اگر ڈیپارٹمنٹ کو کچھ Reservations ہیں، اس کو Oppose کرتا ہے تو اس ممبر کو بلا کے اس سے ڈسکس کر لے تا کہ وہ بھی اپنے Point of view کو Protect کر سکے۔

جناب سپیکر: نه دا خو هسے تهیک خبره ده، میاں صاحب؟

وزیر اطلاعات: جناب سپیکرصاحب، بیا د مخکښے د پاره به هم دغه رنگ پریکټس کوؤ چه د چا بل وی، راغواړو به ئے۔ اوس خو چونکه دوئ ورته اووئیل د هغوی مهربانی ده، هغه دا سے ښکاری چه په دے موډ کښے ده چه واپس ئے اخلی او د آئنده د پاره به بیا هم دا پوزیشن اختیاروؤ چه څنگه وی نو مطلب دا دے دوئ به په اعتماد کښے اخلو او دغه رنگ کار به په شریکه کوؤ۔

محترمہ نور سحر: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نور سحر: بس زه یو دوه خبرے کومه، هغه دا کوم سپیکرصاحب چه کله دا بل مونږ موؤ کړو نو په دیکښے شپږ اته میاشتے تیرے شی، دا په دے ډیپارټمنټونو

چکرونه اوخری او اخر کښے دے سیکرټریټ ته رااورسی۔ مونږ ئے روزانه تپوس کوؤ نو وائی چه فلانی ډیپارټمنټ ته تلے دے ، فلانی ته تلے دے۔ دوئ له پکار دی چه د هغه ځائے نه مونږ ته، زمونږ کنټیکټ نمبرے د دوئ سره دی او دوئ له پکار ده چه د هغه ځائے نه مونږ کنټیکټ کړی او مونږ رااوغواړی او مونږ سره ډسکس کړی چه دا بل دلته غلط دے ، دا مونږ نه شو کولے ، دا به Oppose کیږی نو مونږ هم بیا دومره لیونیا ن نه یو چه مونږ به هغه راولو۔

جناب سپیکر: دا ټهیک ده Fifteen days خو دی کنه۔

محترمہ نور سحر: نو دوئ مونږه دومره اوکړوی، په ایجنډا یو څیز راشی او د فلور د پاسه دا دویم بل دے چه زما Oppose کیږی۔ هغه quota 10% چه دوئ Oppose کړه نن پراونشل گورنمنټ هغه Implement کړه او 10% quota in each and every department کښے Implement شوے ده نو چه کله هغه فیډرل گورنمنټ کښے پاس شوه نو پراونشل هغه څنگه Oppose کوله؟ دوئ هم هغه زما Oppose کړو۔ ارشدعبدالله صاحب ناست دے ، دوئ Oppose کړو او هغه ما بیا سی ایم صاحب ته اووئیل چه فیډرل یو شے کوی نو تاسو پراونشل څنگه ئے منع کوئ؟ هغه اولگیدو ټولو ډیپارټمنټس ته ئے لیټر اولیکلو، 24 ډیپارټمنټس ته چه دا د Implement کړی، 10% کوټه د دے خلقو ته ورکړے شی ځکه چه دا فیډرل گورنمنټ کړے دے نو پراونشل به ئے هم کوی۔ د دوئ دا عادت جوړ شوے دے چه ښځه کوم بل راوړی هغه دوئ Oppose کوی، دلته Gender discrimination دے۔ زمونږ کوئسچن کمیټو ته نه ځی او ټوټل بلونه Oppose کیږی، زمونږ سره سراسر زیاتے کیږی، دا زیاتے به دوئ مونږ سره مخکښے کړے وو، ما به واپس اغستلے وو۔ اوس ئے هم واپس اخلم خو دا زیاتے به د کومے پورے مونږ برداشت کوؤ؟ مونږ Decoration pieces نه یو چه مونږ به په کرسو باندے ناستے یو او صرف تاسو به اورو او خپل به څه نه وایو۔ (تالیاں)

زمونږ هم چه څه لیجسلیشن دے ، پکار ده چه تاسو مونږه Appreciate کړئ چه یو ښځه یو بل راوړی، هغه دومره Struggle کوی، پکار ده چه تاسو مونږه Appreciate کړئ بجائے د دے تاسو مونږ ته واپس، مونږ Discourage کوئ۔

هر بل چه زمونږ راځی هغه Discourage کیږی، اخر دا زیاتے به د کومے پورے زمونږ سره کیږی، مونږ به د کومے پورے دا زیاتے برداشت کوؤ؟

جناب سپیکر: بس تاسو واپس واغستو؟

محترمہ نورسحر: سر، زه واپس اخلم خو دا زیاتے-----

Mr. Speaker: Thank you ji.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت سپیکر وڈپٹی سپیکر تنخواہ، استحقاقات مجریہ 2011 کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Khushdil Khan Sahib, honourable Deputy Speaker, to please move for leave of the House to introduce the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Speaker and Deputy Speaker Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2011 under rule 77 of the Rules of Procedure, 1988.

Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker): Thank you, Mr. Speaker. I beg to move for leave of the House to introduce the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Speaker and Deputy Speaker Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2011 under rule 77 in the House.

(شور)

جناب سپیکر: صبر کریں، موشن پر میں تو جاؤں ناجی۔ The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Deputy Speaker to introduce the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Speaker and Deputy Speaker Salaries, Allowances-----

(اس مرحلہ پر ڈسکیں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: ذرا اچھی طرح بجائیں، وہ مزا نہیں آرہا ہے جس شوق سے بجاتے ہیں دکڑا۔

(شور)

وزیر اطلاعات: زه وایم چه دا یواځے تاسو یئ؟

جناب سپیکر: نه تاسو ته لس لس ډیپارټمنټ دی کنه۔ د چا نه راواخلئ، د چا نه راواخلئ۔

وزیر اطلاعات: نه ما ځان پوهولو چه یواځے تاسو یئ؟

جناب عبدالاکبر خان: او۔

(قہقہہ)

جناب سپیکر: څه شے ؟

وزیراطلاعات: ماوئیل لکه چه یواځے تاسو سپیکران صاحبان یئ؟ هم خپلو کبنے ئے پیش کوئ او مونږ ئے پاس کوؤ نو۔

(قہقہے)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the leave may be granted to the honourable Deputy Speaker to introduce the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Speaker and Deputy Speaker's Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2011? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The leave is granted.

وزیراطلاعات: دا جرات په چا کبنے شته چه No او کړی ؟

جناب سپیکر: کیا جی؟

وزیراطلاعات: دا جرات په چا کبنے شته چه No او کړی ؟

جناب سپیکر: نه، نه۔

وزیراطلاعات: او چه لا ورته نیغ نیغ گورئ نو څوک به No کوی ؟

(قہقہے)

جناب سپیکر: دے میډیا ورونړو د پاره لږ ئے کھولاؤ اووایئ چه څه شے دے ؟ تنخواه مونه ده زیاته کړے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر! میں کہہ دوں؟

جناب سپیکر: بالکل کریں جی، لودھی آپ کو اجازت ہے۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، اگر جس نے اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں وہ لودھی صاحب بھی کہتے ہیں کہ Introduction کو جائیں تو پھر۔۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی: نہیں، میں ذرا Clarification کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: Introductionکو جائیں نا،

Now Mr. Khushdil Khan, honourable Deputy Speaker, to please introduce before the House the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Speaker and Deputy Speaker's Salaries Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2011.

Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker): Thank you, Mr. Speaker. I beg to introduce the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa Speaker and Deputy Speaker's Salaries Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2011 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker): Thank you.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ابھی تو انہوں نے Introduce کیا ہے، اب جب Consideration stage پر آئے گا تو پھر جو بولنا چاہیں، وہ بول لیں لیکن اس سے پہلے تو Allowed ہی نہیں ہے سر۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں نہیں، خوشدل خان صاحب تھوڑا سا Explain کریں کہ آپ کیا سیلریز یا پریویلجز یا کیا چاہ رہے ہیں؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب، ایک منٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاکہ ایسا نہ ہو کہ میڈیا میں تماشا بن جائے۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): سپیکر صاحب، Actually دا خو Introduce شو، We will discuss it at the time of consideration، بیا به د Consideration په ټائم باندے مونږ دا هلته Explain کړو۔ دیکښے نه سیلریز شته دے، دیکښے صرف مطلب دا دے موټر کارز دی چه Already according to the present Act سپیکر صاحب او ډپټی سپیکر صاحب ته یو موټر Allowed دے او یو ټیلیفون۔ اوس تاسو په دے حالاتو کښے چه کوم سیکورټی او کوم لاء اینډ آرډر سیچویشن زمونږ پختونخوا کښے خراب دے، اوس اول زما بچی دی مطلب دا دے ماسره خپل پرائیویټ ګاډے نشته دے، اوس هغه یو ګاډے چه کوم ما ته Allowed دے کوم اسمبلئ یا ګورنمنټ ما له راکړے دے نو هغے کښے به

زه بچې بوځم که زه به ځم او زما حلقه کښے مطلب دا دے چه خامخا، په دے وجوهاتو باندے مونږ دا Need کولو۔ ډیره مهربانی سر۔

جناب سپیکر: هغه بل را پسے کتاب راا وباسی، عبدالاکبر را پسے کتاب راا وباسی۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یہ اصل میں بات ایسی ہے ناکہ ٹھیک ہے حالات خراب ہیں، ایک گاڑی پہ گزارہ نہیں ہوتا اور۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ہنسنے والی بات ہو تو ضرور کریں اور بتا دینا تاکہ یہ حبس دور ہو جائے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک بات، خالی لطیفہ سنائیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، بات سنیں۔

جناب سپیکر: نہیں لطیفہ سنا دیں، لطیفہ، ہنسنے والا۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، یہی میری بات ہے۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تعلیم پر ان کا کوئسچن تھا جس پر مفتی صاحب نے کہا کہ جی وہ جو عورتیں آتی ہیں، جو ہماری استانیاں آتی ہیں پڑھانے کیلئے تو ہم ان کو نہیں جانتے۔ اس میں مجھے سر، ایک بات یاد آئی، انکی حکومت کی، وہ یہ تھی کہ جب پہلے پہلے ایم ایم اے کی گورنمنٹ میں خواتین آئیں تو ہم لوگ تو اسی طرح آتے تھے جیسے آج آتے ہیں اور وہ نقاب وغیرہ پہنے ہوئی تھیں تو جب وہ پہلی دفعہ ہم سے ملنے لگیں تو ہم بڑے ڈر گئے، ہم نے کہا پتہ نہیں اس برقعے کے پیچھے ان کا کوئی بھائی یا بہن نہ ہو۔ یہ مفتی کفایت اللہ صاحب نے وہی بات کی ہے کہ ہم ان کو نہیں جانتے۔

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اس بل کو سیکنڈ کرتا ہوں۔ (قہقہے) میں اس کی مخالفت کی جرات ہی نہیں کر سکتا، اسلئے کہ یہ آنریبل کسٹوڈین کا بل ہے، یہ سپیکر صاحب! آپ تشریف رکھتے ہیں، آپ نہیں ہوتے تو پھر خوشدل خان بیٹھتے ہیں تو ہم تو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: وہ ڈانٹتے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: وہ تو پھر ہمیں ڈانتے بھی رہتے ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہت زیادہ ڈانتے ہیں۔

مفتی کفایت اللہ: تو ہم تو ایسا نہیں کر سکتے کہ انکار کریں لیکن ایک بات یاد آ گئی ہے، وہ بات یہ ہے کہ ہیں تو ہم سب ایم پی ایز، ان میں کوئی وزیر اعلیٰ بنتا ہے، ان میں سے کوئی وزیر بنتا ہے، کوئی سپیکر بنتا ہے یعنی کہ وہ جو کیٹگری ہے ہماری وہ ایک جیسی ہے۔ ہمارا یہ گلہ ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو یاد کیا، ہم غریبوں کو کیوں یاد نہیں کیا؟

(قہقہے)

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب کیا کہتے ہیں؟

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں یہ بات کرنا چاہتا تھا کہ یہ جو بل نظر آتا ہے، یہ جن بھائیوں نے پڑھا نہیں ہے، وہ سمجھتے ہونگے کہ پتہ نہیں سپیکر صاحب نے کتنی بڑی تنخواہ مانگ لی ہے، ڈپٹی سپیکر صاحب نے کیا مراعات مانگ لی ہیں؟ اور اسی طرح میڈیا میں یہ بات آئے گی، اسلئے میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ اس میں صرف آپ نے مانگا ہے کہ میرا ایک ٹیلیفون ہے تو مجھے دوسرا ٹیلیفون دے دو اور مجھے اگر گاڑی ہے تو ایک گاڑی اور دے دو۔ اس میں نہ آپ نے تنخواہ مانگی ہے کہ زیادہ مجھے دو، نہ اس میں کسی نے یہ کہا ہے کہ میری تنخواہ اتنی ہے اور اتنی کر دو اور اس میں اپنی Prestige کی بات ہوئی۔ میں یہ سمجھتا تھا کہ یہ کلیئر ہو جائے چونکہ میڈیا اس کو لکھے گا، اس بل میں قطعاً آپ کی تنخواہ کا ذکر نہیں ہے، اس میں کسی نے نہیں مانگا کہ میری تنخواہ زیادہ ہو یا کچھ ہو، صرف آپ نے یہ کہا ہے کہ میرے پاس ایک ٹیلیفون ہے تو مجھے دوسرا ٹیلیفون دیا جائے اور میرے لئے دو ہزار سے زیادہ بل بھی نہیں آئے گا، وہ دیں تو میرے خیال میں بڑی مناسب بات ہے، ہم اس کو سیکنڈ کرتے ہیں لیکن تھوڑا سا اس کو میں کلیئر کرنا چاہتا تھا کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ آپ نے مانگ لی اپنے لئے تنخواہ یا ڈپٹی سپیکر نے مراعات مانگ لیں، الاؤنسز مانگ لیے اور ایم پی ایز رہ گئے یا کہ میڈیا میں صبح اس کی سرخی لگے اور اس کے بعد آپ نوٹیفیکیشن کرتے رہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ آج میں ان کو بتا دوں کہ اس کے اندر کچھ بھی نہیں ہے لیکن آپ ٹیلیفون اور گاڑی مانگ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔ میاں افتخار، اس کے بعد۔

وزیر اطلاعات: جناب سپیکر صاحب! دیکښې شک نشته دے، دا گپ خو په خپل ځائے دے، مطلب دا دے د مفتی صاحب به هم گیله وی، د هر چا به گیله وی خو

ستاسو ډیر جائز ډیمانډ دے ، ستاسو رائټ دے ، دا حق دے۔ دومره ضرورت چه دا په کومو څایونو باندے تاسو ناست یئ، لازمی خبره ده۔ دا کیبنټ کښے مونږ ډسکس کړے وو، د هغے نه مونږ پاس کړے دے او مخکښے اخباراتو کښے راغلی دی، د بدقسمتئ نه دلته لیټ راغلو۔ داسے څه خبره شته نه، خلقو ته هم پته ده او بالکل ستاسو دا حق دے چه د یو ګاډی نه بل ګاډے شی په دے مشکل وخت کښے یا د ټیلیفون نه بل ټیلیفون شی د دے څه بدیت نشته دے او چه مونږ سپیکر له او ډپټی سپیکر له احترام، عزت نه شو ورکولے نو بل به چا له ورکوؤ؟ لهذا مونږ بالکل چه کوم دے-----

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه میاں صاحب۔ او ټیلیفون زمونږ چاسره وی خو هم دا ورونړه راځی، ایم پی ایز ئے استعمالوی او دوئ ورته ناست وی۔ جی عباسی صاحب، نلوٹھا صاحب، آپ میں سے ایک، دونوں میں سے ایک صرف۔ جی۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابھی ان کو دیا، فلوران کو دیا۔ جی نلوٹھا صاحب۔

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا</u>: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جی، آپ ہمارے کسٹوڈین ہیں، اچھی بات ہے، لودھی صاحب نے بڑی تعریف کی ہے، وہ Explanation ڈپٹی سپیکر صاحب کو کرنا چاہیئے تھی جو لودھی صاحب نے کی ہے۔ میرا یہ خیال ہے جی کہ آپ جس چیئر پر بیٹھے ہوئے ہیں، اس بل کے ساتھ ساتھ ایم پی ایز کی بات ہوتی تو بہت اچھی بات ہوتی، بس میرا اتنا سا سوال ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بی بی، سعید بتول ناصر۔

<u>محترمہ سعیدہ بتول ناصر</u>: جی میرا خیال ہے کہ ضرور، حالات اتنے خراب ہیں کہ میرا خیال ہے آپ دونوں سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو نہ صرف گاڑی بلکہ بکتر بند گاڑی کی ضرورت ہے۔

(تالیاں)

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you Bibi, thank you. Mr. Abdul Akbar Khan, Abdul Akbar Khan, to please move for leave of the House to introduce the Khyber Paktunkhwa Provincial Employees Group Insurance Bill, 2011 under Rule 77 of the Rules of Procedure and Conduct of Business Rules, 1988.

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker, I beg to ask for leave under rule 77 to introduce the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Employees Group Insurance Bill, 2011.

Mr. Speaker: The honourable Senior Minister Bashir Bilour Sahib.

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: سپیکر صاحب، دا زمونږ عبدالاکبر خان صاحب چه کوم دا بل راوړے دے، ما ورسره خبره کړے ده او مونږ په دیکښے ورته وایو چه مونږ ته ټائم راکړئ او انشاءالله مونږ به د دوئ سره کښینو او مونږ به دا پوره داسے ډیټیل سره راولو چه هغه Within 45 days Implement به هم وی۔ د بلوچستان والا دوئ ریفرنس ورکړے دے، د هغے Implementation اوسه پورے نه دے شوے او مونږ به انشاءالله داسے طریقه جوړوؤ، سیکرټری ایډمنسټریشن په دے کار کوی لګیا دے او انشاءالله مونږ به دا Within a month داسے صحیح طریقے سره بل به راوړو او هغه به انشاءالله With consent of the Abdul Akbar Khan او انشاءالله پاس به ئے هم کړو۔

جناب سپیکر: جی آنریبل عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: میں جی مشکور ہوں، آنریبل سینیئر منسٹر کا۔ جناب سپیکر، 1969 میں مارشل لاء دور میں ایک قانون بنا تھا جس میں سرکاری ملازمین سے گروپ انشورنس کے نام پر پیسے کاٹ دیئے جاتے تھے، اب جناب سپیکر، مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ یہ سیکرٹری ایڈمنسٹریشن بڑے Competent آدمی ہیں، He is one of the best officers، اگر وہ اس کام پر لگے ہوئے ہیں تو میرا مقصد ایڈمٹ نہیں کرانا ہے، میں وہ نہیں کرنا چاہتا۔ اگر حکومت بھی یہی کام کرنا چاہتی ہے تو جناب سپیکر، میں ان کے ساتھ بیٹھ کے اس کو اور بھی Fine کرینگے تب تک اس کو پینڈنگ کیا جائے۔

Mr. Speaker: It's kept pending.

قراردادیں

Mr. Speaker: Zarqa Bibi, to please move her resolution No. 597, Mohtarma Zarqa Bibi.

محترمہ زرقا: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ شکریہ جناب سپیکر۔ چونکہ اسلام عدل وانصاف اور انسانی حقوق کا مذہب ہے، اسلام نے عورت کو وہ مقام دیا ہے جو کسی مذہب میں نہیں ہے، اسلام نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے روپ میں جنت، رحمت، عزت، محبت اور غیرت قرار دیا ہے۔ اسلام نے عورت

کو دوسرے حقوق کے علاوہ جائیداد میں حصے کا حق بھی دیا ہے مگر افسوس کہ کچھ لوگ ان کو اس جائز حق سے محروم کر رہے ہیں جس کیلئے ماں، بہن، بیٹی اور بیوی عدالتوں کے چکر لگاتی ہیں، جائیداد کی خاطر اکثر لوگ ان کی شادیاں نہیں کرتے، کچھ طلاق کے بعد اور بیوہ ہونے کے بعد ان کو ان کے حصے سے محروم کر دیتے ہیں جو اسلام اور آئین پاکستان کی خلاف ورزی ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ حکومت عوام میں اس ضمن میں شعور پیدا کرنے کیلئے علمائے کرام کی مدد سے اور میڈیا کے ذریعے آگاہی پیدا کرے تاکہ ان کو انصاف مل سکے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دی جائے کیونکہ یہ اسلام اور پاکستان کے قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ تھینک یو، مسٹر سپیکر۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی گورنمنٹ، جی میاں صاحب، میاں افتخار صاحب۔

<u>جناب میاں افتخار حسین(وزیر اطلاعات)</u>: بالکل جی، بالکل جی، دا خو چه کوم Right دے، هغهRight خو چه خدائے منی، رسول منی او دلته آئین ئے منی نو ثوک به ئے مخالفت کوی او چه ثوک نه ورکوی، ناجائزه کوی او بالکل مونږ دوئ سره په دے خبره کښے متفق یو چه ښځو ته د خپل حق ملاویږی۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریه جی۔ نه بس میاں صاحب، دګورنمنټ د طرف نه سپورټ شو جی۔

<u>وزیر اطلاعات</u>: دوئ ورسره ربښتیایو خبره کړے ده چه د شعور پیدا کیدو د پاره تاسو په هغے کښے کوشش اوکړئ، بالکل یقیناً زمونږ ډیوټی ده او مونږ به خپله دا ډیوټی هم سر ته رسوؤ چه خلق د دے نه خبر کړو چه د ښځو څه حقوق دی او په کوم بنیاد باندے هغوی ته پکار ده چه هغوی خپل حقوق حاصل کړی؟ هم به سړی Convince کوؤ چه ښځو له خپل حق ورکړی او هم به ښځے Convince کوؤ چه هغوی د په دے خبره ځان پوهه کړی چه د هغوی څه حق دے؟ چه هغه جائز حق هغوی ته ملاؤ شی۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you, ji. The motion before the House is that resolution moved by the honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it; the resolution is passed unanimously. Mehar Sultana Bibi, to please move her resolution No. 597, sorry 596. Ji, Bibi.

محترمہ مہر سلطانہ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ چونکہ پشاور کے مختلف غیر سرکاری ہسپتالوں مثلاً رحمان میڈیکل کمپلیکس اور نارتھ ویسٹ ہسپتال میں مریضوں کیلئے اور ان کے عزیز واقارب کو باہر سے کھانے پینے کی اشیاء لانے پر پابندی ہے جبکہ ہسپتال انتظامیہ خود نہایت مہنگے داموں پر کھانے پینے کی اشیاء مہیا کرتی ہے جو کہ عوام کیلئے نہ صرف تکلیف دہ ہے بلکہ غریب لوگ اسے برداشت بھی نہیں کر سکتے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ مذکورہ ہسپتالوں میں کھانے پینے کی اشیاء باہر سے لانے کی پابندی کو ختم کرنے کیلئے اقدامات کئے جائیں۔ سر، اس پر میں کچھ بولنا چاہونگی سر۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ۔

محترمہ مہر سلطانہ: سر۔ ایک تو ان کو وہاں کھانے کیلئے گھر سے اجازت نہیں ہے کہ کچھ لایا جائے۔ سر، اس کے ساتھ وہ جو کنٹین وہاں پر بنی ہوئی ہے، وہاں جو مریض کیلئے کچھ خریدتے ہیں یا اپنے لئے کچھ خریدتے ہیں سر، وہ باہر سے ان کے ریٹس نسبتاً زیادہ ہیں۔ سر، اس کی وجہ سے غریب شخص جو قرضے لے کر وہاں پر Patient کا علاج کرا رہا ہے، ان کو Afford نہیں کر سکتا اور اسے مجبوراً وہ Pay کرنا پڑتے ہیں سر، اس کیلئے Kindly کچھ نہ کچھ اقدامات کئے جائیں تاکہ انکی تکلیفوں کا کچھ ازالہ ہو سکے۔

جناب سپیکر: ان کی قیمتیں بازار سے زیادہ ہوتی ہیں؟

محترمہ مہر سلطانہ: جی سر، ان کی قیمتیں بازار سے زیادہ ہوتی ہیں۔

جناب سپیکر: اور کوالٹی بھی اچھی نہیں ہوتی؟

محترمہ مہر سلطانہ: سر، کوالٹی تو میں نہیں بتا سکتی لیکن وہاں پر Patient نے مجھے یہ کمپلینٹ کی تھی اور میرا اپنا بھتیجا جو کہ وہاں پر ایڈمٹ تھا، ہمارے ساتھ بھی یہی پرابلم ہوا تھا اسلئے میں چاہونگی کہ یہ-----

جناب سپیکر: جی میاں افتخار حسین صاحب۔ څه اوکړمه واجد علی خان! ته۔

وزیر اطلاعات: واجد علی به ئے جی وروستو اووائی ځکه چه د دوئ موږ ماته بل شان ښکاری (قہقہہ) نو که زه دا خبره پکښې لږه اوکړم----

جناب سپیکر: جی میاں افتخار صاحب۔

وزیر اطلاعات: که زما په خبره دوئ هم خبره اوکړی نو بنه به وی ځکه چه زما هم په دیکښې ، داسې ده جی چه د دوئ دا خبره چه د بهر نه خوراک راوړل، هسپتال کښې د دے صحت په حواله باندے ډیره تکلیف ده خبره ده ځکه چه په هغې کښې هر رنګه خبره راتلې شی او هلته ډیر Sensitive مریضان وی او پرائیویټ هسپتال دے خو دا یو خبره مونږ ضرور کولے شو چه کم ازکم داسې ګران د نه خرڅوی چه هغه د خلقو د قوت خرید نه هم بهر وی۔ هسې هم د هغې فیس چه کوم دے نو سیوا دے نو د هغې د کینټین ریټ داسې پکار دے چه عام خلق هغه برداشت کولے شی نو دا ریکویسټ مونږ ضرور کوؤ چه پرائیویټ، د دے سره ټول هسپتالونو ته چه هغوی د خپل څیزونه داسې ګران نه خرڅوی ځکه چه هغلته مریض وړل هم، هغه خو د مجبورئ نه خلق ځی، د مستئ نه خو خلق نه ځی نو کم سے کم چه د خوراک خو دومره بندوبست وی چه هغه هلته په آرزانه باندے خپل خوراک اغستے شی نو دا به مناسب خبره وی۔ که په دے ترمیم سره دا خبره راشی نو بالکل دا خو ټهیک جائز خبره ده، دا پکار ده چه داسې اوشی۔

جناب سپیکر: ټهیک شوه بی بی ؟

محترمہ مہر سلطانہ: جی سر، ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Amended, as explained by honourable Minister Sahib, Wajid Ali Khan Sahib, ji please.

جناب واجد علی خان(وزیر جنگلات): محترم سپیکر صاحب! څنګه چه دے بی بی دا ریزولیوشن راوړے دے ، زمونږ د خیبر پختونخوا میډیکل اینډ هیلتھ انسټی ټیوشن اینډ ریګولیشن آف هیلتھ کیئر سروسز ایکټ 2010 لاندے داسې هیڅ قسم Bar یا په هغې باندے نشوImpose کولے ، خاصکر په دے هسپتالونو باندے خو میاں صاحب چه دا کومه خبره اوکړه نو داسې یو تجویز، دا ورته خلق کولے شی چه هغوی خپل قیمتونه کم کړی، باقی چه څومره زمونږ دا سرکاری هسپتالونه دی نو په هغې کښې د خلقو سهولت د پاره کینټین هم موجود دی او خلق خپله خوراک چه دے ، هغه اوړے هم شی۔ بهرحال دا جی د دے Bar لاندے زمونږ د هیلتھ انسټی ټیوشن ریګولیشن لاندے هغه مونږ نه شو مجبوره کولے چه هغوی د د بهر خوراک چه دے ، هغه د ننه پریږدی، نو Oppose دے جی۔

جناب سپیکر: بنه تا سوئے Oppose کوئ ؟

وزیرجنگلات: او جی، او۔ هسے که دغه کوئ یا جی Withdraw ئے کړی نو۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں صاحب، ستا سو خو سټیټمنټ راغے خو دا Amended نه دے۔۔۔

وزیراطلاعات: زه جی هم دا وایمه، زه خو ټیکنیکل سړے نه یمه، مطلب زما نور ملګری په دے خبره پوهیږی چه که په دیکښے صرف دا خبره اوشی چه په دیکښے د ننه خوراک د په دا سے قیمتونو وی چه د خلقو قوت خرید سره سمے خوری۔ که دا الفاظ وی ځکه چه دا مونږ وئیلے نه شو چه بهر نه د څیزونه راځی، دا یو قدغن دے۔

جناب سپیکر: This is kept pending, this is kept pending for next ، Amended دا څنګه چه دوئ اووئیل دا سے Amended ئے راوړئ۔ This is kept pending for the next sitting. Noor Sahar Bibi, to please move her resolution No. 589.

محترمہ نور سحر: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ نادرا اور پاسپورٹ آفس میں خواتین کی تصاویر اتارنے کیلئے خواتین اہلکار تعینات کی جائیں تاکہ باپردہ خواتین کو تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جناب سپیکر: ٹھیک دے ؟ جی آنریبل لا ء منسټر صاحب۔

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): مونږ ته پرے اعتراض نشته جی، بس صحیح ده۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

(تالیاں)

وزیراطلاعات: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نورے خبره۔

وزیراطلاعات: دا سے ده جی سپیکر صاحب، د دننه خبره که اوکړو نو ډیره عجیبه به وی، مونږ ته وزیر صاحب وئیل چه Oppose کومه خو د زړے یرے نه ئے اووئیل چه منظور دے۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: څه نوے خبره درته بنکاره شوه۔ The motion before the House is that the resolution moved by the honourable Member may be passed? یو خبره ده جی، ما د دے پاسپورټ او د نادرا د آفس خپله وزټ کړے وو نو په هغے کښے چه کوم رش وو او کوم بد حال وو نو خدائے خبر جی اوس به څه حالت وی؟ خو دا زنانه او دا Senior citizens په ګهنټو ګهنټو ولاړ وی او ډیر په بد حالت کښے وی نو هغه وخت کښے زه Acting Governor وومه نو ما خو ورته هغه وخت سره انسټرکشنز ایشو کړی وو۔ بی بی، که تاسو لږ چکر هلته اولګوئ د نادرا او د پاسپورټ د دفتر نګهت بی بی،او دا اوګورئ مونږ ورته وئیلی وو چه کاؤنټرے ورله بیلے کړئ، لیډیز د پاره او د Senior citizens د پاره، مشرانو د پاره نو چه هغه شوی دی او که نه دی شوی؟ دا دے موقعے نه فائده مے واغسته۔

محترمه نور سحر: زه به لاړه شم تاسو ته به بیا رپورټ اوکړمه۔

جناب سپیکر: نه، د ځان سره دوه درے نورے هم بوځه کنه، یواځے مه ځه۔

محترمه نور سحر: سر، ٹهیک شوه۔

جناب سپیکر: دا لاړ شئ اوګورئ چه هغه کاؤنټرے بیلے شوی دی او که نه؟ Senior citizens له او زنانه له او که Mixed ولاړے وی او هغه ما ته د پښتون کلچر مناسب نه بنکاریدے۔ Those who are in favour of this resolution, may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Uzma Khan Bibi, to please move her resolution No. 592 in the House. Uzma Khan Bibi, please.

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو، مسٹر سپیکر، سر، یہ ریزولیوشن جب جمع کرائی تھی،ان دنوں ذرا خیبر پختونخوا میں سوائن فلو کے کیسز سامنے آئے تھے تو اس وجہ سے میں نے Submit کرائی تھی Otherwise اب تو ڈینگی زیادہ ہے،اگر اس کو Amend کر کے ڈینگی کر دیں Otherwise سر، میں پیش نہیں کرنا چاہتی کیونکہ سوائن فلو کے ابھی کیسز ہیں ہی نہیں، ہمارے صوبے میں سر۔ سر، واپس لیتی ہوں۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Thank you ji, with drawn,

دا خو With draw شو جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: ہس؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ہماری ایک جوائنٹ ریزولیوشن ہے۔

جناب سپیکر: هغه اودریږه، کوؤ کنه، اودریږه دا یو یو کوؤ، دا بی بی Withdrawn شو۔ بنه دا د ټولو د طرف نه دے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ تو جوائنٹ ریزولیوشن آپ کی۔۔۔۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

جناب عبدالاکبر خان: ہاں سر، میں ریکویسٹ کر رہا ہوں کہ اگر رول 124 کو، یہ Mandatory ہے کہ Fifteen days کا نوٹس ہوتا ہے اسلئے ہم 124 کی Relaxation کیلئے درخواست کرتے ہیں کہ آپ 124 کو Relax کرلیں اور ہمیں اس ریزولیوشن کو پیش کرنے کی اجازت دیں۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honourable Members, Ministers to move their resolution? Those in favour of it may say ‘Aye” and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The honourable Members, Ministers are allowed to please move their resolution, one by one.

فرسٹ کون؟ آپ، ایک میرے خیال میں پڑھ لے تو سب کی جگہ۔۔۔۔

سینئیر وزیر (بلدیات): نہیں خیر ہے سارے ہی پڑھ لیں، کوئی پرابلم نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Ji honourable Minister for Local Government Bashir Bilour Sahib, first.

امریکی بیانات اور الزامات کے خلاف قرارداد

سینئیر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! تاسو ته نن سبا دا علم دے چه حالات د ملک داسے روان دی، هغه بل ورځ دلته ډیر لوئے بحث هم پرے شوے وو او نن اخبار کښے هم راغلی وو چه یره اوس به اوګورو چه شوک دی چه دا ریزولیوشن پاس کوی او که نه کوی او په دے باندے دا خلق خبرے، ډیر لوئے لوئے بیانونه ورکوی، زه دا وایمه چه دا Initiative مونږ کړے دے، ګورنمنټ کړے دے او

مونږ دے خپلو ورونړو ته دا وئیلی دی چه په دے دستخطونه اوکړئ چه مونږ دا پیش کړو او د دوئ شکرگزار یو چه مونږ سره په دے دوئ Agree شو چه مونږ دا ریزولیوشن پیش کړو۔

سپیکر صاحب، یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے اور امریکہ کی حکومت اور فوجی جرنیلوں نے حکومت پاکستان اور پاکستان کی عظیم فوج کے خلاف جو بے سروپا بیانات دیئے ہیں اور پاکستان پر دباؤ ڈالنے کی جو کوشش کی جارہی ہے، اس کی سخت الفاظ میں مذمت اور ان بیانات پر شدید تحفظ کا اظہار کرتی ہے۔ امریکہ کی پاکستان میں دراندازی کی دھمکی اور حقانی نیٹ ورک کے ساتھ روابط اور Proxy war کے بے سروپا امریکی الزامات کی سختی سے تردید کرتی ہے، یہ تمام نیٹ ورک ہمارے خلاف استعمال ہوتے رہے ہیں۔ ہماری قوم دہشت گردی کے خلاف جو مسلسل قربانیاں دے رہی ہے، اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہمارے پینتیس ہزار معصوم شہری شہید ہوئے، ہزاروں معذور ہوئے، پانچ ہزار فوجی، سپاہی سے لیکر جرنیلوں تک، شہید ہوئے، ساڑھے آٹھ ہزار فوجی معذور ہوئے اور تقریباً ساٹھ ارب ڈالر کا اقتصادی نقصان ہماری قوم نے برداشت کیا۔ آج ہماری قربانیوں کا اعتراف کرنے کے بجائے ہماری فوج اور ہماری حکومت پر دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ ہم قومی مفادات اور ملکی سالمیت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے، امریکہ یا اس کے اتحادیوں کی جانب سے ہر قسم کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینگے۔ ہم امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو بتادینا چاہتے ہیں کہ اٹھارہ کروڑ پاکستانی عوام پاک فوج کے ساتھ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے۔ یہ جمہوری حکومت عوام کی منتخب حکومت ہے جو کہ طاقت کا جواب دینا جانتی ہے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ امریکی سفیر کو دفتر خارجہ میں بلاکر ہمارے جذبات، احساسات اور احتجاج رجسٹر کروائے۔

سپیکر صاحب، یہ جو میں نے قرارداد پیش کی ہے، اس میں سب سے پہلے میں آپ کو یہ عرض کروں کہ ہمیں طعنہ دیا جاتا رہا، یہاں پہ بڑی لمبی لمبی تقریریں کی گئیں، میں بتادینا چاہتا ہوں کہ ہماری حکومت، یہ کوئی پرویز مشرف کی حکومت نہیں ہے کہ جس نے ایک ٹیلیفون پر U turn لیکر سارے پاکستان کا بیڑا غرق کیا اور ہمیں جنگ میں دھکیل دیا، یہ ایک Elected حکومت ہے اور اپنے ملک کی سرحدات کی اور اپنے ملک کی مٹی کی حفاظت کرنا جانتی ہے اور اس سے بھی بڑی سے بڑی طاقت چاہے، اس کو تو ایک معمولی ٹیلیفون کسی نائب وزیر خارجہ نے کیا ہوگا، یہاں اگر بڑے سے بڑا آدمی بھی ٹیلیفون کرے، خود آکر کہے مگر پاکستان کی سالمیت کیلئے، اس ملک کی سرحدات کی حفاظت کیلئے اگر کسی نے بھی

ہمارے ملک میں Interference کی توانشاء اللہ اس کا منہ توڑ جواب دینگے اور پاکستان کی آرمی کے پیچھے حکومت اور پاکستانی قوم پیچھے کھڑی ہے اور جو لوگ ہم پہ یہ دعوے کرتے تھے کہ امریکہ کی بات، تو ہم اپنی مٹی کی بات کرتے ہیں اور اپنی مٹی کی حفاظت کرنا ہم جانتے ہیں اور ہماری حکومت جو ہے، وہ خدا کے فضل سے اٹھارہ کروڑ عوام کی منتخب حکومت ہے، کسی کا ٹیلیفون، نہ کوئی مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی بات ہم مانیں گے اور اپنے ملک کی حفاظت انشاء اللہ کریں گے اور اپنی فوج کو ہم مکمل طور پر سپورٹ کریں گے اور انشاء اللہ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ جب ہمارا یہ پیغام امریکہ تک پہنچے گا تو امریکہ جو بیانات ہمیں دے رہا ہے، ہماری فوج کے خلاف، ہماری حکومت کے خلاف جو ہمیں Pressurize کر رہا ہے، انشاء اللہ وہ نہ Pressurize کرے گا، اپنے الفاظ واپس لے گا ورنہ ہم متفقہ طور پر ان کی مخالفت کیلئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ یہ جناب عبدالاکبر خان! بیان تو وہی ہے، آپ اس پہ کچھ بولنا چاہیں گے؟ نہیں آپ پوری پڑھنا چاہتے ہیں یا دو، دو لفظ اس پہ بولیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہ پوری پڑھنا چاہتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے اور امریکہ کی حکومت اور فوجی جرنیلوں نے حکومت پاکستان اور پاکستان کی عظیم فوج کے خلاف جو بے سروپا بیانات دیئے ہیں اور پاکستان پر دباؤ ڈالنے کی جو کوشش کی جارہی ہے، اس کی سخت الفاظ میں مذمت اور ان بیانات پر شدید تحفظات کا اظہار کرتی ہے۔ امریکہ کی پاکستان میں دراندازی کی دھمکی اور حقانی نیٹ ورک سے روابط اور Proxy war کے بے سروپا امریکی الزامات کی سختی سے تردید کرتی ہے۔ یہ تمام نیٹ ورک ہمارے خلاف استعمال ہوتے رہے ہیں۔ ہماری قوم دہشت گردی کے خلاف جو مسلسل قربانی دے رہی ہے، اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہمارے پینتیس ہزار معصوم شہری شہید ہوئے، ہزاروں معذور ہوئے، پانچ ہزار فوجی، سپاہی سے لیکر جرنیلوں تک، شہید ہوئے، ساڑھے آٹھ ہزار فوجی معذور ہوئے اور تقریباً ساٹھ ارب کا اقتصادی نقصان ہماری قوم نے برداشت کیا۔ آج ہماری قربانیوں کا اعتراف کرنے کے بجائے ہماری فوج اور ہماری حکومت پر دباؤ ڈالا جارہا ہے۔ ہم قومی مفادات اور ملکی سالمیت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے، امریکہ یا اس کے اتحادیوں کی جانب سے ہر قسم کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینگے۔ ہم امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اٹھارہ کروڑ پاکستانی عوام پاک فوج کے ساتھ سیسہ پلائی دیوار کی طرح

کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے۔ یہ جمہوری حکومت عوام کی منتخب حکومت ہے جو کہ طاقت کا جواب دینا جانتی ہے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ امریکی سفیر کو دفتر خارجہ میں بلوا کر ہمارے جذبات، احساسات اور احتجاج کو رجسٹر کروائے۔

جناب سپیکر: نگہت اور کزئی بی بی۔ یہ جس طرح جس Sequence میں لکھے ہیں نا، اسی Sequence میں نمبر پکارونگا، نام پکارونگا اور آپ اٹھیں گے۔ جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے اور امریکہ کی حکومت اور فوجی جرنیلوں نے حکومت پاکستان اور پاکستان کی عظیم فوج کے خلاف جو بے سروپا بیانات دیئے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بڑی سیریس قرارداد ہے محمود زیب صاحب! اس میں گپ شپ بالکل نہ ہو، یہ قومی سلامتی کی قرارداد ہے، یہ پورے دھیان سے سنیں تاکہ Message آپ کا جائے، یہ گپ شپ آپ دفتروں میں لگائیں، اس وقت ادھر کوئی گپ شپ نہ ہو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، پاکستان پر دباؤ ڈالنے کی جو کوشش کی جا رہی ہے، اس کی سخت الفاظ میں مذمت اور ان بیانات پر شدید تحفظات کا اظہار کرتی ہے۔ امریکہ کی پاکستان میں دراندازی کی دھمکی اور حقانی نیٹ ورک سے روابط اور Proxy war کے بے سروپا امریکی الزامات کی سختی سے تردید کرتی ہے۔ یہ تمام نیٹ ورک ہمارے خلاف استعمال ہوتے رہے ہیں۔ ہماری قوم دہشت گردی کے خلاف جو مسلسل قربانیاں دے رہی ہے، اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہمارے پینتیس ہزار معصوم شہری شہید ہوئے، ہزاروں معذور ہوئے۔ پانچ ہزار فوجی، سپاہی سے لیکر جرنیلوں تک، شہید ہوئے۔ ساڑھے آٹھ ہزار فوجی معذور ہوئے اور تقریباً اڑسٹھ ارب ڈالر کا اقتصادی نقصان ہماری قوم نے برداشت کیا۔ آج ہماری قربانیوں کا اعتراف کرنے کے بجائے ہماری فوج اور ہماری حکومت پر دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ ہم قومی مفادات اور ملکی سالمیت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے، امریکہ یا اس کے اتحادیوں کی جانب سے ہر قسم کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینگے۔ ہم امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اٹھارہ کروڑ پاکستانی عوام پاک فوج کے ساتھ سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے۔ یہ جمہوری حکومت عوام کی منتخب حکومت ہے جو کہ طاقت کا جواب دینا جانتی ہے کیونکہ اس میں اپوزیشن اس کے

ساتھ کھڑی ہے، جناب سپیکر صاحب۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ امریکی سفیر کو دفتر خارجہ میں بلوا کر ہمارے جذبات، احساسات اور احتجاج کو رجسٹر کروائے۔

جناب سپیکر صاحب، دو باتیں کرنا چاہوں گی کہ جب جمعے کے دن اجلاس ہوا تھا اور میرے آنریبل یہاں پہ ایک منسٹر ہیں، میاں افتخار صاحب، انہوں نے اس بات کی طرف توجہ جب دلوائی تو اس کے بعد یہ میری On record جو ہے Statement ہے کہ میں نے کہا تھا کہ تمام حکومت اور اپوزیشن کو ملکر یہاں پر ایک Unanimous قرارداد لاکر اور اس کو امریکیوں کے منہ پر ایک تھپڑ مارا جائے اور جناب سپیکر صاحب، اس کے ساتھ ہی میں یہ ختم کرونگی کہ میں امریکہ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہتی ہوں کہ:

ے ہم سے الجھوگے تو جیوگے کیسے ہم تو ہر ظلم کی دیوار گرادیتے ہیں

جناب سپیکر صاحب! یہ قوم جو ہے، زندہ قوم ہے اور یہ زندہ قوم اپنی افواج پاکستان کے ساتھ کھڑی ہے اور میں امریکہ کو ان الفاظ کے ساتھ کہ اپنی بدمعاشی بند کرو، تمہارا جو ویت نام میں حال ہوا، تمہارا جو عراق میں حال ہوا، تمہارا جو افغانستان میں حال ہوا، آؤ اور یہاں پہ آکر تم جو وزیرستان کی بات کرتے ہو، یہاں پر تھپڑ کھاکر اور منہ توڑ جواب لیکر یہاں سے جاؤ گے، تم پاکستان کی سرزمین پر کسی کو دیکھ نہیں سکتے ہو، تم اس کو میلی نظر سے نہیں دیکھ سکتے ہو، یہاں کا بچہ بچہ اپنے اس پاکستان کی اور اس دھرتی کی حفاظت کرنا جانتا ہے۔ امریکہ کے بدمعاشو! ہم تمارا منہ توڑ جواب دے سکتے ہیں۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی قلندر-----

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب، دوئ چہ وائی کنہ، دیکښے جی د پولیس د شہیدانو ذکر لازم پکار دے چہ هغه په دیکښے Include کړئ ځکه چه دا ټولے قربانئ راځی نو عوام پکښے شته دے، فوج پکښے شته دے نو پولیس پکښے لازم چه کوم دے نو پکار دے۔

جناب سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

حاجی قلندر خان لودھی: سکیورٹی فورسز میں سب کچھ آگیا، سب کچھ آگیا اس میں جی۔

سینئر وزیر (بلدیات): پولیس او لیوی که پکښے نشته نو ځومره ځومره چه زمونږ Law enforcing agencies دی، هغه ټول پکښے-----

جناب سپیکر: هغه تهول پکښے شته او قلندر خان لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے اور امریکہ کی حکومت اور فوجی جرنیلوں نے حکومت پاکستان اور پاکستان کی عظیم فوج کے خلاف جو بے سروپابیانات دیئے ہیں اور پاکستان پر دباؤڈالنے کی جو کوشش کی جارہی ہے، اس کی سخت الفاظ میں مذمت اور ان بیانات پر شدید تحفظات کا اظہار کرتی ہے اور امریکہ پاکستان میں دراندازی کی دھمکی اور حقانی نیٹ ورک سے روابط اور Proxy war کے بے سروپاامریکی الزامات کی سختی سے تردید کرتی ہے۔ یہ تمام نیٹ ورک ہمارے خلاف استعمال ہوتے رہے ہیں۔ ہماری قوم دہشت گردی کے خلاف جو مسلسل قربانیاں دے رہی ہے، اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہمارے پینتیس ہزار معصوم شہری شہید ہوئے، ہزاروں معذور ہوئے، پانچ ہزار فوجی، سپاہی سے لیکر جرنیلوں تک، شہید ہوئے۔ ساڑھے آٹھ ہزار فوجی معذور ہوئے اور تقریباًاڑسٹھ ارب ڈالر کا اقتصادی نقصان ہماری قوم نے برداشت کیا۔ آج ہماری قربانیوں کا اعتراف کرنے کے بجائے ہماری فوج اور ہماری قوم پر دباؤڈالا جارہاہے۔ ہم قومی مفادات اور ملکی سالمیت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے، امریکہ یااس کے اتحادیوں کی جانب سے ہر قسم کی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینگے۔ ہم امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو بتادینا چاہتے ہیں کہ اٹھارہ کروڑ پاکستانی عوام پاک فوج کے ساتھ سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے۔ یہ جمہوری حکومت عوام کی منتخب حکومت ہے جو کہ طاقت کا جواب دینا جانتی ہے۔ یہ صوبائی اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ امریکی سفیر کو دفتر خارجہ میں بلواکر ہمارے جذبات، احساسات اور احتجاج کو رجسٹر کروائے۔

جناب سپیکر، یہ پوری قوم کی آواز ہے، یہ ہر قوم کے دل کی آواز ہے جو ہم نے یہ قرارداد پیش کی ہے اور یہ ہم اپنا پیغام تمام قوم تک پہنچانا چاہتے ہیں کہ پہلے ہمارے ساتھ یہ ڈرامہ تھا Do more, do more اور اب حقانی نیٹ ورک نکال دیا انہوں نے، یہ جو ساری دنیا میں حقانی نیٹ ورک اس کا ہے اور ہمارے سروں پر وہ ڈال رہے ہیں، ان کی اس کمینگی کے خلاف ہم نے یہ قرارداد پیش کی ہے اور ہم سب قوم ایک جان ہیں۔ ہمیں جو کچھ بھی ہے، ہم بھوکے رہیں گے، ہمیں امریکہ کی ایڈ نہیں چاہئیے، ہم اپنے High ups کو بتادینا چاہتے ہیں کہ عزت سے جیو اور عزت سے جینا چاہتے ہیں، ہم کچھ نہیں مانگتے، ہماری قوم کچھ نہیں مانگتی، عزت مانگتی ہے اور پاکستانی قوم عزت کی بھوکی ہے، اس کو عزت سے رکھا جائے جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محمد علی خان صاحب۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، قرارداد خو ملگرو ټولو اووئیلو، زه د دے سره یو څو خبرے کومه بس په قرارداد خو زما دستخط دے۔ جناب سپیکر، امریکه چرته د پاکستان دوسته شوے نه ده خو بدقسمتی دا ده چه کوم حکمرانان دلته راشی هغوی هم هغه امریکے پسے روان وی او د امریکے په خبره باندے دغه کیدے شی او نور د دنیا هر قوت هر طاقت هر ملک پریږدی۔ نن شکر دے چه نن دا مرکزی حکومت هم لږ بیدار شو خو دا وایم چه داسے د اونه شی لکه مخکښے هغه ایبټ آباد واقعه شوے وه، هغه هم یو فضا جوړه شوے وه، د امریکے خلاف دوئ وئیل چه آل پارټیز کانفرنس هم راغواړو او په اسمبلئ کښے، قومی اسمبلئ کښے قرارداد هم پاس شو خو د هغے هم څه جوړ نه شو نو دلته چه اوس کوم دا سیاسی او فوجی دغه یو شوے دےاو عوام هم چه څه غواړی، په هغے روان شوی دی نو زه اوس دا وایم چه د دے نه دا حکومت نه وروستو کیږی او مونږ د دے امریکے د غلامئ نه بس نور ځان ویستل غواړو او دا دے دنیا ته ښودل پکار دی چه مونږ د امریکے غلامان نه یو، مونږ د یو آزاد ملک خلق یو، آزاد ملک کښے خپله پالیسی مو ده، د امریکے د پاره مونږ نور څه دغه نه شو کولے، خپل خلق نه شو تباه کولے۔ دلته خو ئے ساټھ ارب ډالر لیکلی دی خو دا د اسی ارب ډالر نه هم زیات دغه نقصان د پاکستان شوے دے او هغوی مونږ له څه راکړی دی نو زه په دے موقع باندے هغه قوتونو ته هم دا وایم چه کومو مخکښے دا وئیل چه تاسو د امریکے، دا ملک د امریکے ملګرتیا کوی، دا حکومت او دا فوج دلته به ئے سرګرمیانے کولے، اوس مونږ هغوی ته هم دا وایو چه دا فوج هم نن سبا له خیره دغه شوے دے، مرکزی حکومت هم چغے وهی نو راځئ چه یو شو او په دے خپل ملک کښے امن راولو، د نورو مسلمانانو د زندګئ خیال اوساتو او دغه خلقو ته یوځائے شو، دغه قوتونو ته یوځائے شو کوم چه افغانستان کښے هم خلق تباه کړل او دلته ئے هم تباه کوی۔

جناب سپیکر: شکریه جی۔مفتی کفایت الله صاحب۔ د قرارداد په ځائے که خبرے اوکړئ پرے نو ښه به وی، چه قرارداد کوم پیش شوے دے هم دغه الفاظ بیا زما۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: جی دیکښے خو یو دوئ ساتھ ارب وئیلی دی، دا زه تصحیح کول غوارمه، دا د صدر صاحب بیان وو، دا ارستھ ارب دی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ارستھ؟

مفتی کفایت اللہ: او۔ او بل دا د دے فوجیانو، د پولیس والا خبره ده چه سیکورٹی فورسز الفاظ پکښے راشی نو هغه به ټول پکښے شامل شی۔جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج انتہائی فراخدلی سے اور ایک قومی جذبے کے ساتھ آپ نے وقت دیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ پوائنٹس سکور کرنے کا وقت نہیں ہے، قوم کے اتحاد کا وقت ہے اور ہماری قوم زندہ قوم ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں کچھ تلخ حقائق کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔آج میں امریکہ مردہ باد کا نعرہ لگاتا ہوں اور میری حکومت کی بینچیں، انہوں نے یہ نعرہ لگایا ہے دس سال کے بعد، اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے مؤقف میں استحکام ہے، جمعیت علماء اسلام کے مؤقف میں استحکام ہے اور یہ دیگر پارٹیاں اپنے مؤقف کے۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، ان کے بعد ذرا میں بھی اپنی بات کرلوں تاکہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): ان کے بعد ذرا مجھے بھی بات کرنے کی اجازت دینگے کہ انہوں نے کہا ہے کہ دس سال کے بعد تو ذرا مجھے بھی آپ ٹائم دیں کہ اس کا جواب میں دے دوں۔

مفتی کفایت اللہ: نہ ایسا تو نہیں ہوگا، آپ، نہیں، آپ بات سنیں گے، آپ بات سنیں گے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں جی، جی آپ اپنی بات کریں۔ آپس میں میٹھی میٹھی باتیں کریں، جو ہمارا اس وقت Collective وہ ہے، اس کے۔۔۔۔۔

مفتی کفایت اللہ: یہ بات سننے کا جذبہ ہونا چاہیئے، میں اے این پی کا رکن تو نہیں ہوں، میں تو جمعیت کا رکن ہوں جناب سپیکر، مجھے تو اپنا مؤقف پیش کرنا ہوگا۔۔۔۔

جناب سپیکر: موقع ایسا ہے کہ اب ایک ہونا ہے۔

مفتی کفایت اللہ: میں اس کی طرف بھی آرہا ہوں لیکن یہ تھوڑا صبر تو کریں، جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، آپ مجھے ایک منٹ دے دیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ اس ایشو کو Controversial نہ بنائیں، مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: دیکھواب-----

(شور / قطع کلامیاں)

مفتی کفایت اللہ: اگر پرویز مشرف کا نام انہوں نے لیا ہے، پرویز مشرف کا نام لے لیا تو Controversial تو ہو گیا۔ آپ لیں تو ٹھیک ہے اور ہم لیں تو غلط ہے-----

(شور / قطع کلامیاں)

مفتی کفایت اللہ: یہ، یہ تو-----

(شور / قطع کلامیاں)

مفتی کفایت اللہ: بشیر خان کو چاہیئے تھا-----

(شور / قطع کلامیاں)

مفتی کفایت اللہ: آپ میری بات سنیں، یہ ٹھیک ہو جائے گی انشاء اللہ-----

جناب سپیکر: یہ اصل میں-----

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، مفتی صاحب قرارداد کو Controversial بنا رہے ہیں۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: نہیں، نہیں ایسا نہیں ہے، ایسا کیوں ہو گا؟ یعنی ہم نے ہر موقع پر آپ کا ساتھ دیا ہے اور یہ تو پہلے نگہت بی بی کی قرارداد تھی، اس کو پروموٹ کیا آپ نے، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جناب سپیکر، آج اگر میرے حکومت کے ساتھی یہ کہتے ہیں کہ امریکہ ٹھیک نہیں ہے تو مجھے خوشی ہے، میں خفا نہیں ہوں، فرق جو ہے، وہ یہ ہے کہ میں یہ بات کر رہا تھا پینتیس ہزار معصوم پاکستانیوں کی شہادت سے پہلے، اور آج بات آ رہی ہے پینتیس ہزار معصوم پاکستانیوں کی شہادت کے بعد، میں ایڈ کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پاکستانی نہیں ہیں پینتیس ہزار یہ خالص پختون ہیں پختون، یہ مذہبی پختون ہیں جن کو مارا گیا ہے۔ آج اگر یہ مؤقف آتا ہے، میں سلام پیش کرتا ہوں لیکن میری ماؤں کا کیا ہو گا، میری بیٹیوں کا کیا ہو گا، جنہوں نے پینتیس ہزار لوگ مروائے ان کا کیا ہو گا؟ جناب سپیکر، یہ ووٹ ہمیں ملا، ہم اس اسمبلی میں آئے اور 9/11 کے دس سال ہو گئے اور 9/11 کے دس سال کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں، ہمیں ووٹ دو، امریکہ کی حمایت کے خلاف ملے، پرویز مشرف صاحب اس وقت صدر تھے اور انہوں نے امریکہ کی حمایت کی تو پھر پرویز مشرف صاحب کی حکومت کو تو وہ ووٹ نہیں ملا، جو اے این پی کو ملا، جو پیپلز پارٹی کو ملا، جو نون کو ملا، جو جے

یوآئی کوملا، پھر قوم نے تو اپنا مؤقف دے دیا کہ یہ پالیسی ٹھیک نہیں ہے، پھر یہ ساڑھے تین سال اس پالیسی کو کیوں رکھا گیا، اس کی کیا وجہ ہوئی؟ جناب سپیکر، آج بھی اگر صبح کا بھولا ہوا رات کو واپس آتا ہے تو اس کو بھولا ہوا نہیں کہتے، ہمارا یہ مؤقف تھا۔ اس صوبے کے وزیر اعلی مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ، ان کا ایک جملہ آج بھی بہت مشہور ہے کہ ہم پاکستان کے بچے بچے کے ذہن میں امریکہ کی دشمنی بٹھائیں گے، امریکہ کل بھی ہمارا دوست نہیں تھا، درمیان میں بھی ہمارا دوست نہیں، آج بھی ہمارا دوست نہیں ہے اور آج اگر یہ بات کی جارہی ہے کہ ہم امریکہ کے ڈرون حملے برداشت نہیں کریں گے، ہم جارحیت کا منہ توڑ کر جواب دیں گے، امریکہ ہم سے جنگ لڑنے کی سکت نہیں رکھتا، ہم ایک زندہ قوم ہیں، تکبیر کا نعرہ لگانے والی قوم ہیں، اللہ اکبر کہنے والی قوم ہیں، ہم نے قوم کو یہ سمجھایا ہوا ہے جس طرح 'نعرہ تکبیر اللہ اکبر' ضروری ہے، اس سے متصل 'امریکہ مردہ باد' بھی ضروری ہے، یہ سیاسی بات نہیں ہے، یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے، یہ ہمارے جذبات کا حصہ ہے۔ میں اپنے قاتل کو قاتل کہونگا اور جناب سپیکر، میں یہ بھی بتادینا چاہتا ہوں کہ ہمارے جو سیاسی لوگ ہیں، انکا اپنا گروپ ہے، ان سیاسیوں کا اپنا کلب ہے، یہ خود مضبوط ہوں، یہ کسی کے کہنے پر نہ مذمت کریں نہ خراج تحسین پیش کریں، یہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر بات کیا کریں۔ آپ پالیسی دیں، ادارے آپکی پالیسی مانیں گے، یہ کیا بات ہوگئی کہ پارلیمنٹ کے اندر موجود ہیں اور قرارداد میں کہا جارہا ہے کہ جنگ نہیں کرنی چاہیئے اور اس کی سیاہی خشک نہیں ہوتی اور جنگ شروع ہو جاتی ہے؟ پھر یہاں قرارداد آتی ہے کہ جنگ بہت ضروری ہے، جنگ بہت ضروری ہے اور آج کہا جارہا ہے کہ جنگ کوئی ضروری نہیں ہے۔ آپ نے دوسروں کی طرف دیکھنا ہے، آپ نے اپنی پالیسی نہیں دینی؟ آپ سپریم ہیں، آپ سب سے بالادست ہیں، کوئی ادارہ آپ سے بالادست نہیں، وہ آپ کے نوکر ہیں، خدا کیلئے اپنے اندر خود اعتمادی پیدا کرو، اگر آپ خود اعتمادی پیدا نہیں کریں گے تو لوگ سیاسی لوگوں سے بدظن ہو جائیں گے، جمہوریت سے بدظن ہو جائیں گے، پھر لوگ جائیں گے مارشل لا کی طرف، میں آپکی اس بے کسی پر یہ کہتا ہوں:

ے آ عندلیب مل کر کریں آہ وزاریاں تو ہائے گل پکار اور میں چلاؤں ہائے دل

<u>جناب سپیکر:</u> جاوید عباسی صاحب۔

<u>مفتی کفایت اللہ:</u> جناب سپیکر، میں نے اس قوم کو دیکھا ہے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جاوید عباسی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔آپ بیٹھیں، بیٹھیں۔ جی، جاوید عباسی صاحب۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ۔

(شور)

جناب سپیکر: بس کافی ہو گیا۔ کافی ہو گیا۔ (شور / قطع کلامیاں) یہ کافی ہو گیا، بس کریں جی۔ جاوید عباسی۔

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن لرحیم۔ (شور / قطع کلامیاں) یہ سپیکر نے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔ مفتی صاحب! بس کریں نا۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن لرحیم۔ میں مفتی صاحب سے بھی درخواست کرونگا (شور) کہ مفتی صاحب یہ بڑا Important Event ہے۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: مفتی صاحب! خدا کیلئے۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: مہربانی کریں جی، مفتی صاحب۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ مفتی صاحب، اس ریزولوشن کو آپ پاس نہیں کراتے؟ آپ تھوڑا بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔ (شور) بات سنیں میری، تھوڑا سا خاموش رہیں، آپ مجھے Dictation مت دیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ آخر میں بات کریں، مفتی صاحب۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ آج مخالفت نہیں کرنا چاہتے؟

جناب محمد جاوید عباسی: کیوں میں تقریر نہ کروں؟ میں تقریر بھی کرونگا اس پر۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: آپ تھوڑا بیٹھ جائیں، میں جواب دے رہا ہوں نا۔ (شور) مفتی صاحب-----

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: یو منٹ، آپ بیٹھ جائیں، آپ سب بیٹھ جائیں۔ Only Javaid Abbasi Sahib، میری ایک گزارش ہے کہ یہ August House ہے، یہ کوئی چوک یادگار نہیں ہے اور نہ گنگم پارک، جناح پارک ہے کہ آپ اپنے جذبات کا کچھ اور طریقے سے کرنا چاہ رہے ہیں، اتنا تو اس August House کے احترام کو دیکھیں مفتی صاحب، یہ پچاس مسجدیں ہیں، صبح سے آپ اس میں شروع ہو جائیں، جتنا بھی آپ بول سکتے ہیں ادھر بولا کریں لیکن کم از کم (تالیاں) اوروں کی رائے کا احترام کریں۔

(تالیاں)

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ-----

جناب سپیکر: آپ بیٹھیں، آپ بیٹھیں، میں بول رہا ہوں نا، جب چیئر بول رہی ہو تو آپ لوگ کیوں اٹھتے ہیں؟

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن لرحیم۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، آئندہ کیلئے جب چیئر سے ڈائریکشن مل جاتی ہے تو Kindly اس کرسی کا بھی احترام کریں اور جو آپ کے جذبات ہیں، وہ چند الفاظ میں لوگ سمیٹ لیتے ہیں اور ہر چیز پر پوائنٹ سکورنگ، ہر کسی پر کیچڑ اچھالنا، ہر کسی پر اپنا ذہن دبانا، آپ بیٹھیں نا جی، جب چیئر سے بات آرہی ہے یا جب چیئر ڈائریکشن دے رہی ہے، (قطع کلامی) یہ آج مطلب یہ ہے کہ آپ یہ ریزولیوشن پاس نہیں کرانا چاہتے۔ (قطع کلامی) نہیں وہ کرتا ہے، نہیں لگ رہا ہے ایسا کہ آپ، آپ کا ایجنڈا-----

(شور)

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: آپ بالکل، بشیر خان، آپ بیٹھ جائیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں بشیر خان۔ جاوید عباسی صاحب، جاوید عباسی۔

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن لرحیم، بسم اللہ الرحمٰن لرحیم۔ جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جاوید عباسی صاحب۔

(شور)

جناب محمد جاوید عباسی: میں آپ کا بے حد مشکور اور ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے آج اس بہت اہم مسئلے پر بات کرنے کی۔۔۔۔۔

(شور)

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، مفتی صاحب۔ مفتی صاحب! مہربانی کریں تشریف رکھیں۔ جی جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر، میں آپ کا بہت ہی مشکور ہوں اور بڑی بد قسمتی ہے کہ آج بہت اہم معاملے پر بات ایوان میں ہو رہی تھی تو ہم سب کو بڑی سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے، قوموں کے درمیان جب مشکل وقت آتا ہے تو ہم سب کو اپنا سیاسی سکور کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ ہاں سچ بات ہاؤس میں کہنے میں کوئی مزاحمت نہیں ہے، کوئی برائی نہیں ہے اور مجھے حکومت سے بھی ریکویسٹ ہے کہ وہ بھی دل بڑا کیا کرے اور بات سنا کرے اور حکومت کو جواب دینے کا پورا اختیار ہے کہ وہ بھی اپنی بات کا پورا جواب دے۔ ہاں ہم میں سے کوئی آدمی اس مشکل وقت میں ایسا میسج نہ دے کہ اگر ہم آج اس بات پر Divide ہیں، ہم تقسیم ہیں تو ہمارا یہ میسج کیا ہوگا؟ جناب سپیکر، قرارداد کے جو Contents ہیں، میں ان سب کا مشکور ہوں اور مجھے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، سب نے پڑھی ہے، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں اور آج یقیناً ایک مشکل وقت ہے ہمارے ملک کے اوپر، قوموں کے درمیان ایک وقت شاید ایسا آتا ہے کہ ہم اپنی ساری سیاست کو ایک طرف رکھ کر اس ملک کیلئے انشاللہ کھڑے ہونگے۔ جب بھی اس دھرتی ماں کو ہماری ضرورت پڑی ہے، سیاست ہم اس لئے کرتے ہیں کہ اس ملک کے لوگوں کیلئے بہتری پیدا کر سکیں، اس ملک کے انسٹی ٹیوشنز کو مضبوط کر سکیں۔ اس عوام کی، جو بہت بد حالی کا شکار ہیں، زندگیوں میں بہتری لا سکیں اور سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ یہ ایک Soverign Country ہے اور انشاء اللہ، انشاء اللہ اسی طرح یہ قائم و دائم رہیگا اور جب بھی کبھی کسی نے میلی آنکھ اٹھا کر اس کی طرف دیکھا، ہم سارے متحد ہو کر انشاء اللہ اپنی جانیں، اپنا خون اس کیلئے بہا دینگے اور اس کا مقابلہ

کریں گے، قوم کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے (تالیاں) قوم کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ قوم کیا ہے؟ قوم سب کو جانتی ہے، اس نے ان سب کو مختلف اوقات میں دیکھا ہوا ہے۔ آج میں کہوں کہ میں بہت بڑا Loyal ہو گیا ہوں تو وہ مجھ سے کہیں گے، یہ بات کسی طور پر جائز نہیں ہے، یہ پچھلے دس سالوں میں اقتدار کے ایوانوں میں سب کو موقع ملا ہے اور سب نے اپنا حصہ ڈالا ہے اور ساری دنیا کو پتہ ہے اور سارے پاکستان کے لوگوں کو پتہ ہے کہ کس کی کیا Loyalty رہی ہے؟ ہاں ہمارا ڈبل سٹینڈرڈ ضرور یہ ہو گیا ہے کہ ہم کچھ باتیں کہتے ضرور ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کرتے، کچھ باتیں کہتے ضرور ہیں لیکن اس پر عقیدہ نہیں رکھتے، کچھ باتیں زور سے ضرور بولتے ہیں میڈیا اور عوام کیلئے لیکن وہ ہمارے جذبات نہیں ہوتے۔ اللہ کرے کہ یہ وقت آ جائے اور آج ہی اللہ کرے اور آج سے زیادہ مشکل وقت ہماری قوم اور ہمارے اوپر کب آئیگا کہ جب ایک طاقت جس کیلئے ہم نے سب کچھ اپنے ملک کا، اپنی ساری Law Enforcement Agencies، اپنے ملک کی معیشت کی کوئی چیز ہم نے نہیں چھوڑی، جو اس جنگ میں ہم نے نہیں جھونکی، آج بھی وہ قوت ہمارے اوپر اعتماد نہیں کر رہی ہے، یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ جناب سپیکر، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے جب بھی بات کی، ایک قرارداد نیشنل اسمبلی سے منظور ہوئی، انہوں نے کہا کہ آج کے بعد ڈرون اٹیکس آپ بند کر دیں اور اگر آئندہ کرینگے تو ہم اس کا جواب دینگے، اسی رات ڈرون اٹیک ہوا، پھر جواب دینے والا کوئی نہیں تھا۔ آج ضروری ہے جناب سپیکر، ہمارے سمیت ہمارے حکمرانوں کے اندر بھی جرات پیدا کرنا ہو گی، ان کو آج وہ بات مٹانا ہو گی کہ جب وکی لیکس نے کہا کہ ملک کے Elected لوگ کہتے ہیں کہ جب ہم اسمبلی میں تقریر کرتے ہیں تو میڈیا اور عوام کو دکھانے کیلئے کرتے ہیں، تو یہ ہیں ہماری باتیں کہ اگر آپ ڈرون اٹیک جاری رکھیں تو ہم میں سے کوئی اعتراض نہیں کرتا ہے، یہ باتیں جب کھل کر سامنے آئیں گی، اس وقت ہماری کمزوری جناب سپیکر نظر آئیگی۔ آج وقت ہے کہ جو بلور صاحب نے باتیں کی ہیں، ہمت اور طاقت والی باتیں ہیں، ہم خوش ہیں الحمد للہ کہ آج امریکہ کے خلاف ایک ہمت اور طاقت کا یہاں سے میسج جا رہا ہے لیکن میسج کیا ہو گا جناب سپیکر؟ کہ آج ہمیں دباؤ ڈالنا ہے، آج فیڈرل پارلیمنٹ کا بھی سیشن ہونا چاہیئے، وہاں سے بھی ایک میسج جانا چاہیئے اور میسج ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ پھر ایک وکی لیکس آج سے چھ مہینے یا سال بعد کہے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم قرارداد پاس کرینگے، ہم آپ کو للکاریں گے، ہم یہ کہیں گے کہ آپ نے دیکھا تو ہم آپ کی آنکھیں نکال دینگے لیکن وہ بات صرف پارلیمنٹ کیلئے تھی، وہ بات صرف صوبائی اسمبلی کیلئے تھی، وہ بات صرف میڈیا کیلئے تھی، اندر سے ہم نے

کہا کہ اگر آپ سٹرائیک بھی کر دینگے تو ہم آپ کا ساتھ دینگے۔آج وقت ہے، ہمیں پاکستان کے لوگوں کی جو خواہشات ہیں، ان کے ساتھ کھڑا ہونا ہے۔آج ہماری فوج، یعنی افواج پاکستان پر بھی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے، ہمیں خوشی ہے کہ انہوں نے ایک سٹینڈ لیا ہے، یہ سٹینڈ آج سے کئی سال پہلے لینا چاہیئے تھا۔ جناب سپیکر، یہ ہم سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں، حکمرانوں سے بھی غلطیاں ہوئی ہیں، جناب بلور صاحب! میں آپکی توجہ چاہونگا، آج تک اس جنگ کے معنی ہم نہیں سمجھ سکے۔کسی نے کہا، یہ امریکہ کی جنگ ہے، کسی نے کہا یہ ہماری جنگ ہے، کسی نے کہا یہ مجاہدین کی جنگ ہے، آج ہم نے، اپنے آپ پالیسی میکرز نے بیٹھ کر فیصلہ کرنا ہے کہ یہ جنگ کس کی ہے؟ اگر یہاں ہم نے لفظ لکھا ہے کہ امریکہ کے ان اتحادیوں کو بتا دینا چاہتے ہیں تو ان اتحادیوں میں دس سال سے ہمارا نام بھی شامل ہے، ہم کس کس کو بتائیں گے، یہاں ہم نے خود کہا ہے ان اتحادیوں کو، اگر صرف اتحادیوں کو بتانا ہے تو پھر اس میں ہمارا نام بھی جناب سپیکر، آتا ہے، ہمیں آج Clear کرنا ہوگا، ہمیں اپنی پالیسی بتانا ہوگی اور وقت آگیا ہے کہ اب پالیسی اس ملک کے لوگوں کیلئے بنائی جائے، اب وقت آگیا ہے کہ پالیسی اس ملک کے Interest میں بنائی جائے، اب وقت آگیا ہے جناب سپیکر، ہم اپنی پالیسی امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بنائیں، ایسا نہ ہو کہ جب بھی کوئی مشکل وقت آئے، پھر ہم ان کے پاس پہنچیں اور پھر ہم کہیں کہ ہماری جان بھی چھڑاؤ اور ہماری مدد بھی کرو۔ کہیں اللہ نہ کرے ایسا وقت آ جائے، لہذا آج ہم جب بھی کوئی بات کریں تو بہت سوچ سمجھ کر کریں، آج جناب سپیکر، میڈیا کا زمانہ ہے، آج انفارمیشن ٹیکنالوجی بڑی ترقی کر گئی ہے، آج منہ سے نکلا ہوا لفظ ہمارے پاس نہیں رہتا، دنیا میں دکھایا جاتا ہے، کہیں ایسا نہ ہو جائے، میاں صاحب! مجھے ڈر ہے کہ ایبٹ آباد کا Incident ہوا، کتنا بڑا حادثہ جناب سپیکر، ایبٹ آباد کے اندر ہوا، اگلے دن حکمرانوں نے یہ کہا کہ ایسا ہونا چاہیئے تھا کیونکہ اسامہ کے ساتھ جو کچھ ہوا، ہم کہتے تھے کہ وہ کریں گے، جب قوم کا موڈ ہم نے دیکھا تو پھر ہمیں اپنی پالیسی تبدیل کرنا پڑی۔ میں وہ الفاظ بھی جانتا ہوں جو سیشن میں کہے گئے ہیں کہ ہم اپنا دفاع کرنے کیلئے کیا پوزیشن رکھتے ہیں جناب سپیکر، ہمیں ان الفاظ کو بھی مد نظر رکھنا ہو گا جو ہمارے In camera session میں بتائے گئے کہ ہماری Capability کیا ہے، ہمارا دفاع کتنا مضبوط ہے؟ یہ باتیں بھی ہمیں اپنی نظر میں رکھنا چاہیئے تھیں اور پھر وہ وقت تھا کہ اسی دن ہمیں امریکہ سے اپنا تعلق ختم کرنا چاہیئے تھا جس دن انہوں نے پاکستان کے اوپر اٹیک کیا تھا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: ایبٹ آباد کا Incident جناب سپیکر، اسامہ کو صرف قتل کرنے کا نہیں تھا، اس سرزمین پر امریکہ کا پہلا حملہ تھا۔ اگر اس کو اس ٹائم روک دیتے تو آج ایسا نہ ہوتا، وہ جرات نہ کر سکتا، بات کرنے میں لیکن ہم نے اس کے بعد۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی، شکریہ جی۔ کشور کمار۔۔۔۔۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، صرف دو منٹ اور زیادہ دے دیتے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں یہ بینارٹی کو بھی دینا ہے، یہ اور بھی ہیں۔ کشور کمار صاحب، بینارٹی کی طرف سے، اقلیتی ممبران کی طرف سے کشور کمار صاحب، پلیز۔

جناب کشور کمار: تھینک یو، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، بہت ہی اچھا ہوتا کہ یہ قومی یکجہتی کی قرار داد تھی، اگر یہ میرے بزرگ میرے سینیئرز اس قرار داد میں اقلیت کا بھی نام شامل کر لیتے کیونکہ Specially میں نے آپ کو لکھ کے بھیجا ہے کہ ہم بھی اس میں Participate کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: بس ابھی ڈال دیا ہے، آپ اس پہ دو باتیں۔۔۔۔۔

جناب کشور کمار: میں اسی طرف آتا ہوں کہ بھئی یہ قومی یکجہتی کا معاملہ ہے اور میں اس فلور سے بالکل کیونکہ اس دہشت گردی کی لعنت میں صرف میرے مسلم بھائی ہی نہیں، میرے اقلیتی بھائی بہنیں بھی متاثر ہوئے ہیں، وہ بھی شہید ہوئے ہیں۔ تو ہم یہ میسج اس فلور پہ دینا چاہتے ہیں کہ اس جھنڈے کے سائے کے نیچے ہم ایک ہیں کیونکہ آئندہ بھی، ہمیں اس جھنڈے میں حق دیا ہے اور اس کردار پہ بھی ہم ایسا حق مانگتے ہیں اسلئے یہ میسج دینا چاہتے ہیں کہ ہم اٹھارہ کروڑ پوری قوم امریکہ کے مکمل خلاف ہیں اور اگر انہوں نے ایسی جرات کی تو اقلیت بھی اپنے مسلم بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑی ہو گی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ میڈیا کے دوستوں سے میری ایک اپیل ہے، گزارش ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ ہی ڈال لیں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ذرا بیٹھیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ ڈال دیں۔

جناب سپیکر: میں ڈال رہا ہوں نا، آپ بیٹھیں ذرا۔ میڈیا کے دوستوں سے ایک گزارش ہے کہ آج جو باتیں، ایک واحد سپر پاور کے خلاف ہم پوری اسمبلی ایک قرار داد لا رہے ہیں، اپنے درمیان ہماری کچھ نہ کچھ تھوڑی بہت باتیں ہوتی رہتی ہیں، یہ ایک جرگہ ہے، ایک مجلس ہے، اس میں ہم آپس میں سب کچھ کریں

گے لیکن قوم کے ایک بہترین مفاد میں، ملک کی خاطر، پاکستان کی خاطر آج اگر تھوڑی سی یہ ایسی چیزیں آ گئیں Kindly اس کو Reflect نہ کریں۔ یہ قرارداد ایک متفقہ قرارداد ہے، اس میں یہ ہمارے مفتی صاحب اگر جذبات میں آ گئے، یہ انسان ضرور آتا ہے، ہمارے اور معزز اراکین آ رہے ہیں، وزراء صاحبان بھی، تو وہ میری خاطر اور میں ان سے بھی ریکویسٹ کرتا ہوں، وہ بھی خاموش ہو جاتے ہیں کیونکہ پاکستان کی بات ہے، ملک کی بقاء کی بات ہے تو ملک کی بقاء کی خاطر میڈیا کے دوست کوئی بھی ایسی Disputed بات پرنٹ میڈیا اور الیکٹرانکس میڈیا کے دوست کوئی چیز، اس وقت جو کچھ دو چار باتیں ہوئیں، اس کو بالکل آپ حذف کریں اور یہ Off the record کر دیں۔ اس کو Kindly، یہ ایک ریکویسٹ ہے پورے اس August House کی طرف سے، یہ کشور کمار صاحب کا نام بھی اقلیتوں کی طرف سے آ گیا اور میاں صاحب نے جو مسلح افواج جس میں پولیس کی بے تحاشا قربانیاں ہیں، جس میں لیویز ہیں، جس میں ایف سی ہے، فرنٹیئر کنسٹبلری ہے، فرنٹیئر کور کے جوان ہیں، یہ تمام فورسز سپاہی سے لے کر جرنیلوں تک شہید ہوئے ہیں۔

<u>سینیئر وزیر (بلدیات)</u>: فورسز میں سب آ جاتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: تمام سیکورٹی فورسز، تو یہ As amended ہے، جس طرح Amended ان وزراء کی طرف سے اور میرے معزز اراکین کی طرف سے یہ آئی ہے۔ میرے معزز ایوان کے معزز رکن بھی، ہمارے بھائی بھی اس میں شہید ہوئے ہیں تو اس میں کافی سیاسی کارکن اور میرے اس ہاؤس کے معزز اراکین بھی شہید ہوئے ہیں، سابق بھی ہیں، موجودہ بھی ہیں تو یہ سب As amended قرارداد میں لا رہا ہوں۔

The motion before the House is that the resolution, as amended, moved by the Ministers and the honourable Members may be adopted? Those who in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Applause)

<u>جناب سپیکر</u>: اب ثاقب اللہ خان۔ ثاقب اللہ خان! آپ کی یہ کیا ریزولیوشن ہے نمبر 616۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی جناب سپیکر صاحب۔ دا جی یو ډیر Important resolution دے او په دے باندے زمونږ Livelihood depend کوی۔

جناب سپیکر: دا یو خو انګریزئ کښے مه رالیږه، اردو کښے ئے اولیکه چه ټول پرے پوهیږو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ښه سر، ډیره ښه ده سر، معافی غواړم جی۔ جناب سپیکر صاحب، که ما ته مو یو دوه منټه راکړل سر او ستاسو سپورټ مے پکار دے په دغه جی۔ جناب سپیکر صاحب.....

جناب سپیکر: دا ریزولیوشن اول Read کړه جی چه Endorse شی۔

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Thank you very much. This Assembly demands from the Federal Government through the Governor of the Khyber Pakhtunkhwa to ensure supply of 10 Cusecs of water to Sheikhan branch canals in Bara section from Spera Dam. The 10 Cusecs water were agreed on and has not been honoured since long and is adversely affecting agriculture on more than four thousand six hundred and twenty one acre of land and livelihood of thousands of families. The Assembly also demands from the Federal Government to divert water from cantonment area from Spera Dam to Sheikhan branch to meet this water Shortage. The water discharged for the cantonment is not needed any more and is being misused.

جناب سپیکر صاحب، دا زمونږ د اقتصادی، جناب سپیکرصاحب، زمونږ سر دا سپیرا ډیم چه جوړیدو خیبر ایجنسئ کښے نو سر څنګه چه تاسو ته پته ده، ستاسو په علاقے کښے چه ډیم جوړیږی نو خلق ډیره قربانی ورکوی، نیشنل انټرسټس، قومی انټرسټس کښے هغوی خپلے زمکے ورکوی، خپل کاروبار پرے خرابوی او هغه ډیم له زمکه ورکوی جی۔ چه سپیرا ډیم جوړیدو نو په دغے باندے سر څنګو برانچ، د تپه مومند او د تپه خلیل چه څومره زمکے وے، هغه پرے Adversely affect کیدے خو په نیشنل انټرسټس کښے دے خلقو اومنله او هغوی ته ئے دے ډیم د پاره اجازت ورکړو۔ جناب سپیکر صاحب، چه کله ئے دا اجازت ورکولو یو Commitment اوشو چه په دغے کښے 26

کیوسک اوبه چه دی سر، زه به لږ ستاسو Attention غواړمه سر، دیکښے سر، دا Commitment اوشو چه 26 کیوسک اوبه به هغه شیخان برانچ او څنګو برانچ له ورکوے، تپه مهمند کښے 10 کیوسک شو 16 کیوسک هغه خلیلو د پاره وو جی۔ سر، په 2007 کښے فلډ راغلو او د دوئ چه کوم Horseshoe بند وو، په 21 مارچ باندے سر، په هغے کښے لږ غوندے Damage اوشو۔ هغه ورځ شوه او دا شوه جی 10 کیوسک اوبه کم از کم شیخان برانچ ته ترینه اووتے او د هغے د وجے نه 4621 ایکړ زمکه د خلقو بنجره شوه۔ نن ورځے پورے سر، نه څنګو برانچ کښے نه مهمند برانچ کښے خلقو ته اوبه ملاویږی، مونږ ټیلیفونونه اوکړل سر نو دا چیف انجینئر فاټا او چیف انجینئر زمونږ چه کوم پراونشل چیف انجینئر دے، خدائے د د دواړو عزت اوکړی، هغوی منډه ترړه اووهله، اوبه ئے پریښودلے خو هغه اوبه دومره نه وے چه د هغه فصل د پاره کار اوکړی۔ مونږ سره جی لس کیوسک، دا زمونږ مطالبه وه، دا مونږ سره Agree شوی وو، دوئ مونږ له نه راکوی۔ ریزلټ ئے څه دے، نتیجه ئے څه ده؟ د خلقو زمکے هم داسے بے آباده پرتے دی، اوبه ورکښے نشته دے، دا خلق به څه کوی سر؟ نوکریانے ئے نشته دے چه د فصل هم دا حال شی، خپلے اوبو کښے چه په هغے باندے Agreement شوے دے چه قوم د دے د پاره قربانئ ورکړے، د سپیرا ډیم د پاره قربانئ د وجے نه هغوی خپلے زمکے بنجر کړے نو هغه لس کیوسک هم را ته نه ملاویږی۔ جناب سپیکر صاحب، چه مونږ خبره اوکړو، ټیلیفون اوشی، اوبه راشی خو دوه ګهنټے اوبه نه وی چلیدلے چه بیا بند ے شی، خلق به څه کوی سر؟۔۔۔۔

__جناب سپیکر:__ *تھوڑا سا جی انتظار کریں، بس بہت کم ایجنڈا رہتا ہے جی، کورم کا مسئلہ نہ بنے، پلیز ہال سے موو نہ کریں۔ بہت مختصر کریں ثاقب صاحب۔ مسئلہ آ گیا۔*

__جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:__ جناب سپیکر صاحب، دغسے جی، د کنټونمنټ د پاره زمونږ دا مطالبه ده چه کوم 10 کیوسک شیخان برانچ کښے دی، هغه هم راکړی او که دوئ سره Shortage وی نو د کنټونمنټ د اوبو څښلو د پاره 10 کیوسک هلته پرتے دی تالابونو کښے، هغه د په شیخانو کښے واچوی ځکه چه اوس خو هلته د اوبو ضرورت نشته۔ جناب سپیکر صاحب، ډیره ضروری ده چه دا معاهده چه کومه ده، دا د دے د پاره ده۔ ډیره مهربانی۔

جناب سپیکر: حکومت کی طرف سے، جی میاں صاحب، حکومت کی طرف سے۔
مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر، وہ ممبران جو جارہے تھے، وہ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ چند بیٹھ گئے۔
مفتی کفایت اللہ: ایسا نہ ہو کہ پھر وہ۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: نہیں نہیں، وہ تو آپ کے ہاؤس کا ہے، میں ان کو مختصر کرنا چاہ رہا تھا۔ ثاقب اللہ خان جب تقریر شروع کرتا ہے۔ بنه میاں صاحب، میاں صاحب جی۔
میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): مفتی صاحب! ستا دا ضمنی دے، ډیره مهربانی۔
جناب سپیکر: ہاں، شکریہ۔
وزیر اطلاعات: تشکر۔
جناب سپیکر: شکریہ میاں صاحب۔
وزیر اطلاعات: داسے ده جی چه ثاقب کومه خبره په ګوته کړه او ایګریمنټ شته، ټهیک ده کنټونمنټ بورډ کښے به هم مطلب تکلیف وی، هغه به هم په نظر کښے ساتو، که په دے باندے یو کمیټی ثاقب پخپله هم داسے خواهش وی چه جوړه شی او د دے جائزه واخلی چه په حقیقت کښے د دوئ د اوبو کمے هم پوره شی او کنټونمنټ بورډ هم چه کوم دے، د هغے سره Affect نه شی۔ زه جی، که تاسو زما بیا که وائی چه اوس به پرے تاسو خبره کوئ او بیا به۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی میاں صاحب۔ بالکل بالکل۔۔۔۔۔
وزیر اطلاعات: او جی، ما وئیل جی چه په دے یو کمیټی داسے جوړه شی چه د دے جائزه واخلی چه په حقیقت کښے رشتیا که د دوئ د اوبو ایګریمنټ وی او دوئ ته نه ملاویږی نو پکار ده چه ملاؤ شی۔ که کنټونمنټ ته د اوبو کمے وی چه هغه کمی له یو لاره رااوباسی چه مشترکه طور دا خبره اوشی نو دا به ډیره مناسب وی په ځائے د دے چه د دے نه تلخی جوړه شی چه دا مسئله په طریقه حل شی نو بنه به وی نو که د دے یوے کمیټئ سره دوئ Agree کوی او تاسو په رضا باندے داسے یو کمیټی جوړه شی چه د دے جائزه واخلی چه دا څنګه حل کړو؟
جناب سپیکر: یره ثاقب الله خان! زما په خیال دا د میاں صاحب تجویز به بنه وی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: بالکل جناب سپیکر صاحب، بس بیا یو ریکویسټ وو جی، بالکل دا ښه خبره ده جی، کنټونمنټ بورډ ته اوس د اوبو ضرورت نشته دے، زمونږ دا ریکویسټ وو چه هغه چه کوم ضرورت نشته مونږ ته د راکوی او په دے د بالکل کمیټی جوړه شی جی۔

جناب سپیکر: نه جی، داسے به اوکړو چه دے اسمبلئ ته به د ایریګیشن منسټر صاحب هم او ډیپارټمنټ هم، کنټونمنټ بورډ افسران به هم رااوغواړو، تاسو به هم ورسره کښینئ، د ګورنمنټ نه به یو منسټر دوه صاحبان به هم کښینی او ښه په افهام و تفهیم سره به دا مسئله ستاسو حل شی۔ بجائے د دے چه ریزولیوشن پاس کؤو نو زما په خیال د هغے نه به دا ښه وی۔ ډیره شکریه جی۔

مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Dr. Iqbal Din Fana Sahib, member Standing Committee No. 12 on Health, to please move that the report of the Standing Committee already presented in the Assembly on 16-09-2011, may be adopted. Iqbal Din Fana Sahib, plaese.

ڈاکٹر اقبال دین: مهربانی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، دے موشن پسے یو دوه منټه نور غواړمه د یوے خبرے د پاره۔ I beg to move that report of the Standing Committee No. 12, on Health Department, as presented in the House on 16th September, 2011 may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the report of Standing Committee No. 12, on Health may be adopted? Those are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted.

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر، زه یو خبره کول غواړم۔

جناب سپیکر: اوس دا جی، بس دا دغه اوږد شو، Sitting ډیر اوږد شو۔

ڈاکٹر اقبال دین: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی بسم الله، بسم الله۔ یو منټ جی، د یو منټ نه زیات مه کوئ۔

ڈاکٹر اقبال دین: مهربانی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب به جمع را کوی نو چه لیټ نه شو۔

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، په دیارلسم ستمبر باندے زما د حلقے یو ممتاز عالم دین مولانا محمد اسحق صاحب د کوهاټ پولیس د ډوډه شادی خیل نه اوچت کړو او بلی ټنګ تهانړے ته ئے بوتلو او د هغے نه پس تر نن ورځے پورے د هغه د مړ ژوندی پته نه لګی۔ ډی پی او کوهاټ، ډی سی او کوهاټ او کمشنر کوهاټ، د هغوی د وینا مطابق د هوم سیکرټری په آرډر باندے هغوی صوبه بدر کړے شوے دے۔ زه د دے ایوان په وساطت باندے د ګورنمنټ نه تپوس کوم چه هغه کوم داسے جرم کړے دے چه هغه ته ئے د صوبه بدرئ سزا ورکړے ده؟ د هغے نه علاوه تر اوسه پورے هغه په Missing persons کښے راځی لګیادے۔ د هغه د مړ ژوندی پته نه لګی، د هغه مور پلار، د هغه ورونړه خویندے، د هغه دوستان، مقتدیان، شاګردان او د علاقے ټول خلق ډیر سخت پریشانه دی۔ مونږ ته د دا اوس اوښودلے شی چه مولانا محمد اسحاق چرته دے؟

جناب سپیکر: میاں صاحب، میاں افتخار حسین صاحب، تاسو خو وانوریدل، دا ځوک دغه شوے دے خو تحقیق ئے اوکړئ چه چرته دے او څه شو؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): هم دامے وئیل جی، دومره مے تر غوږ شوے وو، بالکل جی مونږ به مطلب دا دے چه معلومات اوکړو، تحقیق به اوکړو، د هغے نه پس به چه کوم دے نو د دے حل رااوځی۔

ڈاکٹر اقبال دین: شکریه جی۔

جناب سپیکر: شکریه۔ دا بتول ناصر صاحبه چه یو ځل خبرو ته کښینی نو خامخا میاں صاحب به څه واوری۔ د دے غم اوکړئ چه دا دوئ څه اووئیل نو خیر دے وروستو د دغه نه ئے واخلئ، د ریکارډ نه ئے واخلئ۔ The sitting is adjourned till 06:30 pm of tomorrow evening. Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 27 ستمبر 2011 شام چھ بجکر تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہو گیا)